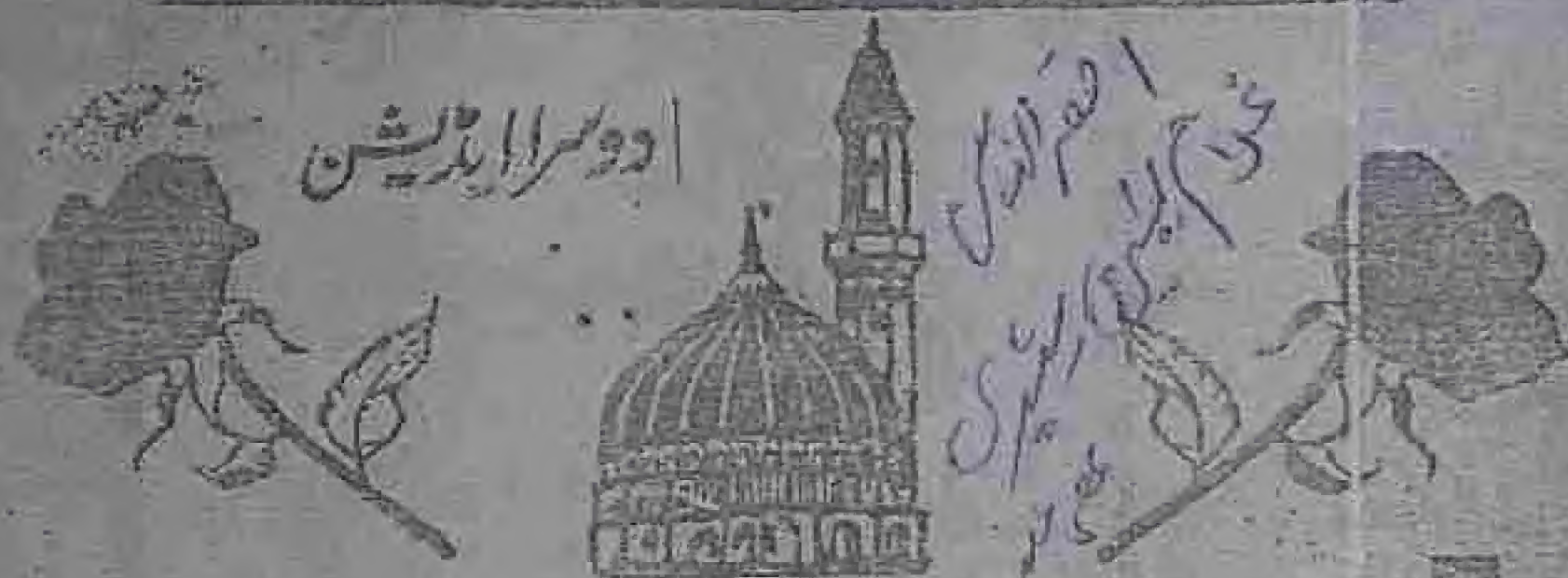


دعوت الہی

پیر گلزار کیوں



از: (الحاج) انجمن حسن مسجد خان ۵۳۲ء
مشتاع کریم:

انجمن گلزار رضا مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف بردہ آزادہ امرتسر کا پیر علی شریف
مشتاع کا پیر: (۱) نظامی بکڑیو (۲) محمد علی سیالانی پیرانہ شہر پیر علی شریف
(۳) محمد علی قاسمی پیرانہ شہر پیر علی شریف (۴) آزادہ امرتسر کا پیر علی شریف
رکتہ محمد علی الدین پور (۵) محمد علی شریف
قیمت: دس روپے



پرهیز کیوں

معزز علماء کرام
 دسویں سہ ماہی میں لیا گیا دعوتِ اسلامی کا جائزہ

الحاج انجینئر حسن سعید خان

:- شک کے لئے :-

انجمن گلزارِ رضا مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ متصل آزادانہ کالج نوری روڈ -
 شہامت گنج بریل شریف

ملنے کا پتہ :- نظامی بک ڈپو، مسجد حبیبیہ سیلانی پرانہ شہر بریلی شریف
 محمد جمعہ خاں نوری مسجد قلندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ نوری روڈ شہر گنج بریلی شریف

قیمت :- ۱۰ روپے

فہرست مضامین

- ۱۔ التَّجَا ۲
- ۲۔ نعرایم تحسین ۳
- ۳۔ تقاریر ۴
- ۴۔ اشادیث ۹
- ۵۔ ابتدائیہ ۱۰
- ۶۔ دعوتِ اسلامی ایک نظر میں ۱۵
- ۷۔ جناب محمد الیاس عطار قادری صاحب بانی تحریک کا غیر شرعی کردار۔ ۱۶
- ۸۔ بانی تحریک جناب الیاس صاحب عطار قادری کا خطرناک عزم۔ ۱۸
- ۹۔ دعوتِ اسلامی چھوڑ کر آئے ایک سرکردہ مبلغ کا تیرا کن انکشاف ۱۶
- ۱۰۔ حضرت شاہ رحمۃ اللہ صاحب قدس سرہ کے مشہور زمانہ قصیدے کی پیشگوئیاں۔ ۲۰
- ۱۱۔ لمحہ فکر۔ ۲۱
- ۱۲۔ منظور و رد اد دعوتِ اسلامی ۲۵
- ۱۳۔ پس منظر ۳۴
- ۱۴۔ الیاس قادری بانی دعوتِ اسلامی کے خلاف فتوے کفر ۲۲



حالات نے مجھے ایک ایسی تنظیم کے خلاف قلم اٹھانے کے لئے مجبور کر دیا جس کی جڑیں ہماری بے حسی کی وجہ سے مضبوط ہو چکی ہیں اور جس میں اپنے مخالفین پر تشدد روا ہے اگر یہ حقراں کے تشدد کا شکار ہو جائے تو دعائے مغفرت فرمائیں مری اک جان کی حقیقت کیا ہے مسلمانوں نے اسلام کی بقا کیلئے کیسے کیسے مظالم برداشت کئے اور کیسی کیسی قربانیاں دیں مسلک اہل سنت اس وقت شدید قسم کے خطروں سے دوچار ہے اس کی بقا کے لئے آئیے ہم سب متحد ہو کر جہد کریں یہ ہمارا اہم فریضہ ہے ورنہ مولیٰ تعالیٰ کے حضور پر کشتی لازمی ہے۔

زندگی کے نام لیوا موت سے ڈرتے نہیں
عادتوں کا خوف لیکر گھر سے مت نکلا کرو

چرخ اٹھی ہے آج اک مینوار کی تشنہ لبی
در نہ مینخانہ سے باہر اور مینخانہ کی بات

-: خالصار :-

حسن سعید خاں

خراج تحسین

حضرت علامہ مولانا محمد انصاری صاحب جانشین مفتی اعظم ہند
دامت برکاتہم اور بریلی شریف کے ذیل جملہ علماء کرام کو میں خراج تحسین پیش کرتا
ہوں جنہوں نے بروقت متفقہ طور پر دعوت اسلامی کے چہرہ سے پردہ ہٹا کر
اس میں پوشیدہ تمام مفاسد کو نمایاں کر کے یہ حکم جاری کر دیا کہ دعوت اسلامی نہایت
مشتبہ ہے اس کی اعانت اور اس میں شمولیت ہرگز جائز نہیں

امت مسلمہ کو مسلک اہل سنت کے خلاف اس خطرناک سازش سے آگاہ فرما
کر اس کو اپنے ایمان کے تحفظ کی جانب متوجہ کر دیا اور اس حقیر کو اپنا قلم اٹھانے
کے لئے بنیاد فراہم کی میں انکا مشکور ہوں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب صدر المدرس دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف

محمد صالح صاحب منظر اسلام بریلی شریف

نعیم اللہ خان صاحب صدر مدرس منظر اسلام بریلی شریف

مطیع الرحمن صاحب

محمد انور علی صاحب

محمد اعجاز انجم صاحب

محمد حبیب رضا خان صاحب

کل امت مسالہ آپ کو خراج تحسین پیش کرتی ہے اور امید کرتی ہے

کہ مستقبل میں بھی آپ اسکی رہبری فرماتے رہیں گے۔

از خاکسار

انجمن حسن سعید خاں

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب دارالمدین منظر الاسلام

بریلی شریف کی

تقریظ

۱۷۸۶ دعوت اسلامی کے دستور اور طریقہ کار اور دعوت اسلامی کی طرف سے
شائع ہونے والے کتابچوں اور اشتہارات کا مطالعہ کرنا چاہئے ذمہ دار اہلسنت
وجماعت مفتیان کرام و علما کرام کو بغیر کسی دباؤ کے محض امت مسلمہ کی خیر خواہی
اور آئندہ کسی بڑے نقصان سے بچنے اور بچانے کے لئے جناب حسن سعید
خان صاحب اب تک اس خصوص میں کافی محنت و کاوش کر کے بہت سارے
مواہج جمع کئے ہیں دعوت اسلامی کے یہ چلہ سہ ہیں کہ علما کرام و مشائخ دعوت اسلامی
کے بارے میں اپنے قیصلے صادر فرمادیں پوری واقفیت و بصیرت حاصل کرنے
کے بعد تاکہ اہلسنت وجماعت کو اختلاف و شقاق سے بچایا جائے اور ان کے
عقائد و معمولات کی صیانت کی جائے اعلیٰ حضرت اور دیگر اپنے پیشوا یا اہلسنت کے فتاویٰ
دستور اہلسنت کی روشنی میں تحریک نماز و تبلیغ و سنت بہت پاکیزہ کام ہے مگر
دائرہ سنیت میں رہتے ہوئے وہابیوں تبلیغیوں صالح کلیوں کے طریقہ کار سے
احتراز کرتے ہوئے یہ کام کیا جائے تاکہ ہم میں اور غیروں میں فرق قائم رہے ان رید
الاصلاح و ماؤنیقی الا بالہ۔ فقط والسلام

محمد اعظم عفرلہ
۹ صفر ۱۴۱۹ھ

حضرت علامہ مفتی محمد شمشاد حسین رضوی صاحب

صدر المدراس مدرسہ شمس العلوم بدایوں شریف

تقریر

تحریک دعوت اسلامی کی منظوم روداد کا منتظر تھا اثر مطالعہ کیا اور ایک ایک شعر کے لب و لہجہ اور انداز نگارش کا جائزہ لیا اس مطالعہ اور مشاہدہ کے بعد یہ محسوس ہوا کہ دعوت اسلامی تبلیغی جماعت کے طرز پر اسی کار و عمل ہے ظاہری طور پر نماز روزہ پیروی سنت تقویٰ عمل خلوص عشق و محبت اس کے تعلیمات ہیں۔ مگر اس کے اغراض و مقاصد کو دیکھنے سے اور روداد کے مندرجہ ذیل اشعار سے ایک قسم کا اسنباہ ہو رہا ہے وہ اشعار یہ ہیں۔

دیکھو اس میں مسلک دیوبند کی بھی ہے جھلک

حق و باطل ساتھ ہیں انکی کچھ بھی نہیں !

اس تحریک ... میں ہمیں جو خاص بات ہیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس تحریک کے افراد علماء امت سے ہزار دکھائی دے رہے ہیں جابجی تنقیدات ان کی روش ہے حتیٰ کہ بدایوں کے ایک صاحب جو اس تحریک سے وابستہ ہیں کئی لوگوں کے روبرو اکتوں نے حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کو اس وقت تمام اہلسنت و جماعت کے مزاج ہیں کے مسئلہ شرعیہ کو صرف ایک فرد واحد کی رائے تصور کر کے مسترد کر دیا۔

اسی طرح اس تحریک کے حامیوں نے مسئلہ نزاع کو نہ اٹھاتے کا غزم مصمم کر لیا ہے جب کہ یہی مسئلہ اہلسنت و جماعت اور دیوبندیت کے نزدیک خط

امتیاز اور معیار ہے۔ اور جب معیار ہی ختم ہو گیا تو کیا کرے گا؟ یہ لوگوں کی ہمت سے
 ایسا لازم آیا اور یہی ایسا جماعت کے مشتعل ہونے کیلئے کافی ہے اس نے
 میری اپنی رائے یہ ہے کہ جب تک الیاس صاحب اور دیگر امیر جماعت اپنے
 اغراض میں رو و بدل نہ کریں اس وقت تک اس میں شرکت نہ کرنی چاہئے
 ہمارے بدایوں میں بھی اس حرکتیک نے اپنا کھاتا کھولا ہے اسکا اثر یہ ہوا
 کہ کچھ آپس میں ہی اختلاف کے شکار ہو گئے جبکہ جابین السنۃ و جماعت سے
 تعلق رکھتے تھے اور شہر و شکر کی طرح آپس میں میل و محبت رکھتے تھے اس طرح
 اس جماعت سے سنیت کو کسی قسم کا فائدہ پہونچنے کے بجائے نقصان ہوا اور
 یہ سنیت کو نقصان اور کمزور بنانے کی علامت ہے اس لئے اس سے بچنا زیادہ
 مناسب ہے ہذا ماسخ لی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کتب

مفتی محمد رشاد حسین رضوی بدایوں شریف



حضرت علامہ قاضی شہید عالم رشتوی صاحب جامعہ توریہ

مدینی شریف کی

تقریر

اہلسنت وجماعت کے افراد میں ایسی عملی تنظیم کا شدت سے انتظار تھا جو عام مسلمانوں کو فرائض و واجبات کی ترغیب دلاتے۔ نہ صرف فرائض و واجبات بلکہ سنن و مستحبات تک کا عالم بنائے جب ”دعوت اسلامی“ نامی تحریک اہلسنت وجماعت کے منظر نامے پر نمودار ہوئی تو لوگوں نے اس تنظیم کو ہاتھوں ہاتھ لیا نتیجہ تحریک بڑی تیزی سے پھیلنے لگی ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ تحریک کے طریقہ کار اور نقل و حرکت سے کچھ لوگوں کو نشوونما دینے لگی ان کی شہادت و اندیشے اس وقت اور بڑھ گئے جب دعوت اسلامی کا دستور العمل ان کے سامنے آیا جس میں جلسہ معراج النبوی و عید میلاد النبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اعمر اس بزرگان دین اور فرقہ باطلہ سے روکا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ ہدایت کہ تحریک کے مخصوص ارکان کو ہی دیا جاسکتا ہے۔ بلکہ ان حضرات کو اس تحریک میں اہلسنت وجماعت کی سالمیت و اتحاد کے لئے عظیم خطرہ نظر آنے لگا تا آن کہ جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی اختر رضا صاحب قبلہ ازہری مدظلہ العالی نے ایک تحریر کے ذریعہ اس تحریک کے مثبتہ ہونے کا اعلان فرما دیا اور لوگوں کو اس میں شمولیت سے ممانعت فرمائی۔

جناب حسن سعید خان صاحب انجینئر و اپنے پہلو میں اہلسنت وجماعت کے

تعلق سے ایک دردِ محدود رکھتے ہیں اور متوجہ اپنے تحریک و دعوتِ اسلامی کا
 منظرِ تمامہ مطالعہ کیا ہے اور ایک طویل زمانہ سے اس کی تقل و حرکت پر نظر رکھے
 ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں خاصا مواد بھی فراہم کر لیا ہے وہ قوم کو اس تحریک
 کے نقائص اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات سے خبردار کرتا چاہتے ہیں ان
 کا مقصد یہ ہے کہ اس تحریک پر علماء کرام کا کنٹرول ہو اور اس میں ایسی
 اصلاحات کی جائیں کہ اندیشے و خطرات کے بادل چھٹ جائیں اگر ایسا نہیں تو
 اس کے صحیح خط و خال سے قوم کو روشناس کر دیا جائے تاکہ ملت کے افراد کسی
 بھی فتنے سے محفوظ رہیں اور اس تحریک کی طرف سے ہونے والے کسی بھی امکانی
 حملے سے نمٹنے کیلئے تیار رہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے
 اور ملت کی ترقی کے لئے کام کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید المرسلین و علیہ السلام
 والتسلیم

قاضی شہید عالم رضوی
 جامعہ نورۃ ضویہ باقر گنج بریلی شریف

احادیث کریمہ

(۱) عالم دین بنو یا متعلم بنو یا عالم دینو کے مصاحب بنو یا اللہ سے محبت کرو یہ بھی نہیں تو ہلاکت ہے۔

(۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنے امت پر بھٹکانے والے پیشواؤں سے اندیشہ ہے اور جب تلوار مرے امت پر رکھ دی جائے گی تو ان سے اٹھ گئے نہیں قیامت کے دن تک رہیں قیامت تک قتل و قتال جاری رہے گا (مشکوٰۃ شریف)



حق بات کہو چاہے شہ پارہ جاؤ (حدیث)

ابتدائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نعمدہ وفضل علی سولہ الکریم

ایک انگریزی داں غیر شاعر کا ناقص انداز تحریر ہو سکتا ہے آپ کو متاثر نہ کر سکے لیکن دعوت اسلامی کے متعلق میں جو حقائق پیش کر رہا ہوں اس پر آپ کی توجہ ضروری ہے اہل علم حضرات اسکو اپنے عالمانہ انداز میں سپرد قلم کر سکتے ہیں دین کے فروغ اور دشمنان دین کی سازشوں کا سد باب کرنے کے لئے تبلیغ لازمی ہے ایک طرف اہل سنت و جماعت میں دین کی تبلیغ کا جذبہ ہر مہر کا شکار شدہ دوسری طرف جو کم دییش تبلیغی سرگرمیاں ہیں بھی ان کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔ اسکی یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تحریر کی تبلیغ کے نتائج اسلئے برآمد نہیں ہوتے کہ ملت اسلامیہ اپنی زبان سے تقریباً محروم ہو چکی ہے تقریری تبلیغ کا اثر اسلئے نہیں ہوتا کہ دینی جلسہ کانفرنس وغیرہ محض مہذب تفریح کا سامان ہو کر رہ گئے ہیں۔

سب کچھ کاروباری شکل اختیار کر گیا ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمنان دین کو میدان خالی نظر آیا تو اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور اب ان کو اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ پہلے وہابیوں کی تبلیغی جماعت کو فروغ حاصل ہوا اور اب سنیت کی چادراور صفحہ فقہ، دعوت اسلامی کی شکل میں بے لگام گھوڑے کی طرح دوڑا چلا جا رہا ہے فرق آتا ہے کہ تبلیغی جماعت کو عالمی حیثیت حاصل کرنے میں ایسی لمبا سفر طے کرنا پڑا کیونکہ اسوقت

وہابیت کے خدام حضور علیٰ حضرت قدس سرہ اور دوسرے سرکردہ علمائے دین نے جنگ
چھیڑ رکھی تھی اب دعوت اسلامی نے صرف بارہ سال کے نہایت قلیل عرصہ میں عالمی
مہیت حاصل کر لی کیونکہ وہ اپنی ظاہری سنی وضع قطع کی وجہ سے علماء کرام کی گرفت
میں نہیں آ رہی ہے۔

دعوت اسلامی کا تیز رفتار فروغ ہی اسکو مشکوک بنادیتا ہے کہ کوئی سنی تحریک
اسقدر فروغ اتنے قلیل عرصہ میں حاصل نہیں کر سکتی کیونکہ ایک طرف تو اسکے وسائل
محدود ہوتے ہیں دوسری طرف شیطان اپنی تمام تر قوتیں اسکی ترقی روکنے میں لگا دیتا
ہے۔ ایک طویل عرصہ کے بعد اہلسنت و جماعت کے کچھ سرکردہ مخلص جہانگیرہ اور
دین و ملت کے درد سے سرشار علماء دین نے سنی وضع قطع میں چھپے دعوت اسلامی
کے اصل چہرہ کی شناخت کر لی

انھوں نے دعوت اسلامی کے منشور اور اس کے طریقہ کار کو ان کے ظاہری
کردار سے باطل مختلف پایا مسلک اہل سنت کے منافی پایا ہے وہابیت کے
تذریکے پایا۔ الیاس صاحب کے قول و عمل میں تضاد پایا اسطرح تحریک کے جب
دو چہرے نظر آئے تو یہ محسوس ہوا کہ الیاس صاحب نے اک ایسے نئے مسلک کی
بنیاد رکھی ہے یہ جسکا ظاہر اہلسنت کی طرح ہے اور اسکا باطن وہابیت کی عکاسی
کرتا ہے۔

اب اللہ عزوجل کے شہدائی فدائی کے ایسے خطرناک کردار میں کیا پوشیدہ ہے علمائے
کرام سے مخفی نہیں رہا لیکن ان کی خاموشی حیران کن ہے ان کی اس خاموشی نے
مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ملت اسلامیہ تبلیغی جماعت کے فروغ سے نہایت
دل برداشتہ تھی اور کسی سنی تحریک کی آرزوئے جتنے چارہاں تھی کہ دعوت اسلامی
وجود میں آئی سنی مسلمانوں کے لیے اچھے خوار کی تعبیر سمجھ کر پیاسوں کی طرح اس سے
اپنی تشنگی دور کرنے لگے کیونکہ عوام عموماً ظاہری کردار سے متاثر ہوتے ہیں وہ

دعوت اسلامی سے متاثر ہونے لگے بغیر نہیں رہ سکے۔ دعوت اسلامی کا ظاہری منہج کردار
 اتنا پراثر ہے کہ کچھ سنی علماء دین بھی اسکی حمایت کے بغیر نہیں رہ سکتے اس لئے
 عوام میں انتشار برپا ہو گیا اور جب نوبت ٹکراؤ تک پہنچی تو سب کو تشویش ہونا لازمی
 تھی پھر بھی علماء کرام اس طرف کوئی خاص توجہ نہیں دے سکے عوام تذبذب کی حالت
 میں ہیں اور مسلسل انتشار کا شکار ہو رہے ہیں۔ الیاس صاحب اپنے سنی آئینی کی قسمیں
 کھاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے طریقے تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے
 کہ ضرورت کے مطابق دین کی تبلیغ کرتے کے لئے متعدد طریقہ وضع کئے جاسکتے ہیں
 لیکن شریعت کسی کو یہ اجازت ہرگز نہیں دیتی کہ وہ تبلیغ کے لئے ایسے طریقہ وضع
 کر لے جو شریعت کے منافی ہوں۔ تبلیغ دین کے لئے غیر شرعی طریقہ اختیار کرنے
 کی ضرورت بھی کیا ہے۔ کسی کام میں غیر شرعی طریقہ جب ہی اختیار کئے جاتے ہیں جب
 اس کے مقاصد غیر شرعی ہوں۔ الیاس صاحب سے یہی غلطی سرزد ہوئی کہ وہ تبلیغ
 دین کیلئے طریقہ کار وضع کرنے میں شرعی حدود سے باہر چلے گئے۔ انسان میں غلطیاں
 کس سے نہیں ہوتیں لیکن مخلص لوگوں کی توجہ جب ان کی غلطیوں کی طرف مبذول
 کرائی جاتی ہے تو وہ سر تسلیم خم کر کے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں جب علماء کرام نے
 الیاس صاحب کی توجہ ان کی شدید قسم کی غلطیوں کی طرف مبذول کرائی تو انھوں نے
 اصلاح کے وعدے تو کئے لیکن انھوں نے اپنے وعدوں پر کبھی عمل نہیں کیا اور اہم سوال
 پر خاموشی اختیار کی اور اپنی روش پر بدستور قائم رہے اور اب بھی قائم ہیں۔ الیاس
 صاحب اپنی اصلاح کرنے کے بجائے سنی علماء کرام کو طرح طرح کے فریب دیکر اپنے
 غیر شرعی طریقہ کار کی تائید کرانے میں مصروف ہیں انکا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے لیکن
 سنی حلقوں پر سکوت طاری ہے وہ نہایت پرسکون نظر آتے ہیں کہ جیسے سب کچھ
 لی بات ہے۔ سنی مصنف جو اپنے قلم کیلئے نئے نئے موضوع تلاش کرتے رہتے
 ہیں دعوت اسلامی کے خطرہ سے عوام کو آگاہ کرنے کیلئے آج تک قلم نہیں اٹھا سکتے

آخر کیوں؟ یہ کترا پنا قلم اٹھا کر ان کو اس خطرناک سازش کے خلاف قلم اٹھانے کی دعوت دے رہا ہے۔

ہر سکوں موت کا پیغام ہے انساں کیلئے
خطرہ جو غمے ساحل سے ہے وہ طوفان سے نہیں

مشہور ہے کہ کھلے دشمن سے چھپا دشمن زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔
مسلک اہل سنت کے خلاف دیوبندیوں کی دشمنی ظاہر ہو چکی ہے؟ دعوت
اسلامی کی ظاہری سستی وضع قطع میں مسلک دشمنی پوشیدہ ہے یہ بات علماء
کرام کے تاریخی متفقہ فیصلے نے ثابت کر دی ہے اس لئے اس دور میں دعوت
اسلامی و بابیت کے فتنے سے زیادہ خطرناک ہے اور اس کو مسلک اہل
سنت کے خلاف ایک خطرناک سازش سمجھا جا رہا ہے اس کا مقابلہ کرنے
کے لئے سنی حلقوں میں کوئی کارگر جذبہ و جہد نہیں دکھائی دیتی صرف دست
دعا دراز کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اتنا کافی ہے

یہ حال آگے ہیں کہ طوفاں سے کھیلو

کہاں تک چلو گے کنارے کنارے

اٹھو کہ زردیں آگیا اپنا وجود بھی ۛ ۛ ۛ دور و زمانہ چاں قیامت کی پل گیا
ایک حدیث شریف کی روشنی میں میں نے محسوس کیا کہ دعوت اسلامی کے مشتبہ کردار
کا علم رکھنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس فتنے سے اپنے بھائیوں کو آگاہ
کرے میں اس فرض کی ادائیگی کے لئے دعوت اسلامی کے متعلق حقائق تلاش کر کے ان
سے عوام کو آگاہ کرنے کا عزم کیا جس کے نتیجے میں یہ کتاب آپ کے روبرو ہے۔ آپ
سے التماس ہے کہ آپ اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے دعوت اسلامی کے حقائق سے
امت مسلمہ کو آگاہ کریں۔

اس کتابچہ کی تیاری میں مذکورہ معزز علمائے کرام کے علاوہ ذیل علماء کرام
اور دوسرے حضرات نے مجھ کو علمی تعاون سے نوازا میں ان کا مشکور ہوں۔

حضرت مفتی شہید عالم صاحب جامعہ توریہ بریلی شریف

شمس الدین رضوی صاحب بدایوں شریف

علامہ عبدالرسول صاحب خطیب جامع مسجد شمسی بدایوں شریف

نظام الدین صاحب قطیب مسجد حبیب بریلی شریف

واجد علی خان صاحب بریلی شریف

جناب اقبال توری صاحب بریلی شریف

اس سلسلہ میں شرعی شہادتیں اگر ضروری ہو تو پیش کی جاسکتی ہیں۔

مولانا تعالیٰ اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم کے صدقے میں حضور حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم دستگیر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ و حضور حضرت سیدنا شیخ شاہی سلطان العارفین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و حضور حضرت سیدنا بدر الدین شاہ ولایت صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدایوں شریف

و حضور سیدنا امام احمد رضا خاں صاحب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بریلی شریف کے

توکل سے اس ناچیز کی کوششوں کو اپنی بارگاہ بیکس پناہ میں قبول فرمائے اور جناب

الیاس صاحب کو اپنی تحریک سے جملہ مفاسد دور کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور

امت مسلمہ کو انتشار سے بچائے تاکہ جملہ مشائخ اور عوام متحد ہو کر دعوت اسلامی کو فروغ

دینے میں تعاون کریں جس سے دشمنان اسلام کی سازشوں کا دھڑلہ مٹا دیا جائے

دعائیں یہی نہیں کافی مذہب کی پاسبان کو

حیات اعلیٰ حضرت اور کچھ آواز دیتی ہے

از خاکسار

انجنیر حسن سعید خاں

دعوتِ اسلامی ایک نظر میں

دعوتِ اسلامی تقریباً بارہ سال قبل وجود میں آئی جسکی ظاہری وضع قطع مسلک اہلسنت کے مطابق ہے لیکن اسکا اندرونی ڈھانچہ مسلک اہلسنت سے بالکل مختلف ہے جس سے وہ اس درجہ مشیت ہو گئی ہے کہ علماء دین نے اسکی اجازت اور اس میں شمولیت کو ناجائز قرار دیا ہے۔

(۱) باطل خرقوں کا رد کرنیکی ممانعت کی گئی ہے جبکہ یہ ایمان کا فرض اعظم ہے (منشور)
(۲) جشن میلاد و معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اعراس بزرگکان دین متعقد کو نہ کی ممانعت کی گئی ہے۔ جو مسلک اہلسنت کا اہم جز ہے (منشور)
(۳) وہابیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے (کتاب نماز کا جائزہ جو مسلک اہل سنت کے خلاف ہے۔

(۴) علماء دین کو تحریک سے دور رکھا گیا ہے (منشور) صرف انھیں علماء کرام کو تحریک میں شامل کیا جاتا ہے جو انکی شرائط پر اس کی حمایت کرتے ہیں۔
(۵) سنی علماء کرام سے ٹکراؤ اور ان کی تحقیر کا تصور تحریک کا اہم جز ہے (منشور)
(۶) علماء کرام کی مجلس مشاورت جیسی اہم سنت سے گریز کر کے رہنمائی کے تمام راستہ بند کر دئے گئے ہیں تاکہ صرف الیاس صاحب مختار کل ہیں اور انھیں کا حکم چلے۔

(۸) ”دعوتِ اسلامی“ کا طریقہ کار دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت کے طریقہ کار سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔

(۹) اس کے مبلغین زیادہ تر غیر تعلیم یافتہ ہیں۔ بغیر علم کے تبلیغ کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ان کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں منشور خاموش ہے علی طور پر اس طرف کوئی جدوجہد نہیں ہے بے علموں کو مبلغ کہتا علم والوں کی توہین ہے

۱۰۔ منشور میں مبلغ ہونے کے لئے الیاس کا پابند ہونا شرط نہیں ہے اسلئے تبلیغی جماعت اور دعوت اسلامی کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تبلیغ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

(۱۱) علامہ کی وضع قطع اور اس کا مخصوص انداز خلاف سنت ہے
(۱۲) دین کی تبلیغ کو صرف سنت مستحبہ کی تبلیغ تک محدود رکھا گیا ہے جبکہ اس پر فتنہ دور میں مسلمانوں کو ہر شعبہ میں تبلیغ کی اشد ضرورت ہے اس لئے ان کی تبلیغ ایک ڈھونگ محسوس ہوتی ہے پس پردہ مقاصد کچھ اور معلوم ہوتے ہیں۔

(۱۳) منشور کے آخر میں یہ نوٹ درج ہے: ”یہ طریقہ کار صرف خواص کیلئے ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں اس طرح منشور کو عوام کی نظروں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔“

جناب محمد الیاس صاحبانی دعوتِ اسلامی کا غہِ شرعی کردار

- (۱) الیاس صاحب غیر علم ہیں۔ لیکن وہ خود کو علامہ مولانا مجدد لکھتے ہیں۔
- (۲) الیاس صاحب غیر عالم ہیں۔ لیکن وہ خود سائنس دان طور پر امیر اہل سنت بن گئے ہیں ان کا یہ عمل شائع نظام کی صریح توہین ہے۔
- (۳) الیاس صاحب غیر عالم ہیں ان کو دینی کتابیں لکھنا حرام ہے لیکن وہ متواتر اس میں مصروف ہیں اور شدید قسم کی غلطیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں۔
- (۴) الیاس صاحب کی کتابیں نقائص سے پُر ہیں پھر بھی دین کی تبلیغ کے لئے اپنی مبالغہ کا استعمال لازمی رکھتے ہیں۔

(۵) الیاس صاحب اپنی بزرگی اور برتری ثابت کرنے کے لئے ذیل طریقہ کار پر عمل کرتے ہیں وہ اپنا ہمسر پسند نہیں کرتے۔

۱۔ الیاس صاحب کو اپنی شان میں شان حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جھلک نظر آتی ہے (فیضان سنت)

ب۔ الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو سلام کہلاتے ہیں (فیضان سنت)

ج۔ الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ ان کے اجتماعوں کے حاضرین کی مغفرت کر دی جاتی ہے (فیضان سنت)

د۔ الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ دعوت اسلامی میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار ہو گا فیضان سنت میں درج خوابوں میں بھی یہی تاثر دیا گیا ہے۔

ذ۔ اپنا حقوق اپنا کرتا اور مسواک نیلام کر دیا الیاس صاحب مبالغہ امیر تعریف پسند کرتے ہیں۔ (فیضان سنت)

(۶) الیاس صاحب اپنی بزرگی اور برتری ثابت کرنے کے لئے علماء دین کی تحقیر جائز سمجھتے ہیں ان کے ذیل کردار سے واضح ہے۔ —

۱۔ اجتماعوں میں ان کی نشست سب سے اونچے قیام پر ہوتی ہے اور علماء کرام کو نیچے بٹھاتے ہیں۔

ب۔ اپنے مریدوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ کرتے ہیں مصروف ہیں اس سلسلہ میں انہوں نے اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند قدس سرہ العزیز کا یکارڈ توڑنے کا عزم کیا ہے۔

پ۔ الیاس صاحب نے دوہری بیعت جائز کر دی ہے لہذا انہیں کہ کوئی سی بھی پیر سے بیعت ہو ان سے بیعت ہو جائے۔

(۷) مدینہ شریف کے گھوڑوں، گدھوں، فیلوں، بوتلوں، ڈھکنوں، میٹروں، چاروں بیگن، بھنڈی مسالحوں وغیرہ کو سلام لکھ کر آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے نسبت رکھنے والی تمام چیزوں کے لیے احقرام اور ان کو سلام کرنے کا حراق اڑایا ہے
 (۸۱) الیاس صاحب اپنے مخالفین کو تشدد کے ذریعہ خوفزدہ کر کے اپنی مخالفت سے باز رکھتے ہیں
 (۸۲) الیاس صاحب اعلیٰ حضرت کے سلام اور رد و ہابیہ کے اشعار پر شرمے
 سے رد کرتے ہیں ہر جگہ صرف اپنا کلام پڑھوانا سنانا لازمی کر دیا ہے۔

جب ہر عشر وہ پوچھیں گے بلا کے سامنے
 کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

جناب الیاس صاحب باقی تحریک دعوت اسلامی کا خطرناک عزم

الیاس صاحب کچھ عرصہ قبل جب بریلی شریف حاضر ہوئے تھے انھوں نے
 آستانہ عالیہ پر علماء کرام کی موجودگی میں اپنے اس عزم کا اظہار کیا تھا :-
 ”میں اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند کے مریدوں کا ریکارڈ توڑوں گا۔
 الیاس صاحب کا عزم یقینی طور پر توہین کے مترادف ہے ایک شیدائی کی زبان
 سے توہین حیران کن ہے۔ ان کا یہ عزم مستقبل کے خطروں کی گھنٹیاں بچا گیا ہے
 کہ آخر وہ کیوں اپنا گروہ بنا کر امت مسلمہ پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتے ہیں

ان کے مبلغین عوام کو الیاس صاحب کا مرید ہونے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں
 اور الیاس صاحب اجتماعات میں یہ اعلان کرتے ہیں ”میں نے تمام حاضرین کو اپنا
 مرید کیا“ حاضرین کی خواہش ہو یا نہ ہو۔ حاضرین یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اب الیاس
 صاحب کے مرید ہو گئے وہی ان کے پیرو ہیں۔ اور یہ تو سمجھ جانتے ہیں کہ مریدین
 اپنے پیر کے ایک اشارہ پر سب کچھ کر گزرتے کیلئے تیار رہتے ہیں۔ پیر کی بات

پتھر کی لکیر ہوتی ہے۔

ایسا صاحب کا یہ کردار ان اندیشوں کو ختم دیتا ہے کہ اسماعیل دہلوی اور
[سید احمد] کے دہلوی کی صوبہ سرحد (جواب پاکستان میں ہے) کی تاریخ نہ دہرائی
جائے۔ (دیکھئے کتاب تنگ دین منہب وطن تبلیغ دین کا ایسا ہی انداز کس کی سنت
ہے دعوت اسلامی کے شیدائی جواب دیں۔

دعوت اسلامی چھوڑ کر آئے ایک کردہ مبلغ کا حیران کن انکشاف

دعوت اسلامی کا ایک مبلغ جو دعوت اسلامی کی مسلک اہلسنت کے خلاف حرکت
سکناات سے گھبرا کر اسکو چھوڑ آیا تھا مسجد بارہ دری بریلی شریف یہ اہم انکشاف
کیا ہے۔

”دعوت اسلامی“ کے سرکردہ مبلغین کہتے ہیں کہ دعوت اسلامی کے اغراض و
مقاصد حاصل کرنے میں مسلک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے، اس مبلغ
نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ دعوت اسلامی کی بجانب سے مبلغین کو بھاری رقم
ماہوار دی جاتی ہے۔

ایسا صاحب کے غیر شرعی کردار اور اس مبلغ کے انکشافات سے ان شکوک و شبہات کو
بقیوت ملتی ہے کہ

”دعوت اسلامی مسلک اہلسنت کے خلاف ایک منظم اور خطرناک سازش

ہے۔“

حضرت شاہ نعمت اللہ قدس سرہ کے مشہور مائتہ قصید کی پیشگوئیاں

حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب قطب ربانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبد
القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک میں ہیں اللہ کے ولی اللہ تبارک و
تعالیٰ کی مرضی کے بغیر اپنی زبان انہیں کھولنے اسی لئے آپ کے قصیدہ کی پیشگوئیاں
درست ثابت ہو رہی ہیں

اللہ کے ولیوں کی پیشگوئیاں ہم کو ہماری بے راہ روی پر تنبیہ کرتی ہیں ہم کو
خطروں سے آگاہ کرتی ہیں ہمیں بیدار کرتی ہیں اور اس میں اصلاح کی جانب متوجہ کرتی
ہیں۔ یہ ہماری کم نصیبی ہے، کہ ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے

آپ کے قصیدہ کے ذیل اشعار میں ”دعوت اسلامی“ کے متعلق واضح
اشارہ موجود ہے غور فرمائیے :-

احکام دین اسلام چوں شمع گشتہ خاموش
عالم بھول گرد و جاہل شور و علامہ

ترجمہ :- دین اسلام کے احکام خاموش ہو جائیں گے عالم جاہل اور جاہل عالم بن جائیں گے

آں عالمان عالم گردند ہم چوں ظالم
ناشستہ روئے خود را بر سر بنبد عمامہ

ترجمہ :- عالم ظالم بن جائیں گے۔ اپنی نااہلیت کے باوجود سر
پر عمامہ رکھ کر لوگوں کو مگراہ کریں گے

زینت دہند خود را با طرد و با جبر

گنو سالہ ہائے سامر با شد و رون جامہ

ترجمہ: اپنی بزرگی کے اظہار اور تشہیر کیلئے جبہ و دستار استعمال کریں گے لیکن ان کے کپڑوں میں سامری گنو سالہ چھپا ہو گا۔

آں مفتیان فتویٰ فتویٰ دہند بجا

از حکم شرع بیرون بدہند بر علانہ

ترجمہ: عالم دین - مفتی خلافت دین فتویٰ دیں گے اور اعلانیہ حکم شرع کی خلاف ورزی کریں گے۔

قصیدے کے ان اشعار ہیں موجد و دور کا اور "دعوت اسلامی" کا مکمل نقشہ

موجد ہے۔ اس دور میں اور اس سے قبل بھی کوئی جماعت "دعوت اسلامی" کے علاوہ ایسی نہیں ہوئی جو اپنے سروں پر عمامہ باندھتی ہو۔ دعوت اسلامی میں زیادہ تر لوگ بے علم ہیں لیکن جبہ دستار پہنکر اپنے عالم ہونے اور اپنی بزرگی کا اظہار کرتے ہیں اور خلاف دین باتیں کر کے جیسا کہ اس رواد میں بیان کی گئی ہیں لوگوں کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں۔ ایسا عطار صاحب مسلسل خلاف دین احکام جاری کر رہے ہیں۔

بھائیوں اور دوستوں کی آستینوں میں ہی خنجر چھپا ہونا مشہور ہے اپنی ظاہری وضع قطع سے ہمارے سنی بھائی معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کے طریقہ کار اور ان کے پوشیدہ منشور تے یہ ثابت کر رہا ہے کہ بھائیوں کی آستینوں میں وہابیت کا خنجر چھپا ہوا ہے۔ جب سنی مسلمان ان کو اپنا بھائی سمجھ کر ان میں شامل ہوتے ہیں تو ان کی پیٹھ میں وہابیت کا خنجر کھوپ دیا جاتا ہے۔

دعوت اسلامی میں مسلک اہلسنت کے خلاف انتہا سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی اگر ہمارا جذبہ ایمانی جوش میں نہیں آتا اور اپنے مسلک کی کٹھن ہوئی جڑوں

کو دیکھ کر ہمارے دورانِ خیریت میں تیزی نہیں آتی تو یقین کیجئے کہ ہم مردہ ہو چکے ہیں
ہمیں ایسے طیب کی ضرورت ہے جو ہمیں کوئی بوٹی سنگھائے کرام میں زندگی کے آثار
پیدا کر دے

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے سنی مسلمانوں
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانِ نبی
اللہ تبارک تعالیٰ کے حضور دست دعا اٹھائے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم کے طفیل مسلکِ اہل سنت کے دانشوروں اور ملتِ اسلامیہ کا دینی
شعور بیدار فرمادے جذبہ ایمانی جگادے۔ آمین
اے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امتِ پرنیزی آ کے بڑا وقت بڑا ہے

جناب الیاس قادری بانی دعوتِ اسلامی

کے نہ لان فتوے کفر

حضرت علامہ مولانا مفتی غلام محمد صاحبہ آگیور نے الیاس
قادری صاحبہ کے خلاف فتوے کفر صادر فرمادیے



دو گلاسوں کا تصور کیجئے۔ ایک گلاس میں شربت ہے اور دوسرے گلاس میں
زہر۔ اگر ہم یہ بھول جائیں کہ کون سے گلاس میں شربت ہے اور کس گلاس میں
زہر ہے تو ہم اپنی موت کے خوف سے دونوں گلاس پھینک دیں گے۔

اس پر فتنہ و درویشوں میں طرح طرح کے قتنے ہمارے ایمان کیلئے خاطرہ ثابت
ہو رہے ہیں لیکن ہم فکر و زکا میں اتنے منہمک ہیں کہ اپنے ایمان کے تحفظ کی طرف
سے مبرمانہ حد تک غافل ہو چکے ہیں۔ جب کوئی چیز مسلک اہلسنت کی چمک لئے
ہمارے سامنے آتی ہے تو اس کے اندرون کا جائزہ لئے بغیر اس کو گلے لگانے کو
تیار ہو جاتے ہیں۔ یہ مشہور ہے کہ ہر چمکتی چیز سونا میں ہوتی۔

دعوت اسلامی اپنی سنی وضع قطع میں بظاہر خوشبودار شربت ہی سہی لیکن ہماری
مخلص علمائے کرام کو اس میں وہابیت کے زہر کی آمیزش کا علم تو ہو ہی چکا ہے تو
پھر ہم اس زہر آلود شربت سے پرہیز کیوں نہیں کرتے شاید اسلئے میرے بھائیو کہ اگر یہ
زہر آلود شربت ہماری زندگی ہمارے مال و دولت کیلئے خطرہ ہوتا تو ہم اسے ضرور
پھینک دیتے لیکن یہ خطرہ تو ہمارے ایمان کے لئے ہے اور ایمان کے تحفظ کی طرف
سے ہم غافل ہو چکے ہیں ابھی وقت ہے شربت اور زہر کی شناخت کر لیجئے ورنہ پھر بہت
دیر ہو جائے گی۔

نہیں کہا جاسکتا کہ مارشال کی کیا مجبوری ہے کہ وہ زہر آلود شربت کی طرف ہاتھ
بڑھا رہے ہیں۔ فاسد سے بھرپور دعوت اسلامی کی تائید و حمایت فرماتے ہیں یا
سکوت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ دعوت اسلامی کے خلاف بریلی شریف کے علمائے
کرام کا متفقہ فیصلہ ہونے کے باوجود اس تحریک کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے اور

سنی عوام کا شعور بیدار کرنے کے لئے کوئی عملی جدوجہد نظر نہیں آتی۔ ان کے لئے
جب میدان کھلا پھوڑ دیا گیا ہو تو ان کو فروغ ملنا لازمی ہے۔

وہ جنہیں ہم کو جگانا چاہیے تھا
قیامت ہے کہ وہ خود سو گئے ہیں

ریپروں نے دور کر دیں رہنماؤں کی مشکلیں
کارواں رستے لٹ جاتے ہیں آسانی کے ساتھ

مسکوں سے موٹر کر منہ کب تک جھوٹے تم
کوئی بھی طوفان تمہیں گھر سے اٹھا لیجائے گا

فرصت یک لمحہ دیدتی جو فکروں کا گارا
یاد کر لیتے کوئی بھٹولا ہوا انسان بھی

وہ جنہیں ہم کو جگانا چاہیے تھا۔
قیامت ہے کہ وہ خود سو گئے ہیں۔

اسرار دعوت اسلامی

۲۵

- ۱ مصطفیٰ سے گرتے نہیں وابستگی کچھ بھی نہیں
- ۲ مرد عورت پہ حصول علم دیں تو فرض ہے
- ۳ علم سے خالی مسلمان ہیں صرف ابلیس کے
- ۴ نہ معیار خلق ایمان نہ کوئی کردار ہے
- ۵ کون سی جانب سفر ہے مسلمان پیغمبر
- ۶ لوٹتی پھرتی ہیں ایمان رہنروں کی ٹولیا
- ۷ ہے فروغ دین کی جاں تبلیغ دین مائے موت
- ۸ جذبہ تبلیغ جاگاسینوں میں شکر ہے
- ۹ بانی تحریک ہیں الیاس رضوی قادر کی
- ۱۰ گنبد خضریٰ کا رنگ انکے عمالوں سے عیاں
- ۱۱ سنتوں کا ذکر ہے اور ہے مدینہ کی امدا
- ۱۲ وعدہ دیدار آقا میں بلا کی ہے کشت
- ۱۳ مومنوں کو دارۂ بخشش لجماتا خوب ہو
- ۱۴ اہلسنت کی کشتن کیواسطے کیا کچھ نہیں
- ۱۵ سنیوں اٹھو فردغ دین کی خاطر اٹھو
- ۱۶ آئیے اب ایک نظر منشور پر بھی ڈالیں
- ۱۷ جسکا اندیشہ تھا وہی بات آتی سامنے
- ۱۸ دیکھو اسمیں مسئلہ یوبند بھی شامل سا ہے
- ۱۹ پیروں نیچے کی زمیں سر کی کہ میسر کار والا
- ۲۰ آئیے تفصیل سے منشور کالیں جائزہ
- ۱ جیسے بے مقصد سفر میں دلکشی کچھ بھی نہیں
- ۲ علم چھوڑا شان مومن کی دیکھ کچھ بھی نہیں
- ۳ پھر بھی رغبت انکو علم دین کی کچھ بھی نہیں
- ۴ زندگی کہنے کو ہے بس زندگی کچھ بھی نہیں
- ۵ پر فتن اس دور تو ہیں ہوش کی کچھ بھی نہیں
- ۶ فکر دین و ملت و ایمان کی کچھ بھی نہیں
- ۷ وقت کی آواز کیا تم نے سنی کچھ بھی نہیں
- ۸ دیکھنا باطل کی اب سوزش زنی کچھ بھی نہیں
- ۹ جذبہ ملت دین کی یوں کی کچھ بھی نہیں
- ۱۰ باعث تسکین دل ہے سیکلی کچھ بھی نہیں
- ۱۱ کیا سہانا ہے سماں آلودگی کچھ بھی نہیں
- ۱۲ دیدار آقا ہو تو محرومی کبھی کچھ بھی نہیں
- ۱۳ نعمتیں ایسی ملیں تو کیا کمی کچھ بھی نہیں
- ۱۴ یوں بظاہر دیکھئے دھوکہ دھری کچھ بھی نہیں
- ۱۵ سنیت خطرہ میں ہے چارہ گری کچھ بھی نہیں
- ۱۶ مطمئن ہونا ہے کہ اسمیں کمی کچھ بھی نہیں
- ۱۷ حق و باطل ساتھ ہیں انکی اپنی کچھ بھی نہیں
- ۱۸ دال میں کالا ہے اندر باہر کچھ بھی نہیں
- ۱۹ گھر کا بھدرا ہے یہ شکل ظاہری کچھ بھی نہیں
- ۲۰ مشتبہ تحریک ہو تو راستی کچھ بھی نہیں

- ۲۱ رد باطل فرض ہے تو غیر ضرورت ہے مشورت پھر کہاں لے جاں رہا تہذیب تیری کچھ بھی نہیں
- ۲۲ مجاہدانہ رد نہ کر دو تو منکر ہے لازمی ۱۷۲ مناظرانہ رد کی بھی کوشش تیری کچھ بھی نہیں
- ۲۳ کام علماء کا بتا کر پا گئے راہ فرار ۲۳ اجتماعوں میں اجازت رد کی کچھ بھی نہیں
- ۲۴ کیوں سلام و نصرت دیگر کی میں چھپایا یہ سبق ۲۴ جلسہ سمرج د میلاد البقی کچھ بھی نہیں
- ۲۵ مرحلے پہلے میں نہ رد نہ ہو حشمت مصطفیٰ ۲۵ مرحلہ پھر دسرا آیا قطعی کچھ بھی نہیں
- ۲۶ لواٹھے الیاس لیکر اک یا مسلک جہاں ۲۶ رد باطل ہے منع حشمت نبی کچھ بھی نہیں
- ۲۷ دین کی تبلیغ کا لیکر بہانہ کیا کیا ۲۷ صلح کل جائز کیا خوف نبی کچھ بھی نہیں
- ۲۸ کسے طرز عمل میں صلح کل کی ہے جھلک ۲۸ ہو کے مومن ان سے تیری برہمی کچھ بھی نہیں
- ۲۹ بد مذہب کی اقتدا کی جو اجازت دی گئی ۲۹ کھل گیا تیرا بھرم دعوت تیری کچھ بھی نہیں
- ۳۰ مرتدوں کی اقتدا کی بھی اجازت دو گئے کیا ۳۰ دین کی تبلیغ میں تفریق کی کچھ بھی نہیں
- ۳۱ کر گئے الیاس کیوں اپہلو تھی تکفیر سے ۳۱ یہ سراسر دوستی ہے دشمنی کچھ بھی نہیں
- ۳۲ حق نے سمجھوتہ کیا ہے باطلوں سے کب کہا ۳۲ دین میں جدت کی حرات خوف کی کچھ بھی نہیں
- ۳۳ لواٹھے الیاس لیکر اک نیا مسلک جہاں ۳۳ بد مذہب کی اقتدا میں نقص کی کچھ بھی نہیں
- ۳۴ کام ان کے دیر ہے ہیں تقویت دیو بند کو ۳۴ پھر بھی دعویٰ سنت کا نجل کی کچھ بھی نہیں
- ۳۵ عالم خود ساختہ اور اہلسنت کے امیر ۳۵ کیا یہ تو این مشائخ قادری کچھ بھی نہیں
- ۳۶ غیر عالم کو منع ہے واعظ بھی تصنیف بھی ۳۶ پاسدار کی تمکو ان احکام کی کچھ بھی نہیں
- ۳۷ شرط پھر بھی یہ رکھی ہے دین کی تبلیغ میں ۳۷ ہوں فقط تیری کتابیں اوروں کی کچھ بھی نہیں
- ۳۸ دار طہل رکھلو پردہ کر لو اک مہنے کیلئے ۳۸ وائے عالم بات تم میں علم کی کچھ بھی نہیں
- ۳۹ مجلس شورا نہیں اور خود بھی تو عالم نہیں ۳۹ یوں ہی ہے بے راہ رو کی کہہ بری کچھ بھی نہیں
- ۴۰ سینوں میں حشر برپا کر دیا منشور نے ۴۰ خراب کردار کی ایمان کی کچھ بھی نہیں
- ۴۱ پر خطر انداز ہے تبلیغ دیں کا مومنو! ۴۱ سایہ علماء نہیں تو راہبر کی کچھ بھی نہیں
- ۴۲ دین کی تبلیغ واجب تجھ پہ کب الیاس ہو ۴۲ و فطیت گم کردہ راہوں سے تیری کچھ بھی نہیں

۳۳ لوٹے آتے اس نیکراک نیا مسلک میں
 ۳۴ کیا ذرا کفایت کی دولت کے ہیں یہ تو بتا
 ۳۵ یہ مبلغ ہیں کہاں یہ حاد عطار ہیں
 ۳۶ لوٹے نذرانہ ماہانہ انھیں دیتے ہو کیوں
 ۳۷ عزم ہے تبلیغ کا تبلیغ ہی کرتے رہو !
 ۳۸ خوبیا لکھی گئیں فیضانِ سنت میں تیری
 ۳۹ شان و عظمت اور بزرگی کا تیری اظہار ہو
 ۴۰ آج ہے کردار میں فاروقِ عظیم کی جھلک
 ۴۱ لیکے خوابوں کا سہارا کیا کیا تو نے لکھ دیا
 ۴۲ اپنے عاشق کو نبی بھیجیں تو صل سے سلام
 ۴۳ باغِ بخشش بنا ڈالا ہے جلسوں کو تو کیا
 ۴۴ کر دیا اعلان اپنی مغفرت کا آپ نے
 ۴۵ کر رہے ہو خوب جرمِ مغفرت کا بے گناں
 ۴۶ وہ دشمنوں جنگو ملا جنت کا مژدہ مرہبا
 ۴۷ غائب جلسہ وہ کیوں محروم بخشش ہو گیا
 ۴۸ جیب میں رکھتے تھے پہلے اب ظالموں میں لگے
 ۴۹ آپ کے دیوبندیوں کے خوابوں میں یکسانیت
 ۵۰ عظمت دیوبند کی خاطر گڑھے تھے خواب وہ
 ۵۱ دیکھتے ہیں خواب جو نام انکا نہ پتہ
 ۵۲ عاشقوں جیسے لکھے تم نے سدینہ کو سلام
 ۵۳ بھنڈی مولیٰ بیگنوں کو اور سسائے مرج کو
 ۵۴ بوتلوں کو ڈھکنوں کو کھوٹیوں اور ٹوٹیوں

واسطہ علیا برحق سے قطعی کچھ بھی نہیں
 سب کو ہے تشویش کیوں سگی کی کچھ بھی نہیں
 کرتے ہیں تبلیغ جس میں علم کی کچھ بھی نہیں
 ہے وقاداری کی قیمت سیری کچھ بھی نہیں
 اس گروہ بندی سے کیا لیتا تیری کچھ بھی نہیں
 خود میناں مٹھو تپنے ہو برتری کچھ بھی نہیں
 کیا یوں ہی قصہ گڑھے اور راستی کچھ بھی نہیں
 کل نبی کا نام لے تو جرتی کچھ بھی نہیں
 دوسروں کے ثواب پر پریش تیری کچھ بھی نہیں
 اس کو دیدار نہی تجھ کو کبھی کچھ بھی نہیں
 یہ جسات آپ کی جزرہ تیری کچھ بھی نہیں
 کچھ بھی کیجئے بات اب تو خوف کی کچھ بھی نہیں
 جنتی خود ساختہ تو جنتی کچھ بھی نہیں
 ان کے لب پر بھی اظہار جنتی کچھ بھی نہیں
 کیا فضیلت مصطفائی دید کی کچھ بھی نہیں
 کیا ریا مسواک میں عطار جی کچھ بھی نہیں
 پائی جاتی ہے تو کیا وابستگی کچھ بھی نہیں
 یہ تیری عظمت کی خاطر ہیں کمی کچھ بھی نہیں
 راہ تصدیق بیاں کوئی رکھی کچھ بھی نہیں
 شاہد تو ہیں کا ہو عاشقی کچھ بھی نہیں
 ہے سلام تم سحرانہ عاجزی کچھ بھی نہیں
 کو سلام طنز یہ ہے الفتی کچھ بھی نہیں

یہ اس سب سے بڑی بات ہے کہ کچھ بھی نہیں
 ہے تمہارے گناہ اور عاشقی کچھ بھی نہیں
 ہے سلاموں میں آجہ وافرستی کچھ بھی نہیں
 دے عاقل یہ ریا ہے عاشقی کچھ بھی نہیں
 جزم مدینہ کی بجو منشائری کچھ بھی نہیں
 ہے تمہارے گناہ مجھتی کچھ بھی نہیں
 اس عمل سے کیا نمایاں سرکشی کچھ بھی نہیں
 ہے ریاکاری اگر عشق نبی کچھ بھی نہیں
 خیر ورنہ پھر ترے اعمال کی کچھ بھی نہیں
 ہے تمہارے گناہ یہ عاشقی کچھ بھی نہیں
 بے گناہ کچھ بڑھے کو غار سی کچھ بھی نہیں
 بیعت کی تو کیا وجہ تجدید کی کچھ بھی نہیں
 یوں تمہارے دل میں عظمت میر کی کچھ بھی نہیں
 یہ میر کی جرأت تھے شرمندگی کچھ بھی نہیں
 الاماں تحقیر علماء ہوش کی کچھ بھی نہیں
 کیا تیرا اعلان یہ جز سرکشی کچھ بھی نہیں
 تیری عادت بجز بیگانگی کچھ بھی نہیں
 شان و عظمت کو گھٹائے پر گھٹائی کچھ بھی نہیں
 اسے کہ شیدائے سنن یہ بیرو کی کچھ بھی نہیں
 سنتوں کا ذکر تو ہے بیرو کی کچھ بھی نہیں
 کیا یہ تو این مشائخ آپ کی کچھ بھی نہیں
 عالموں کا بھیس تو ہے علم کی کچھ بھی نہیں

۶۵ بیروں کو بیروں کو اور تاروں کو سلام
 ۶۶ لکڑی لکڑی لکڑیوں کو اور تاروں کو سلام
 ۶۷ اہل ایمان سے نہیں ممکن تمہارے گناہ
 ۶۸ ہے تمہاریاں عیاں دارفتگی کاواں گناہ
 ۶۹ جب مبلغ کو پکاریں دیں مدینہ کی صدا
 ۷۰ وہ نبی میٹھے مدینہ میٹھا میٹھی سنتیں !
 ۷۱ دعوے عشق نبی بھی اور نبی سے فرق بھی
 ۷۲ عشق والے عشق کا چرچا بھی کرتے نہیں
 ۷۳ ہے یہ تو این نبی مرد خدا جلدی سنجل
 ۷۴ دید آقا کی ضمانت بر ملا الیاس دیں
 ۷۵ میں نہیں کہتا کتابوں میں لکھا ہے دیکھ لو
 ۷۶ قبلہ ضیاء الدین سے پھر مسلح الدین قبلہ سے
 ۷۷ میر کو غافل بنا کر کیا غضب تم نے کیا
 ۷۸ توڑنا ہے اعلیٰ حضرت کے ریدوں کا کارڈ
 ۷۹ آپ تو مبر پنے بیٹھیں اور علماء فرش پیر
 ۸۰ ہو کسی بھی پیر سے بیعت وہ تجھ سے بیعت ہو
 ۸۱ ان کا کھائے اور انھیں سے دشمنی حیران ہوں
 ۸۲ مفتی اعظم کی پیران طریقت کی مسدوم
 ۸۳ سنت مستحیہ تک تبلیغ کیوں محدود ہے
 ۸۴ کیوں ہے سنت کی متافی اس عمامہ کی وضع
 ۸۵ عمامہ ہے کہاں مزدور کی پگڑی ہے یہ
 ۸۶ بہت دستار اظہار بزرگی کے لئے

۸۸ دی پہچان کیوں الگ عطا دینی چاہئے ہوتی

۸۹ ہے گروہ جاہلان اب عالموں کے بھیس میں

۹۰ کھوک کر بنا کر دیا نیلام اور مسواک بھی

۹۱ جوتیوں کی خاک ڈالی جائے ہے کھائیں کپڑے

۹۲ پٹے رہتے ہو ڈنگا کیوں بزرگی کامیاں

۹۳ یہ تیری اسلاف سے بھقت کی جرأت کیلئے

۹۴ جو تجھے کہتے ہیں مشرک بدعتی ان کے یہاں

۹۵ پھر بتا لا کھول وہاں کیسے گرویدہ ہوئے

۹۶ معنیت کا توڑ ہے تحریک یہ ثابت ہوا

۹۷ کیا ہی اسلام ہے تو جسکی دعوت دیر ہا

۹۸ پرکشش اعلان ہیں تیری فضیلت کیلئے

۹۹ کیوں مخالف یہ تشدد ہے روایتیں

۱۰۰ یہ تیرا تم پہ تشدد غیروں پہ تیرا کرم !!

۱۰۱ کیوں نہیں محبوب کے دشمن کا کوئی تذکرہ

۱۰۲ جس جگہ اہل رضا پہ مشرک کا بہتان ہے

۱۰۳ کھوٹ جو دل میں نہاں پوشیدہ کیوں منشور ہے

۱۰۴ حضرت اختر کو تو نے دید یا کیسا فریب!

۱۰۵ چال وہ تو نے چلی قبلہ شریف اللہ تیرے

۱۰۶ منشور ہے کہ کا عدم منشور تو نے کر دیا

۱۰۷ کیوں تیرے قول و عمل میں پایا جاتا ہے تضاد

۱۰۸ فرق ہے ظاہر میں باطن میں عمل میں قول میں

۱۰۹ کیوں فقط سنی نشانہ ہیں تیری تحریک کا

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۸۸ چاہ دنیا کی ہے کیا اور دین کی کچھ بھی نہیں

۸۹ سازشوں کا دور آیا دوسری کچھ بھی نہیں

۹۰ محترم بننا لو چاہا پھر چلی کچھ بھی نہیں

۹۱ اے ولی خود ساغر شان ولی کچھ بھی نہیں

۹۲ خود نمائی کی اجازت دین کی کچھ بھی نہیں

۹۳ کیا فضیلت کیلئے راہ دوسری کچھ بھی نہیں

۹۴ قدر تیری کچھ نہیں دعوت تیری کچھ بھی نہیں

۹۵ یہ تیرا دعویٰ بجز سلیبیٹی کچھ بھی نہیں

۹۶ باطلوں کا توڑ یہ منطق تیری کچھ بھی نہیں

۹۷ کیا نہاں اسمیں تیری سازش کری کچھ بھی نہیں

۹۸ ہو تیرا عالم میں چرچا دوسری کچھ بھی نہیں

۹۹ کس کی سنت ہے جہاں شائستگی کچھ بھی نہیں

۱۰۰ دوستی دشمن سے ہم سے دوستی کچھ بھی نہیں

۱۰۱ دشمن محبوب سے کیا دشمنی کچھ بھی نہیں

۱۰۲ کیوں تیری جانب وہاں انگلی اٹھی کچھ بھی نہیں

۱۰۳ حق ہے واضح بات اسمیں راز کی کچھ بھی نہیں

۱۰۴ پاسدار کی جھک کو پنے وعدوں کی کچھ بھی نہیں

۱۰۵ بن گئے حامی دعا سمجھے تیری کچھ بھی نہیں

۱۰۶ کیواشتاعت پھر صحیح منشور کی کچھ بھی نہیں

۱۰۷ اہل سنت کے یہاں تو دورخی کچھ بھی نہیں

۱۰۸ ایسی خصلت دینداروں کی کبھی کچھ بھی نہیں

۱۰۹ باطلوں پہ کس لئے سورش تیری کچھ بھی نہیں

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

- ۱۰۱ اہلسنت کی یہ تائید رکھیں جو حریج پر کشتی
۱۰۲ بن گئے الیاس کی مہجے کسی کی چال کا
۱۰۳ دشمنان وہ بن ہیں اور اہلسنت کی روا
۱۰۴ وہ بھی اک الیاس تھے اور یہ بھی اک الیاس ہیں
۱۰۵ حق پرستوں کی متنازعہ نہ شخصیت رانی
۱۰۶ دورخی حکمت نے تیری فاش پردہ کر دیا
۱۰۷ ہو گئی واضح حقیقت اہلسنت یہ تیری
۱۰۸ تیرا وارث ہو پسر نہ سائید ظلمار بڑے
۱۰۹ فکر وارث میں پسر کی تربیت کے واسطے
۱۱۰ تیرے پوشیدہ عزائم لگ رہے ہیں برخطر
۱۱۱ مسلک الیاس ہے دھوکہ ہمارے واسطے
۱۱۲ یا خدا اب کون ہے جس پر بھروسہ ہم کریں
۱۱۳ کیا بغل میں بھائی کے خیر چھپا ہے مومنو
۱۱۴ ہے وضاحت کی طلب اتمام حجت کیلئے
۱۱۵ اپنی دھن میں جانب منزل ہے مصروف سفر
۱۱۶ نیند میں سویا ہوا آواز دواٹھ جانے لگا
۱۱۷ اپنی اصلاح سے گریزاں اسلئے الیاس ہیں
۱۱۸ کر دیا مشکوک تجھ کو اور تیری تحریک کو
۱۱۹ مومنو جائز نہیں برگزاعانت لا کلام
۱۲۰ خوش نہ ہوا اسے عزائم خاک میں مل جائیگے
۱۲۱ وقت ہے الیاس کر لو لغزشوں سے تم رجوع
۱۲۲ دیر ہے اندھیر خالق کے یہاں ہوتا نہیں
۱۲۳ سنیوں کے واسطے جزر بہرانی کچھ بھی نہیں
۱۲۴ اور نہ بھائی بھائی کی تو دشمنی کچھ بھی نہیں
۱۲۵ بات کیا اہل نظر سے ہے چھپیں کچھ بھی نہیں
۱۲۶ جانشینی گر نہیں کیوں دشمنی کچھ بھی نہیں
۱۲۷ تو قنار زخم کی آشوبش کی کچھ بھی نہیں
۱۲۸ تو با باطن اور ہے دعوت تیری کچھ بھی نہیں
۱۲۹ دیکھ لے ترید گری تیری چلی کچھ بھی نہیں
۱۳۰ یہ بجز تیرے عزائم کی کڑی کچھ بھی نہیں
۱۳۱ ساتھ رکھتے ہیں عموماً فکر کی کچھ بھی نہیں
۱۳۲ تیری دعوت رہزنی ہے رہبری کچھ بھی نہیں
۱۳۳ جو نظر آتا ہے اس میں وہ قطعی کچھ بھی نہیں
۱۳۴ بھائی بھی بھائی کا دشمن دوستی کچھ بھی نہیں
۱۳۵ دیکھ لو کہ خیر پھر ایمان کی کچھ بھی نہیں
۱۳۶ وہ مگر خاموش ہیں جیسے سنی کچھ بھی نہیں
۱۳۷ علماء دیں نے یکراں پر سنی کچھ بھی نہیں
۱۳۸ بن کے سویا ہوا اگر تو کشاکشی کچھ بھی نہیں
۱۳۹ ان کا مقصد جزا ہماری رہزنی کچھ بھی نہیں
۱۴۰ حکم آنا تھا شرع کا دشمنی کچھ بھی نہیں
۱۴۱ اس میں شامل ہونا بھی جز گمراہی کچھ بھی نہیں
۱۴۲ جب خدا کی گاری آپ کا کچھ بھی نہیں
۱۴۳ کہ اکھن علماء کا حرف آخری کچھ بھی نہیں
۱۴۴ حق نمایاں ہوگا تو باطل زنی کچھ بھی نہیں

باقی تحریک کے مطالبات

ستیوں میں حشر برپا کر دیا منشور نے
دین کی تبلیغ میں مخلص ہے گرد خدا
دین کی تبلیغ میں حکمت تو کچھ بھی کر دھج
اعلیٰ حضرت نے دیا منشور و دنا فذکر و
مجلس شورا بے علماء دین کی قادری
عظمت علماء سمجھتے ہیں علماء ترک کر
ترک کر دو ہری بیعت اور عزائم بقتہ چھوڑ
روشنی علم و عمل کی دے مبلغین کو
مجادلانہ رد نہ کر دو مگر ہے لائمی
ہاں سچا توری رہنا جیسا علماء قادری
لیں یہی ہے راستہ اصلاح کا عطار جی
قائد واحد ہو ملت کا یہ حکمت نادرست
مگر کسی بس کا اندرا تہور ہوا ناری بے نماں
مسک باطل کو چھوڑ واپس مسک پر رہو

حق و باطل مشترک ہیں راستی کچھ بھی نہیں
کل مفاسد دور کر یہ تنہا کچھ بھی نہیں
پاسداری ہو شرع کی تو کچھ بھی نہیں
بائیں گمراہ کن تیرے منشور کی کچھ بھی نہیں
راہبری پاتے رہو تو گمراہی کچھ بھی نہیں
ورنہ جزیری ہلاکت قادری کچھ بھی نہیں
جزیرہ تو ہیں مشائخ آپ کی کچھ بھی نہیں
باشرع تبلیغ دیں ہو تو کچھ بھی نہیں
مناظرانہ رد تو کر کہ تنہا کچھ بھی نہیں
نامکمل پیروی تو پیروی کچھ بھی نہیں
دامن علماء پکڑ لو گمراہی کچھ بھی نہیں !
وہ جو ڈوبا قوم ڈوبی پھر بھی کچھ بھی نہیں
بس گری تو صبر مرے پھر جاں بگی کچھ بھی نہیں
قصد ہے "تہری یوں دشمنی کچھ بھی نہیں

یہ مقصد یہ نہیں تحریک کو نقصان ہو

نذر علماء کر قیادت تو کمی کچھ بھی نہیں !

امرت مسلمہ کے دانشوروں سے التجا

مہلتی اہل رضا ہیں رہبران دیں اکھٹو
نوستی پھرتی ہیں ایماں رہنروں کی ٹولیاں
سازشوں کی زد میں ہے یہ مسلک اہل وفا
گمراہی ملت کی دیکھیں اور زباں ہامول
بچے جو مانگیں پدر سے انکو گروہ نہ ملے
راہری سے آپکی محروم ہے ملت تمام
اجتماع کی کثرت تعداد سے مرعوب کیوں
کیوں سمجھ پاتے نہیں اہل خرد الیاس کو
قصہ اسماعیل کا گر پھر سے دہرایا گیا
اکھٹو اہل رضا باطل کی سرکوبی کرو
شاہ نعمت قبہ ہیں اولاد غوث پاک کی
نا اہل رکھ کر عمامہ گمراہی پھیلائیں گے
جبہ و دستار اظہار بزرگی کے لئے
وہ شریعت سے بغاوت بھی کریں گے برملا
یہ سب ہی کچھ برملا دکھتا ہے اس تحریک میں
اہلسنت کی کشتی کردار انکا ظاہر کا
زندگی اور موت والستہ ہے اس تحریک سے
مسئلوں کے حل فقط فتوے نہیں اے راہرو
یاد ہے اسلاف نے نذرانہ جانوں کے دے

آج امت کی جہاں میں راہری کچھ بھی نہیں
فکر دین و ملت و ایمان کی کچھ بھی نہیں
تم راہو پیدا تو سازش گری کچھ بھی نہیں
کیا پکڑاں رہبران دین کی کچھ بھی نہیں
غیر دیں تو برٹھکے لے لیں شرم کی کچھ بھی نہیں
یوں اہل بھٹکی تیرگی میں روشنی کچھ بھی نہیں
یہ سیاسی ریلیاں ہیں اصل کی کچھ بھی نہیں
ستیت کی جڑ کٹے اون ہوش کی کچھ بھی نہیں
پھر جواب قتل و غارت گری کچھ بھی نہیں
آگیا گھر تک تمہارے کھلبلی کچھ بھی نہیں
پیشگوئی جو بھی کہیں انہیں کٹی کچھ بھی نہیں
جو نظر آئے انہیں وہ قطعی کچھ بھی نہیں
پہنے ہوں گے بات انہیں دین کی کچھ بھی نہیں
فکر دنیا ہوگی ان کو دین کی کچھ بھی نہیں
ضرب لگنا چاہئے بھتی پر لگی کچھ بھی نہیں
دیکھ پاتے کائنات باطن راستی کچھ بھی نہیں
سینیوں کی آج تک کیوں راہری کچھ بھی نہیں
آؤ میدان عمل میں بے حسی کچھ بھی نہیں
تم بھی کچھ قرباں کرو یہ زندگی کچھ بھی نہیں

فاطمہ امتی لکھوائے یا سب ان دیں انھوں
 ہاتھ نہ بچاؤں یا میداں تو اسے راہرو
 جائزین مفتی اعظم کو بھی تشویش ہے
 آج تیرے ہی تیرے مسلک کی کھو دیں میں جڑیں
 برد دیں۔ دیں ہے کہن میں چار سو بیترگی
 المدد آقا یہ دنیا درپے آزار ہے
 غوث اعظم قادری پر ہو شفقت کی نظر
 میں تیری سرکاری لایا وسیلہ شیخ کا
 یا خدا الیا اس کو تو سیدھی راہوں پہ چلا
 قرب محشر ہے جو قتلے اٹھ رہے ہیں جس

آپ کا ہے میرا فرض منصبی کچھ بھی نہیں
 کام حکمت آگئی پھر آپ کی کچھ بھی نہیں
 سنیّت خطرہ میں ہے چارہ گری کچھ میں نہیں
 رہبری یا اعلیٰ حضرت رہبری کچھ بھی نہیں
 رخ سے پردہ کو ہٹا دیں تو کچھ بھی نہیں
 دہل ایمان کی پناہ سلطان جی کچھ بھی نہیں
 راہ پر آجائے تو بے راہ روی کچھ بھی نہیں
 المدد آقا پناہ امتی کچھ بھی نہیں!
 گرنہ دے تو نیت تو جہد میری کچھ بھی نہیں
 تم اگر ہوشیار ہو فتہ گری کچھ بھی نہیں!

بات حق کہتے رہو تنہا بھی رہ جاؤ اگر!
 حکم خالق ہے حسن یہ فکر کا کچھ بھی نہیں

پس منظر

”دعوتِ اسلامی“ کی منظوم روداد میں جو اشعار واقعاتی ہیں ان کو سمجھنے کے لئے ان واقعات کے پس منظر کا علم ہونا ضروری ہے پیش کیا جا رہا ہے :-

اشعار اربا ۲۰۔ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہداء مسلمانوں کے لئے علم دین کے حصول کی اہمیت انکی موجودہ حالت۔ اس پُرقتن دور میں پیدا

ہوئے والے خطرات اور ان خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے تبلیغ دین کی ضرورت۔
دعوتِ اسلامی کا آغاز اس کی پُرکشش ظاہری وضع قطع اور اس کے منشور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں خلاف توقع مسلک دیوبند کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

اشعار ۲۱ تا ۲۶۔ تحریک کے طریقہ کار کا بھی درج ہے :-
۱۔ بیان میں باطل فرقوں کا رد ہونا تذکرہ۔ صرف ضرورتاً مثبت انداز

میں اپنے مسلک حقہ کا اظہار ہو۔

۲۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے اجتماعات صرف اور صرف تبلیغی نوعیت کے ہوں گے۔ میلاد النبی صراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اعراس بزرگان دین وغیرہ کے جلسہ جلوس کا انعقاد ”دعوتِ اسلامی“ کے نام سے نہ کیا جائے۔

نوٹ :- یہ طریقہ کار صرف خواص سمجھائے ہے۔ اسے شائع کر نیکی اجازت نہیں۔

تحریک کے طریقہ کار کی یہ دونوں شقیں مسلکِ اہلسنت کے خلاف ہیں ان کو عوام کی نظروں سے پوشیدہ رکھنے سے کسی فریب کا احساس ہوتا ہے۔ باطل فرقوں کا رد کرنا ایمان کا فرضِ اعظم ہے کوئی مٹنی اس کا منحرف نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں حضرت مجدد القبا ثانی فرماتے ہیں :-

”اگر کوئی شخص رد کا قائل ہو لیکن رد نہ کرتا ہو تو اس سے ارتداد کی بو آتی ہے۔“

جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتناب کا تصور بھی کوئی سستی نہیں کر سکتا۔ اس سلسلہ میں

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے اندر پالیسی چاچا پوسی جاتا نہیں۔ کیونکہ جو اپنے محبوب کا دلوانہ ہوتا ہے وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب کی مخالفت کی جائے۔
۱۵۹ اپنے محبوب کے مخالفوں کے ساتھ صلح پسند نہیں کرتا (مکتوب ۱۴۵ صفحہ ۱۳۸)

اس سے الیاس صاحب کا کردار مشکوک ہو جاتا ہے۔

الیاس صاحب کہتے ہیں کہ باطل فرقوں کا رد کرنا علماء دین کا کام ہے۔ ہمارے مبلغ بے علم ہیں۔ الیاس صاحب کا یہ کیا مزاق ہے کہ ان کے مبلغین رد کیے بے علم ہیں۔ لیکن تبلیغ کیلئے علم والا ہے۔ جب وہ علم والا نہیں تو تبلیغ کیا کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی میں تبلیغ کم اور گمراہی پر زائد زور دیا جاتا ہے اور شاید الیاس صاحب کا مقصد بھی یہ ہے کیونکہ بے علم مبلغین کی تعلیم و تربیت کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

باطل فرقوں کا رد علم والوں کا کام تھا کہ الیاس صاحب رد سے اپنا واسن بچا گئے لیکن علم والوں کو اپنے جلسوں میں رد کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ اس طرح رد سے انحراف ظاہر ہو گیا جو باطل فرقوں سے صہاج کلی کے مترادف ہے۔ رد کے متعلق علماء کرام وغیرہ کو مزید مطمئن کرنے کے لئے منشور میں یہ لکھ دیا ہے کہ پہلے مرحلہ میں باطل فرقوں کا رد اور جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیے جائیں گے تاکہ وہ دوسرے مرحلہ کا انتظار کرتے رہیں بارہ سال کی مدت گزر گئی تحریک کا ابھی دوسرا مرحلہ شروع ہی نہیں ہوا۔ آپ بعض مقامات پر کبھی بھی جو باطل فرقوں کا معمولی رد اور جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں وہ ان کے خلاف ان مقامات پر اعتراضات اٹھائے جائیں گے جو رد عمل ہے۔ رد اور جشنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں مقامات پر کئے جا رہے ہیں جہاں اس کے خلاف آواز بلند کی جا رہی ہے ورنہ اس کا ذکر ”فیضانِ سنت“ تک ہی نہیں تھا اب اس کا اضافہ کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی بنیادی اصول اور ان کی حکمت عملی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ نہ کوئی اصلاح شدہ منشور شائع کیا گیا جس کا وہ تقریباً آٹھ سال سے وعدہ کر رہے ہیں۔

”دعوتِ اسلامی کے منشور اور اس کے طریقہ کار کے خلاف علماء کرام کی تشبیہ اور اس تشبیہ پر الیاس صاحب کا دانتہ تغافل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انھوں نے ایک ایسے نئے مسلک کی بنیاد ڈالی ہے جس کا ظاہر مسلکِ اہلسنت کے مطابق ہے اور جس کے اندرون میں وہابیت کا زہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ”دعوتِ اسلامی“ کو مسلکِ اہلسنت کے خلاف گہری صف سازش سمجھا جا رہا ہے۔

جہاں دیدہ علماء دین کی نگاہوں نے تحریک کی سنی وضع قطع میں چھپے اس کے اہل چہرہ کو دیکھ لیا بجانچ لیا تو اس کو مشکوک قرار دیتے ہوئے اس کی اعانت اور اسپین شمولیت کو ناجائز قرار دیدیا۔ ”دعوتِ اسلامی“ کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے اتمامِ حجت کے لئے الیاس صاحب کو ذیل سترہ سوالات ان کی وضاحت کیلئے بھیجے گئے تھے۔ جن میں صرف دو سوالات کے نہایت مضحکہ خیز جواب ایک لمبے عرصے کے بعد دیا اور باقی نہایت اہم سوالات پر خاموشی اختیار کی۔ ان کی خاموشی ان اعتراضات کو قبول کر لینے کے مترادف ہے۔ ب سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب الیاس صاحب اپنی غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کو دور کیوں نہیں کرتے۔ اپنی روش پر کیوں قائم ہیں۔ ان کے ایسے کردار سے تو یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ دانتہ طور پر ایسے غلط طریقہ کار پر عمل پیرا ہیں جو مسلکِ اہلسنت کے خلاف ہے یعنی وہ دانتہ طور پر مسلکِ اہلسنت کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ کیا ان کا یہ کردار حیران کن اور تشویشناک

ہیں؟ تحریک ”دعوتِ اسلامی“ علماء کرام کی نظر میں

تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے بانی الیاس قادری ہیں اور ان پر اگر بہ بد مذہبیت کا حکم نہیں مگر بن و سنت کی خدمات انجام دینے کے لئے ان کی تحریک میں شامل ہونا فرض و واجب سمجھا نہیں جاتا۔ بلکہ وہ بھی دین کی خدمت انجام دے سکتے ہیں اور باللہ تعالیٰ دینے والے دے رہے ہیں اور بلکہ وہ بوجہ کثیرہ مشتبہ و مشکوک ہیں تو ان کی تحریک میں شمولیت و شرکت پر عدم جواز کو ترجیح دی گئی۔ شرع مطہر کا قاعدہ ہے اذا اجتمع الجلال والحمام غلب الحمام۔۔۔۔۔

اور فقہاء کو یہ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ قاضی محض تحت و حصول ظن سے فیصلہ دے سکتا ہے
 در مختار وغیرہ میں ہے۔ القاضی تحزیراً عنہم وان لم یثبت۔ خلیفہ دوم حضرت
 فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن مسعودؓ پر بدنامی کے اندیشہ کے سبب ضرب شدید کے
 بعد تو یہ لینے کے بعد بھی ایک مدت تک اس کے پاس بیٹھنے کو منع فرمایا۔

الیاس قادری کے مشتبہ و مشکوک ہونے کے اسباب وغیرہ :-

۱۔ الیاس قادری دعوت سنت دینے اور فیضان سنت سنانے کیلئے دیوبندیوں کے پیچھے
 نماز پڑھنے کے قائل ہیں البتہ دہرا لینے کے بھی قائل ہیں، اس بات کی تصدیق علامہ ازہری صاحب
 کے سامنے ہو چکی ہے اور خود بھی بریلی شریف میں مفتی مطیع الرحمن صاحب رضوی کے سامنے اس کا
 اقرار کیا۔

۲، دارالافتار میں آئے ہوئے بعض سوال کے مطابق ان کے کچھ مبلغین دیوبندیوں کی تبلیغی جماعت
 کے ساتھ بھی گشت کرتے ہیں۔

۳، "دعوت اسلامی" کے نصاب العین میں باطل فرقوں کا رد بلکہ ان کا ذکر بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے۔
 ۴، نصاب العین میں دعوت اسلامی کے نام سے میلاد النبی و اعراس بزرگان دین وغیرہ کے جلسہ
 و جلوس کرنا بھی ممنوع ہے۔

۵، چونکہ حضرت علامہ ازہری صاحب کو مذکورہ قابل اعتراض نصاب العین کے بارے میں یہ بتا گیا
 تھا کہ اسے کالعدم قرار دیا گیا ہے لہذا موقف نے اس پر اعتماد کرتے ہوئے ایک تائید کے
 تحریر اگست ۱۹۷۱ء میں دے دی تھی جسے آج تک ان کے مبلغین لوگوں کو دکھا کر غلط فائدہ
 اٹھا رہے ہیں، مگر مولانا الیاس قادری نے نہ تو اس کے کالعدم ہونے کا باضابطہ کوئی اعلان
 منتشر کیا نہ ہی اس کی جگہ دوسرا قابل اعتراضات نصاب العین مرتب کر کے چھاپا بلکہ وہی بچی
 رائج و نافذ العمل ہے البتہ عام لوگوں سے اوجھل کر دیا گیا ہے اور یہ تحریک کے معتد و خاص لوگوں
 تک محدود رکھنے کی ہدایت دئی گئی ہے چنانچہ نصاب العین کے آخر میں یہ نوٹ بھی اس پر دلیل
 ہے کہ "یہ طریقہ کار صرف خواص کے لئے ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں"۔

۶، الیاس قادری کی جانب سے متنازعہ نصاب العین کے کالعدم قرار دینے کا معاملہ تو زبانی

رہائی ال پر حوا اور اعتراضات تھے۔ یہاں پر درج کردہ کے لہذا علامہ امداد نے ہر جانب سے جواب دیے۔
 میں پھر ان کی تحریک سے اجتناب کا حکم دیا اس کی اطلاع بھی مولانا الیاس قادری کو پہنچی مگر ان
 کی جانب سے پھر بھی کوئی قابل قبول شرع حجتی نہ مل سکی۔

۱۰۔ دارالعلوم منظر اسلام میں مرکز اہلسنت کے ذمہ دار علماء کرام کی ایک نشست میں اس
 مسئلہ پر کافی غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر موجود علماء کرام نے ان کے مشتبہ ہونے اور
 ان کی تحریک "دعوت اسلامی" سے اجتناب کا فیصلہ کیا اس کی اطلاع بھی مولانا الیاس قادری کو
 ان کے مبلغین نے دی بلکہ مفتی مطیع الرحمن صاحب سے وعدہ کیا کہ الیاس قادری صاحب
 تکفیر و کابریہ اور نصب العین کے کالعدم قرار دیئے جانے کی تحریر بذریعہ فیکس منوادی جائے گی
 لہذا فیصلہ کو غام کرنے میں عجلت نہ کی جائے مگر پانچ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی
 حسب دستور ان کی کوئی تحریر موصول نہ ہو سکی۔

۱۱۔ ہونا وہابیوں کی علامت ہے مگر الیاس قادری اور ان کے پیروکار
 اس پر سختی سے عامل ہیں۔

۱۲۔ تبلیغی جماعت والوں کی طرح الیاس قادری کے بھی ہر جلسہ کا نام اجتماع ہوا کرتا ہے۔
 دل دیوبندیوں کی طرح عقائد سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف عمل کا وہ بھی سنتوں کا اور
 سنتوں میں بھی سنت مستحبہ کی تبلیغ سے کام رکھتے ہیں۔

۱۳۔ "نماز کا جائزہ" نامی کتاب میں اگلا دیوبندیوں وہابیوں کے پیچھے نماز ناجائز ہونے کا مسئلہ
 چھاپا تھا پھر مینول پر اعتماد مجال ہوتا دیکھ کر دوسرے ایڈیشن میں اسے لٹکا دیا پھر جب اس پر
 یہ میگوئیاں ہونے لگیں تو گرتے ہوئے اعتماد کج ہال کر۔ نے کی خاطر دوبارہ شامل اشاعت کر لیا
 ۱۴۔ بمبئی میں وہابیہ، قادیانیہ وغیرہم مزدین کے حکم تکفیر پر ہزار اچھرار کے باوجود بھی دستخط
 کرنے سے انکار کر دیا جس کی بنا پر وہاں کافی ہنگامہ رہا اس سلسلے میں ٹھوس دلائل
 و شواہد موجود ہیں۔

۱۵۔ متعدد دلقہ حضرات سے معلوم ہوا کہ الیاس قادری اعلیٰ حضرت کے سالار و وہابیہ کے
 اشتہار پڑھنے سے بھی روکتے ہیں۔

۱۳۔ جس طرح ہندو پاک میں الیاس قادریؒ کی حضرت قدس سرہ سے زبانی و تحریری عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اگر ویسا ہی ترین شخص میں بھی کرتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نجدی حکومت انھیں برداشت کر رہی ہے۔

۱۵۔ الیاس قادری کے قریبی اور متعدد حضرات رد کے سلسلے میں کھلے عام یہ جواب دیتے تھے ہیں کہ ”رد علماء کریں“ مگر اپنے اجتماعات میں رد کرنے کیلئے نہ تو علماء کو مارا دیتے ہیں نہ ہی کسی عالم کو اس کی اجازت ہی دیتے ہیں۔

۱۶۔ الیاس قادری اور ان کے وکلاء اپنی گفتگو میں میلاد و قیام وغیرہ کا نام لیتے ہیں مگر ان کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔

۱۷۔ الیاس قادری کی کسی کتاب میں وہابیہ و غیرہم کی تکفیر نہیں ملتی اور بجہی میں مسئلہ تکفیر پر دستخط کرنے سے انکار ثابت ہے لہذا ان کے مشتبہ ہونے کے لئے یہی کافی ہے اب دستخط کر دینا بھی انھیں مشتبہ ہونے سے نہیں بچا سکتا ہاں ان پر حکم وہابیت بھی نہیں لگایا جا سکتا۔

۱۸۔ فی الواقع الیاس قادری کا طریقہ کار غلط ہے جس پر وہ باوجود فہمائش بسیار جمے ہوئے ہیں اور ان کی تحریک و جوا، مذکورہ بالا کی بنا پر نہایت مشتبہ ہے لہذا اس کی افانت اور ان میں شمولیت ہرگز جائز نہیں خود میرے پاس شہادت شرعیہ گزری کہ ایک شخص نے سوداگران (بریلی) کی مسجد میں خلاف مذہب اہلسنت تقریر کی یہ شخص دعوت اسلامی کا مبلغ تھا اور اس نے یہ تقریر دعوت اسلامی کے اجتماع میں کی ہے یہ بھی اطلاع باوثوق ذریعہ ملی کہ ایک شخص جو تبلیغی جماعت میں گھومتا پھرتا ہے وہی شخص دعوت اسلامی کا مبلغ بھی بن گیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ دعوت اسلامی میں ہر طرح کے لوگ ہیں اور اس کے دستور میں مبلغ ہونے کے لئے مذہب اہلسنت و جماعت کا پابند ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے

الفقیہ محمد اختر رضا قادری الازہری غفرلہ

مسئز علما ردین کے لئے اسوالاٹ پر الیاس عطار قضا کا مفہمکہ خیز جواب

الیاس صاحب دین کی تبلیغ کا کام کرنے چلے تھے۔ ان کے غیر عالم ہونے کی وجہ سے ان سے غلطیاں سرزد ہونا عین ممکن تھا۔ رہبر ان دین کی جانب سے ان پر اور ان کی تحریک پر عائد کئے گئے اسوالاٹ پر اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی پر الیاس صاحب کو سر تسلیم خم کر کے ان غلطیوں کا ازالہ کرنا چاہئے تھا۔ یہی ان کے تبلیغ دین میں مخلص ہونے کا ثبوت ہوتا۔ کیونکہ الیاس صاحب مخلص نہیں ہیں۔ ان کے دل میں کھوٹ ہے اس لئے بغلیں جھانکنے لگے اور اسوالاٹ کے جواب سے گریز کیا۔ ۱۷ اسوالاٹ میں سے صرف دو اسوالاٹ کے ایسے جواب دیئے جیسے کوئی چور پکڑا گیا ہو۔ باقی ۱۵ اسوالاٹ پر مکمل خاموشی اختیار کی۔ یہ علما ردین کی توہین بھی ہے اور الیاس صاحب کا ایک غیر ذمہ دارانہ کردار بھی۔

ہمیشہ کی طرح اپنے خط کے نصف حصہ میں وہ یہ یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ سنی ہیں جب کہ علما کرام نے اسوالاٹ کی شروعات ہی اس سے کی ہے کہ "الیاس صاحب! یہ بد مذہبیت کا حکم نہیں"۔ پھر بھی وہ قسمیں کھائے چلے جا رہے ہیں کہ وہ سنی ہیں۔ ہے نا چور کی داڑھی میں تنکے والی بات"۔ اگر الیاس صاحب کے دل میں اپنے عقائد کے پیش نظر چور نہ ہوتا تو اس کی قسمیں وہ اپنی ہر تحریر میں کیوں کھاتے۔ جو نکتہ وضاحت طلب ہیں ان پر ناموشی اور جو ان سے پوچھا نہیں گیا اس کی لمبی چوڑی وضاحت کس لئے؟ سوال ایک پر اب ان کا جواب دیکھئے جو جشن میلاد و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم منقذ نہ کرنے کے ان کے حکم کے متعلق ہے۔

"دعوت اسلامی کے عوائل میں بعض جگہ دعوت اسلامی کے نام پر لوگوں نے اپنی مرضی سے جلتہ کرنے شروع کر دیئے اور چندہ کرنے لگے وغیرہ وغیرہ (دیکھئے ان کا اصل جواب صفحہ ۷ پر) عموماً کسی تحریک کا منشور اس کے شروع ہونے سے قبل تیار کیا جاتا ہے ایسی صورت میں انکے اس جواب کی پول خود کھل جاتی ہے۔ کہ تحریک ابھی شروع نہیں ہوئی۔ مبلغین کا وجود بھی نہیں ہے اور چندہ شروع ہو گیا اور جشن مصطفیٰ اہلی اللہ علیہ وسلم

دوسری صورت میں اگر بعض مقامات پر بعض مبلغوں نے چندہ وصول کرنے کی یاد دہانی
 کسی قسم کی غلطیاں کی بھی تھیں تو ان غلطیوں کا ازالہ کیا جانا چاہئے تھا اسکے بجائے انہوں نے جوش و خروش
 صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی غلطیاں اور وہ پابندی بھی ہمیشہ کے لئے۔ اس طرح الیاس صاحب کے
 مطابق اگر مسجدوں میں خدا نخواستہ کوئی غلط کام ہوئے لگیں تو غلط کام روکنے کے
 بجائے مسجدوں کو شہید کر دینا چاہئے لوگوں کو دکھاں نماز پڑھنا چھوڑ دینا چاہئے۔
 دیکھا آپ نے کہ جشن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر داسم کی پابندی لگانے کے لئے کیسا مستحکم
 خیر جواز پیش کیا گیا ہے۔ یہ پابندی بارہ سال سے لگی ہوئی ہے اسکو ہٹا کر جشن مصطفیٰ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منعقد کرنے کا حکم اپنے مبلغین کو اب تک نہیں دیا گیا ہے۔ آپ
 بعض مقامات پر وقتاً فوقتاً جو جشن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے ہیں وہ اعتراضات
 کے سبب ہیں ورنہ ان کی حکمت عملی میں نہ وہ برابر بھی تبدیلی نہیں آتی ہے۔ ورنہ یہ پابندی
 ہٹا لی گئی ہوتی۔ اسی وجہ سے وہ منشور کا نام نہیں کرتے کہ جشن مصطفیٰ پیر یا بندی لگانے کا مقصد ہے
 سوال رکھنے پر انکا جواب وہی ہے جو الفاظوں نے ۱۹۹۱ء میں حضور حضرت علامہ اندھری میاں
 صاحب کو دیا تھا کہ "نصب العین" کا عدم قرار دے دیا گیا ہے یہ جواب نہایت لغو ہے۔
 وہی منشور اب بھی نافذ العمل ہے۔ جدید نصب العین کی اشاعت اور تشہیر نہ کرنا اس بات کا
 ثبوت ہے کہ نصب العین کا عدم نہیں کیا گیا۔

اشعار ۲۷ تا ۳۴

حق کی تبلیغ کے لئے باطل سہاروں کی قطعی ضرورت نہیں۔

باطل سہاروں کا احسان لینے سے باطل کو تقویت ملتی ہے

دین میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ حق باطل کا مرہون بنت رہا ہو۔ الیاس صاحب نے دین
 کی تبلیغ کے نام پر باطل فرقوں سے صلح کلی کی حکمت عمی اپنے اکر حق کا سر نیچا کیا ہے اور باطل کو
 برتری کا احساس دلایا ہے کہ ہم حقانی تبلیغ کے لئے تم سے مراسم کے خواہاں ہیں اور تمہارے
 پیچھے نماز بھی پڑھے کو تیار ہیں۔ باطل سے سہااحت اس کی سنت ہے اسے مستوں کے
 مشیدائی۔ الیاس صاحب نے اپنی صلح کلی کی حکمت عملی کے تحت بمبئی میں متعدد علماء کرام

کے بے حد اسرار کے باوجود باطلی فرقوں کے سرکردہ اشخاص کے خلاف حکم تکفیر پر دستخط کرنے سے انکار کیا۔ (سوال نمبر ۱۵ و ۱۶)

الیاس صاحب کی اپنی کتاب "نماز کا جائزہ" میں بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے ان کا بھرم کھل گیا ہے۔ جس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ الیاس صاحب نے ایک ایسے نئے مسلک کی بنیاد ڈالی ہے جس میں بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنے چھوڑ دی گئی ہے۔ (سوال ۱۵) یہ دین میں حیرت کے مترادف ہے اور یہ کام

مسلک اہل سنت کے پیروکار ہرگز نہیں ہو سکتا الیاس صاحب جانیں نہیں۔ تبلیغ دیں جملہ بد مذہبوں کے لئے ہوتی ہے تو کیا آپ مرتدوں کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت دیں گے؟ الیاس صاحب کے اس قسم کے کردار سے دلیو بندیت کو تقویت مل رہی ہے۔ کیا رسول کے دشمنوں کو تقویت پہنچا نیوالا رسول کا شیدائی فدائی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

الیاس صاحب غیر عالم ہیں پھر بھی وہ خود کو علامہ مولانا مجدد لکھتے ہیں وہ خود کو امیر اہلسنت لکھتے ہیں۔ یعنی دنیائے

اشعار ۵۴ تا ۶۴

اسلام کے جملہ علماء کرام جملہ اولیاء کرام کے قائد و رہبر۔ ان کی ایسی جرأت پر حیرت ہے کہ ایک غیر عالم جملہ مشائخ کا قائد و رہبر کیسے ہو سکتا ہے یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر جملہ مشائخ نے ان کو اپنا قائد رہبر تسلیم کر لیا ہے، تو یہ اعزاز بھی انہوں نے عطا کیا ہوگا۔ الیاس صاحب اس کی سند منظر عام پر لائیں۔ اگر ان کو یہ اعزاز کسی نے عطا نہیں کیا تو وہ جملہ مشائخ کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں ان کو رجوع کرنا چاہئے۔

الیاس صاحب غیر عالم ہیں۔ غیر عالم کو دینی کتب کی تصنیف حرام ہے۔ لیکن ان کو قطعی شرع منظرہ کا پاس نہیں وہ کتب کی تصنیف میں متواتر مصروف ہیں اور اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ انہوں نے تبلیغ کیلئے صرف اپنی تصنیف کردہ کتب کا استعمال لازم کر دیا ہے۔ ان کے اس طرز عمل سے بظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے اسلام خصوصاً طور پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرت کے علمی خزانہ کو جس کا لوہا و نیا کانتی ہے ناقص اور ناقابل عمل

قرار دیا ہے۔ غضبِ خدا کا ایک غیر عالم ایک تہید عالم سے سبقت لیجانی کو مستحسن
میں ہے آخر کیوں؟

اب الیاس صاحب کے علم کا معیار بھی دیکھ لیجئے انہوں نے اپنے ایک حکم نامہ
میں لکھا ہے ”مرد ایک ماہ کے لئے وارطی رکھ لیں عورتیں ایک ماہ کے لئے پردہ کر لیں“
وہ ایک وقت میں دو پیروں سے مرید ہونے میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کا یہ اعلان
قابلِ توجہ ہے کہ کوئی شخص کسی بھی پیر سے مرید ہو مجھ سے مرید ہو جائے ان کے مباغین عوام کو اس کی
تلقین کرتے رہتے ہیں اور الیاس صاحب اپنے جلسوں میں حاضرین کو یہ کہہ کر مرید کر لیتے ہیں
کہ ”میں نے سب کو اپنا مرید کیا“ حاضرین کا ارادہ ہو یا نہ ہو۔ اس طرح کی پیری مریدی کس
کی سنت ہے۔ سنتوں کے شیعہ ان کا یہ عمل خلافِ سنت، خلافِ شرع کیوں؟ وہ عوام کی
وقاداریاں ان کے اہل پیروں سے ہٹا کر اپنی جانب کر رہے ہیں۔ اس طرح عوام کی پہلی بیت
بھی فسخ ہو رہی ہے اور الیاس صاحب کے غیر شرعی کردار سمجھ سے ان سے بیعت ہو نا
بھی بے معنی ہے۔ اس طرح الیاس صاحب عوام کو تباہی کے راستہ پر لے جا رہے ہیں
اس کی وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ الیاس صاحب کو دین سے یا مسلمانوں سے کوئی سروکار
نہیں ہے وہ اپنا گروہ جلد سے جلد بڑھا کر امت مسلمہ پر اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں۔
ان کے یہ عزائم خطرناک ہیں۔ علماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس جانب فوراً توجہ
فرمائیں۔

الیاس صاحب غیر عالم ہیں ان کو اپنی رہنمائی کے لئے علماء کرام کی ایک مجلسِ شورا تشکیل
دینی چاہئے تھی۔ سنتوں کے دلدادہ الیاس صاحب کا ایسی اہم سنت سے اجتناب کیوں؟
حدیث شریف میں ہے ”بس نے علماء کا ساتھ چھوڑا وہ گمراہ ہوا“ لیکن الیاس صاحب
مخلص علماء کرام کے سایہ سے بھی دور رہتے ہیں۔ ایک عالم دین کے نوسل سے یہ معلوم ہوا
کہ ایک جلسہ میں الیاس صاحب کو مدعو کیا گیا تھا۔ منتظمین نے اس جلسہ میں کچھ علماء کرام
کو بھی مدعو کیا تھا۔ الیاس صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے جلسہ میں علماء کرام کو بھی مدعو کیا
گیا ہے تو وہ بہت برہم ہوئے اور جلسہ میں نہیں آئے۔ علماء دین سے بیزار ہونے

اور ان کی رہنمائی حاصل نہ کرنے کی وجہ سے الیاس صاحب مستند و شہید قسم کی غلطیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ علمائے کرام کے تعاون کے بغیر تبلیغ دین کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ الیاس صاحب کے کردار سے یہ اندازہ ملتا ہے کہ انہوں نے ایک ایسے مسلک کی بنیاد ڈالی ہے جس میں مخلص علماء دین سے کوئی واسطہ نہیں رکھا گیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا وہ انہیں علماء دین کو قریب آنے دیتے ہیں جو ان کی غیر شرعی شرائط تسلیم کر لیتے ہیں۔

اشعار ۴۴ تا ۴۷

آپ جانتے ہیں کہ سنیوں کو ایک چھوٹا سا جلسہ منعقد کرنے کے لئے چندہ حاصل کرنے میں کتنی دشواریاں پیش آتی ہیں لیکن ”دعوت اسلامی“ میں دولت پانی کی طرح بہائی جا رہی ہے۔ مبلغین کو ماہوار بھاری تنخواہیں۔ اجتماعوں کے لئے اسپیشل ریل گاڑیاں۔ تحریک کے مخالف سرکردہ حضرات کو نہایت قیمتی تحائف اور بھاری نذرانہ۔ نہایت قیمتی اشتہارات میں صرف کی جانے والی دولت کن ذرائع سے حاصل ہو رہی ہے یہ تشویش کا باعث ہے۔

اشعار ۴۸ تا ۶۱

الیاس صاحب کی تصنیف ”فیضان سنت“ کے ابتدائی پچاس صفحات میں انہوں نے اپنی اور اپنی تصانیف کی مبالغہ آمیز تعریف لکھی ہے جسے کوئی ذلیشور قبول نہیں کر سکتا اور نہ اس کے متعلق واقعات کی صداقت پر یقین کر سکتا ہے۔ جن کو بیان کرنے کیلئے خوابوں کا سہارا لیا گیا ہو۔ مثال کے طور پر صفحہ ۵۶ پر لکھا ہے ”امیر المہنت کے خوفِ خدا سے گریہ وزاری کے نرالے انداز میں شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی جھلک نظر آتی ہے۔ یہ بات بھی کتنی مضحکہ خیز ہے۔ اگر الیاس صاحب کو خوفِ خدا ہوتا تو کیا وہ اپنی شان کا موازنہ ایک جلیل القدر صحابی کی شان سے کرتے؟ کوئی مسلمان اللہ کے ولی تک سے اپنا موازنہ کرتے ہوئے کانپ جائے گا اور یہاں الیاس صاحب ایک صحابی کی شان تک پہنچ گئے۔ آج انہوں نے یہ جرات کی ہے ان سے کوئی بعید نہیں کل وہ اپنا موازنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے کرنے کی جرات کر بیٹھیں معاذ اللہ۔ جو بے ادب ہو گیا وہ کسی بھی حد تک جاسکتا ہے۔ الیاس صاحب کے متواتر غیر شرعی طریقہ کار کو دیکھ کر ہر شخص یہی کہے گا کہ الیاس صاحب

سے خوف پیدا جاتا رہا۔

”فیضانِ سنت“ میں دوسری مثال صفحہ ۲۷ پر دیکھئے۔

ہے کہ ”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم“ نے لائڈھی (پاکستان) کے شرکار کے بارے میں ایک شخص کو یہ بشارت دی کہ ”لائڈھی کے اجتماع میں جو لوگ آخر تک شریک رہے ان سب کو بخش دیا گیا اگر تو بھی آخر تک رہتا تو تیری بھی بخشش کر دی جاتی“۔ یہ شخص جلتے چھوڑ کر چلا آیا تھا۔ لیجئے بات اور آگے بڑھ گئی ابھی تک الیاس صاحب اپنی شان کا موازنہ ایک صحابی کی شان سے کر رہے تھے۔ اب ان کی شان مزید بلند ہو گئی کہ ان کے اجتماعوں کے حاضرین کی مغفرت ہونے لگی۔ الیاس صاحب نے مسلمانوں کی مغفرت کا راستہ کتنا آسان کر دیا ادھر الیاس صاحب کے اجتماع میں گئے ادھر مغفرت ہو گئی۔ یہ بات کتنی حیران کن ہے کہ جس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار پیر الوار نصیب ہوا وہ صرف اس وجہ سے مغفرت سے محروم نہ کیا گیا کہ وہ الیاس صاحب کا اجتماع چھوڑ کر چلا آیا تھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ الیاس صاحب کے اجتماع کی شرکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پیر الوار سے زیادہ فضیلت والی ہے معاذ اللہ کیا شان ہے الیاس صاحب کی۔ خیر کمرے۔ انکی شان کتنی تیز رفتار سے بڑھ رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک بات اور غور طلب ہے الیاس صاحب کا کہنا ہے کہ ان کے اجتماعوں میں لاکھوں بلند مذہب شریک ہوتے ہیں۔ تعجب ہے کہ بغیر توبہ اور تہجد ایمان ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

جن دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو خدا سے بہتر نہ ان کے جنتی ہونے کا مشرکہ سنایا وہ اپنے لبوں پر کبھی اپنی مغفرت اپنے جنتی ہونے کا ذکر نہیں لائے۔ بلکہ ایک بار حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک پرند کو دیکھ کر فرمایا کہ مجھ سے تو تو بہتر ہے کہ تجھے اپنے حساب کا خوف نہیں۔ لیکن الیاس صاحب اتنے بے خوف ہیں کہ اپنی اور اپنے اجتماع کے شرکار کی مغفرت کا اعلان بہرہ ملا کر رہے ہیں اور خوفِ خدا میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان سے اپنا موازنہ بھی کر رہے ہیں۔ ان واقعات کی متضاد نوعیت سے الیاس صاحب کی پول خود کھولی کر رکھ دی ہے۔ ”فیضانِ سنت“ کے یہ پچاس صفحات الیاس صاحب کی مبالغہ آمیز تعریف

سے پھرتے ہوئے ہیں۔ متعدد مقامات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الیاس صاحب
 کو سلام کہلوانے کا ذکر ہے۔ ایسے تمام واقعات کے بیان میں خوابوں کا سہارا لیا گیا ہے
 کیونکہ خوابوں پر شری گرفت نہیں ہوتی۔ الیاس معلوم ہوتا ہے کہ دعوت اسلامی میں شریک ہوتے
 ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے دیدار سے نواز نہ ضرورت کر دیتے ہیں معاذ اللہ
 مبلغین اعلان بھی یہی کرتے پھرتے ہیں کہ دعوت اسلامی میں آؤ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا دیدار نصیب ہو گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاذ اللہ یہ مذاق نہیں تو کیا ہے
 شیدائے رسول کا کردار تو دیکھئے کہ وہ اپنی عظمت اپنی شان بلند و بالا دکھانے کی خاطر
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے استہزاء تک کی پرواہ نہیں کرتے یہ بات بھی غور طلب ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ ایک تیسرے شخص کے خواب میں تشریف لاکر الیاس
 کو سلام کہلواتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بار کسی تیسرے شخص کی ضرورت کیوں پیش
 آتی ہے سیدھے الیاس صاحب کے خواب ہی میں تشریف لاکر سلام کرنے میں معاذ اللہ
 کیا مجبوری ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ خواب دیکھنے والوں کے نام اور پتہ نہ لکھ کر ان
 خوابوں کی صداقت کی تصدیق کرنے کی تمام راہیں بند کر دی ہیں۔ کیونکہ خوابوں پر گرفت نہیں
 کی جاسکتی اس لئے الیاس صاحب نے اپنی عظمت اپنی بزرگی اپنی شان کی برتری
 ثابت کرنے کے لئے بے علم عوام کو متاثر کرنے کی غرض سے ایسے خوابوں کا سہارا لیا ہے
 جو دیوبندیوں کے ان خوابوں سے مماثلت رکھتے ہیں جو انھوں نے دیوبند کی عظمت ظاہر
 کرنے کی خاطر گڑھے تھے۔ یہاں یہ تمام خواب الیاس صاحب کی بزرگی ثابت کرنے کے
 لئے گڑھے گئے معلوم ہوتے ہیں۔

”فیضان سنت“ کے صفحہ ۳۳ پر درج ہے: ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ فیضان سنت الیاس کی طرف سے میری امت کے لئے ایک تحفہ ہے۔“ یہ خواب
 بھی نہایت گمراہ کن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کتاب کی تعریف فرمائیں اور اپنی امت
 کے لئے تحفہ قرار فرمائیں جو مفاسد سے بھری ہو۔ عقل سے بعید ہے۔ اس خواب سے
 الیاس صاحب نے عوام کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اسلاف کی تصانیف

خصوصی طور پر حضور سیدنا اعلیٰ حضرتؒ کی تصانیف دو بڑے لند کے تصانیفوں کو پورا نہیں کرتیں
جس طرح انھوں نے تبلیغ کیلئے صرف اپنی کتابوں کو لازمی کر کے یہی تاثر دیا ہے کہ
وہ دوران کا اور ان کی تصانیف کا دور تھا یہ دور تو میرا دور ہے اور میرے
تصانیف کا دور ہے۔ ان کے مبلغین یہی کہتے پھرتے ہیں کہ جب ان اسلاف کی ضرورت
تھی وہ آئے جب اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کی ضرورت تھی وہ آئے اب ہمارے
ضرورت ہے ہم آئے ہیں۔

کسی جھوٹ کو سچ کا رنگ دینے کے لئے بڑے ہنر کی ضرورت ہوتی ہے پھر بھی جھوٹ
بولنے والا کہیں نہ کہیں غلطی کر بیٹھتا ہے اور جھوٹ پکڑا جاتا ہے بیچارہ کیسے یاد رکھے کہ
وہ کہاں کہاں کیا کیا لکھ آیا ہے۔ اگر خوابوں کا سہارا نہ لیا گیا ہوتا تو مجھے یہ لکھنے میں
کوئی دشواری نہیں ہوتی کہ یہ تمام واقعات من گھڑت تھے ہیں۔ پھر بھی کوئی باسٹو
شخص ان واقعات کو صحیح نہیں مان سکتا۔ کیونکہ تاریخ اسلام میں کسی بزرگ کے ساتھ
ایسے واقعات کا ذکر نہیں ملتا۔ اور شرع مطہرہ پر بھی یہ درست نہیں اترتے۔

دینی معاملات میں جب کوئی شخصیت مشکوک ہو جائے تو پھر اس کی کوئی یاث قابل
اطمینان و اعتبار نہیں رہتی اور پھر نہ اسکی تقلید کی جاسکتی ہے چہ جائے کہ اس کا کسی
تحریک کا امیر ہونا۔ الیاس صاحب تبلیغ دین کیلئے نکلے ہیں انکو نا جائز ہتھکنڈوں کی کیا
ضرورت ہے ان کا یہ طریقہ کار واضح کر دیتا ہے کہ ان کو دین کی تبلیغ سے کوئی رغبت
نہیں ہے۔ ان کے مقاصد کچھ اور ہیں ویسے بھی صرف سنت مستحبہ کی تبلیغ کو دین
کی تبلیغ نہیں کہا جاسکتا۔ (سوال ۱۱) ۵

گر فضیلت ہے تمہیں سر جڑھ کے بولے گی میاں

ایسے ہتھکنڈوں کی حاجت تو قطعی کچھ بھی نہیں

اشعار ۶۲ تا ۷۵ | ایک عاشق کو اپنے محبوب کی ہر چیز میں اس کے کوچہ کے
ذرہ ذرہ میں اپنے محبوب کا پرتو نظر آتا ہے۔ وہ اپنے محبوب کی نسبت کا درجہ
سے محبوب کی ہر چیز کو عزیز تر رکھتا ہے۔ حضرت قیس علیہ الرحمہ لیلیٰ کے کئے

کو پیار کرتے تھے۔ الیاس صاحب خود کو عوام کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پیچھے عاشق کے روپ میں پیش کرتے ہیں۔ اس لئے ایک عاشق رسول ہونے کے
 واسطے مدینہ شریف کا ہر چیز کو سلام کریں سلام لکھیں تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں
 ہے۔ ویسے تو عشق عاشق و محبوب کے درمیان کا معاملہ ہے ہم کون ہوتے ہیں
 ان کے معاملات میں مغل ہونے والے۔ لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی عشق کا دعویٰ
 بھی کرے اور محبوب کی نافرمانی بھی کرے۔ وہ محبت بھی کہے اور محبوب کی بھو بھی کرے
 جب چاہے محبوب کو سر کا تلج بنالے جب چاہے زمین پر گرا دے۔ اس سلسلہ میں
 حضرت مجدد الف ثانی قبلہ کا قول پڑھ ہی چکے ہیں کہ محبت میں پالیسی جائزہ نہیں۔ عاشق
 یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے محبوب کی مخالفت کیجائے۔ یہاں الیاس صاحب
 عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خود ہی دوسری پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ایک طرف
 وہ عشق نبی کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم منعقد کرنے سے منع بھی کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے میل
 ملاپ بھی رکھتے ہیں۔ دشمنوں کو برا کہنے سے منع کرتے ہیں۔ حکم تکفیر کی تصدیق کرنے
 سے گریز کرتے ہیں اور حد یہ ہے کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت بھی دیدی گئی ہے۔
 عاشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت بڑی بات ہے ایک ناامومن کا ایسا کردار ہرگز نہیں ہو سکتا اگر
 پس منظر میں الیاس صاحب کا عشق نبی ایک ڈھونگ معلوم ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کی
 کتاب ”منیلاں مدینہ“ میں مدینہ کے گھوڑوں، اگدھوں، اور ان کی سبزیوں، مرغ
 مرغیاں، ہٹیروں، میٹروں، وہاں کی بوتلوں، ڈھکنوں چادروں وغیرہم کو جو سلام لکھا
 گیا ہے اس میں تمسخر و طنز کا گمان جڑتا ہے۔ وارفتگی اور تمسخر یکجا نہیں ہو سکتے۔ یہ
 الیاس صاحب کے دو چہروں، نمایاں ثبوت ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھے نبی، سنتوں کو میٹھی سنتیں، مدینہ کو
 میٹھا مدینہ کہنا تحریروں کے پیراگرافوں کو مدینہ ۱، مدینہ ۲ وغیرہ لکھنا اور مبلغوں
 کو مدینہ کہہ کر پکا کرنا ہجو کا واضح نمونہ ہے۔ کیونکہ عرف عام میں جب کسی کو میٹھا کہا

جاتا ہے تو اس سے منکار و فطر کی مراد ہوتا ہے۔ الیاس صاحب نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا کہہ کر آپ کے شہر مبارک اور آپ کی سنتوں کو میٹھا کہہ کر جو کہنا چاہتے ہیں اس کے لئے کسی مومن کا نہ قلم اٹھ سکتا ہے نہ اس کی زبان جنبش کر سکتی ہے۔ آپ شجر فیصلہ کریں کہ الیاس کردار کن لوگوں کا ہو سکتا ہے جس میں آقاؐ سے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کا عنصر پایا جاتا ہو۔ معاذ اللہ

ان اشعار میں مشائخ کی توہین کا ذکر ہے جس کا ارتکاب خود

اشعار ۷ تا ۸۲

الیاس صاحب اور ان کے مبلغین بہر ملا کر رہے ہیں۔ اس

سلسلہ میں انھوں نے تحریک کے منشور کی ایک شریعت میں اپنے مبلغین کو ہدایت دی ہے کہ سنی علماء دین سے ٹکراؤ اور ان کی تحقیر سے بچا جائے۔

الیاس صاحب کی اپنے مبلغین کو یہ ہدایت ان کے اس ذہن کی عکاسی کرتی ہے۔

جس ذہن میں تحریک کے آغاز سے پہلے یہ بات موجود تھی اور ان کو یہ یقین تھا کہ تحریک کے منشور کو لیکر سنی علماء دین سے ٹکراؤ کی نوبت ضرور آئیگی اور بات ان کی تحقیر تک پہنچے گی۔ یہ بات کوئی کم عقل بھی سمجھ سکتا ہے کہ سنی علماء سے ٹکراؤ کی صورت جب ہی پیدا

ہوتی ہے جب مسلک اہلسنت کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ الیاس صاحب پہلے ہی سے یہ سمجھتے تھے کہ وہ جس تحریک کا آغاز کر رہے ہیں وہ مسلک اہلسنت کے خلاف ہے۔ سنی علماء کرام اس کی مخالفت ضرور کریں گے تو ان سے ٹکراؤ اور ان کی تحقیر تک نوبت پہنچے گی۔ اور یہ صورت حال تحریک کیلئے نقصان دہ ہوگی۔ اسی لئے انھوں نے پہلے ہی سے اپنے مبلغین کو ایسی ہدایت دیں۔

”دعوت اسلامی“ کے غیر شرعی ماحول سے گھبرا کر لوٹے ایک مبلغ کا یہ بیان کہ دعوت

اسلامی کے اغراض و مقاصد حاصل کرنے میں مساک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

نہایت اہمیت کا حامل ہے اور الیاس صاحب کے اس منصوبہ کی تائید کرتا ہے کہ ان

کی تحریک مسلک اہلسنت کے خلاف ہے۔ تحریک کے منشور پر اٹھائے گئے سوالات سے

بھی یہ واضح ہو گیا ہے کہ دعوت اسلامی حقیقت میں مسلک اہلسنت کے خلاف ہے۔

۵۰
 الیاس صاحب اپنی پول کھینچنے کے بعد اس جہد و جہد میں لگ گئے ہیں کہ سنی علماء کو کرام
 اور پیران عظام کو طرح طرح کے فریب دے کر ان سے اپنی تحریک کیلئے تائید کی تحریک برپا
 نہ مہل کریں اور ان تائیدوں کے ذریعہ عوامی مخالفت کو دبائے کی کوشش کر رہے ہیں۔
 ورنہ سنی تحریک کے لئے سنی مشائخ کی تائیدوں کی کیا ضرورت ہے وہ اسے سنی تحریک سمجھ
 کر خود اس کی طرف مائل ہوں گے۔ ان کو ضرورت تو دیوبندیوں کی تائید کی تھی جسے دیکھ کر
 دیوبندی عوام ان کی تحریک میں شامل ہوتے۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ الیاس
 صاحب والستہ طور پر مسلک اہلسنت کے خلاف یہ تحریک چلا رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ
 اپنی ہی جہتوں کیوں کا رٹا رہے ہیں؟ مسلک اہلسنت کو نقصان پہنچانے کے پیچھے ان کا
 کیا ذہن ہے یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ انھوں نے اپنے اس مقصد کو پوشیدہ رکھنے کی
 خاطر سنیوں جیسی وضع قطع اختیار کر لی ہے۔ انکے دل میں جو رہے اس لئے وہ اپنے سنی
 ہونے کی قسمیں کھاتے رہتے ہیں حالانکہ ابھی تک ان کے عقائد پر کسی نے انگشت نہ مائی
 نہیں کی ہے۔

اس باغی مبلغ کے بیان کے مطابق جب مسلک اعلیٰ حضرت ہی سب سے بڑی رکاوٹ
 ہے تو الیاس کا مسلک کیا ہے۔ ان کے طریقہ کار سے مسلک دیوبند کی لو آتی ہے۔ اس کا
 یہ مطلب ہوا کہ الیاس صاحب کا مسلک مسلک دیوبند جیسا ہی ہے جو جشن مصطفیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پرہیز کرتے ہیں اور کسی کارکردہ کرنا ان کی حکمت عملی نہیں۔ الیاس صاحب کے
 طریقہ کار کی شق ۷ سے بھی یہی واضح ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دعوت اسلامی مسلک اہلسنت کیلئے ایک خطرناک سازش سمجھی جا رہی
 ہے۔ جس کے تحت اپنی سنی وضع قطع سے سنیوں کو فریب دے کر دعوت اسلامی میں
 شامل کیا جا رہا ہے پھر ان کو اندرونی طور پر وہاں بیت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ مشاہدہ میں
 آ رہا ہے کہ دعوت اسلامی میں شامل ہونے کے بعد سنی اپنے مسلک سے منحرف ہو رہے ہیں
 نہ روپنیا ترک کر رہے ہیں۔ جشن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس بزرگان دین سے
 اجتناب کر رہے ہیں۔ چند مبلغین ان کا رہائے خیر میں یہ تاثر دینے کیلئے نظر آ جاتے ہیں کہ

وہ اس کے قائل ہیں مانتے ہیں۔ اقوام عالم صرف مسلمانوں کے دشمن ہیں انھوں نے پہلے وکابیت کو جنم دیکر ملک اہلسنت کا شیرازہ بکھیر دیا۔ سنی مسلمان وکابیت کو استناعت کرنے کے لئے اس سے بچنے لگے تو ان کو مزید فریب دینے کا بس یہی ایک طریقہ ہو سکتا تھا کہ سنی وضع قطع کی تحریک چلا کر ان کو گمراہ کیا جائے۔ دعوت اسلامی کا کردار اسی حکمت عملی کی نشاندہی کرتی ہے۔ سنی وضع قطع کی وجہ سے ہی سنی فریب کھارہے ہیں لیکن اس پر علماء کرام گرفت کرنے سے قاصر ہوں ایسا بھی نہیں ہے پھر ان کی جانب سے خاموشی کیوں، ان کی اس خاموشی کی وجہ شاید یہ غلط فہمی ہو کہ وہ ہر کسی کی مخالفت کرنے کیلئے بدنام نہ ہو جائیں۔ عوام کہنے لگیں گے سنی علماء کا کام ہی مخالفت کرنا ہے۔ پہلے وہ وکابیت کی مخالفت کرتے رہے خیر وہ تو دشمنانِ دین ثابت ہو چکے تھے۔ یہاں ایسی تحریک کی مخالفت کا سوال ہے جو بظاہر سنی ہے اور عوام انکو سنی ہی سمجھتے ہیں۔ یا الیاس صاحب کے تشدد کا خوف ان کو یہ ملا دعوت اسلامی کے رد سے روک رہا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ پاکستان کے علماء کرام اسی قسم کے خوف سے خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان کو اپنی بدنامی کا نہیں خدا کا خوف ہونا چاہیے اور بے خوف ہو کر دعوتِ اسلامی کے مفاسد کی تشہیر کر کے عوام کو اس سازش سے آگاہ کرنا چاہیے یہی وقت کی آواز ہے یہی وقت کی ضرورت ہے۔

گفتگو مشائخ و محققین کی چل رہی تھی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سنی اپنے ہی مشائخ کی تحقیر پر کیوں آمادہ ہیں اسکی یہی وجہ سمجھ میں آتی ہے کہ الیاس صاحب دنیائے اسلام کی عظیم ترین ہستی بننا چاہتے ہیں اور جب تک موجودہ عظیم ہستیوں کو عوام کی نظروں سے گرایا نہیں جائے گا وہ ان کو نظروں میں بلند کیسے ہوں گے۔ ان کا ذیل طریقہ کار ان کی اس حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔

(۱) اپنے مریدوں کے سامنے حضرت مفتی و تمار الدین صاحب کی توہین اور ان کے پاس جانے کی ممانعت (۲) کچھ عرصہ قبل بریلی شریف حاضری کے موقع پر حضور سیدی اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند کے مریدوں کا ریکارڈ توڑنے کا عزم متعدد علمائے کرام کے روبرو کیا یہ ان کی صریح توہین ہے ایک شہدائی فدائی ذاتی مقصد حاصل کرتے کے لئے اپنے ہی آقا سے سبقت لی جانے اور ان کی توہین پر اتر آیا حیرت ہے۔ اور اس عزم کے تحت مریدوں کی تعداد نہایت تیزی سے بڑھنا لگا۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ میں خود مجبر پر بیٹھنا اور علماء کرام و پیران عظام کو نیچے بٹھا کر انکی توہین کرتا (۴) دوسری بیعت کے ذریعہ مسلمانوں کی وفاداریاں تبدیل کر کے اپنے حق میں کرنا (۵) دوسری بیعت کے الزام سے بچنے کیلئے ایسے مریدوں کو طالب کا نام دیدیا گیا ہے۔

(۵) مبلغین علماء دین کی تحقیر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ رسول کی خیرات ذکات کھا کر سدا حاصل کر لینے سے کوئی عالم نہیں ہوتا وہ نوٹ لیکر فتوے بدل دیتے ہیں۔ ایسے مفتیوں کے فتووں کو اگر مانا جائے گا تو ہمارا جینا دشوار ہو جائے گا لہٰذا تحقیر حضور سیدی اعلیٰ حضرت، قدس سرہ کے اس فتوے کے سلسلہ میں کی گئی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ غیر عالم کو واعظ کہنا حرام ہے یہ بریلی شریف میں دعوت اسلام کے ایک جلسہ کا واقعہ ہے۔

اشعار ۸۳ تا ۹۲ تحریک کے منشور میں سنتوں کی تبلیغ کا عزم کیا گیا ہے لیکن

ان کا عمل اسکے خلاف ہے۔

انھوں نے تبلیغ کو صرف سنت مستحبہ تک محدود کر دیا ہے جبکہ اس پر

دور میں مسلمانوں کے ہر شعبے کو تبلیغ کی سخت ضرورت ہے۔

(۲) ان کے عماموں کی وضع اور اسکا سبز رنگ مخصوص کرنا خلاف سنت ہے

عمامہ مشائخ کی پہچان ہے۔ بے پڑھوں کے اور بچوں کے عمامہ باندھنا مشائخ

کی توہین ہے جاہلوں کو عالموں کا بھیس بنانا یا کاری ہے اور اپنی بزرگی کا

اظہار کر کے عوام کو فریب دینا ہے ایسا غلط کردار دینداروں کا ہرگز نہیں ہو سکتا

ایک طرف اپنی برتری کے اظہار کے لئے مشائخ کی توہین کی جا رہی ہے۔

دوسری طرف حضور اکرم ﷺ کی غیر مستند بشارتوں کا بیان کیا جا

رہا ہے۔ خود کو ولی کامل ثابت کرنے کے لئے پاکستان میں اپنے تھوک کرتے

اور سواک کا نیلام اٹھارہ ہزار روپے میں کرایا گیا۔ حج کے ایام میں ان کے مبلغین

نے ان کی جوتیوں کے نیچے کی خاک کھانے میں ڈالی وغیرہ وغیرہ دیکھئے شدید اے نبی

اپنی برتری ثابت کرنے کے لئے اور کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ خود نمائی

دینداروں کا کردار نہیں لیکن یہاں خود نمائی ہی سب سے اہم ہے اسکے لئے کچھ بھی

کرنا پڑے ورنہ بے پڑھے لکھے عوام کس طرح سمجھ رہے ہوں گے کہ گرویدہ ہوں گے۔

الیاس صاحب کہتے ہیں کہ دعوت اسلامی و ہابیت کا اور

اشعار ۱۰۲ تا ۱۰۴

مخصوصی طور پر تبلیغی جماعت کا توڑ ہے۔ لاکھوں لاکھ وہابی سنی

بن گئے ہیں۔ ان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت کی محبت کا جذبہ جاگ اٹھا۔ سنی

ان کی یہ بات سن کر بہت متاثر ہوتے ہیں لیکن ان کی اس بات میں چھپے فریب کو

نہیں جان پاتے۔

درغویٰ فرمائیے کہ دیوبندی وہابی سنیوں کو بدعتی اور شرک سمجھتے ہیں۔

الیاس صاحب اور اس کے مبلغین ظاہری وضع قطع سے سنی نظر آتے ہیں تو وہابیوں کو

مسلم اہل سنت کے پیروکار ہرگز نہیں ہو سکتا الیاس صاحب یہ بتائیں کہ جب —

بدعتی اور مشرکوں سے کیا رغبت ہو سکتی ہے اور وہ بدعتی اور مشرکوں کی تحریکات
 میں کیوں شامل ہوں گے اس طرح یہ بات محض پیلیسٹی اور سنیوں کو مرعوب کرنے کے
 لئے ہے۔ اور سنیوں کو اپنی تحریک میں شامل کرنے کا ایک ہتھکنڈا ہے الیاس
 صاحب بتاتے ہیں کہ لاکھوں لاکھ وہابی سنی بن گئے اس کے بعد اوشمار کے لئے کوٹا
 پیمانہ استعمال کیا ہے چلے مان لیا جاتے کہ آپ نے گن لئے ہوں گے لیکن دلوں
 میں پوشیدہ اعلیٰ حضرت کی محبت کا جذبہ جانتے گئے لئے کون پیمانہ استعمال کیا ہے
 اگر اصلیت میں وہابی دعوت اسلامی میں شامل ہو رہے ہیں تو وہ اس کے
 منشور کی ان پوشیدہ شقوق کو دیکھ کر شامل ہو رہے ہوں گے جو وہابیت کے بنیادی
 اصول ہیں یعنی حسن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پرہیز اور عقائد سے صرف
 نظر اس کے علاوہ وہ یہ چھی طرح جانتے ہوں گے کہ ان کی ظاہری سنی وضع قطع ایک
 دکھاوے۔ اس طرح دعوت اسلامی میں ان کے شامل ہو کر سنی ہو جانے کی
 بات لغو ثابت ہو جاتی ہے۔ نہایت ہو کہ دعوت اسلامی وہابیت کا توڑ نہیں بلکہ
 سنت کا توڑ ہے اس کے ذریعہ بے علم سنیوں کو اپنی ظاہر وضع قطع سے متاثر کر
 کے اپنے گروہ میں شامل کرنا اور پھر ان کو آہستہ آہستہ وہابیت کی طرف موڑ دینا
 نصب العین معلوم ہوتا ہے اسی واسطے ان کی تبلیغ ہے اور اسی واسطے ان کے پر
 کشش اعلان ہیں اور اسی واسطے مخالفین پر تشدد کیا جاتا ہے تاکہ ان کو خوف زدہ کر کے
 اپنی مخالفت سے باز رکھا جاسکے۔ اسی واسطے وہابیت سے آلودہ منشور کو پوشیدہ رکھا گیا ہے
 یہ بھی ایک حیرت کی بات ہے کہ اہل عرب ایک عرف سنی مسلمانوں پر شریک
 کا بہتان لگاتے ہیں اعلیٰ حضرت کے کترا الایمان پر پابندی الحکامی ہے یہاں تک کہ
 اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام تک پر پابندی ہے وہی اہل عرب اور وہاں کی حکومت
 ایک سنی وضع قطع والے الیاس صاحب کو بخوبی برداشت کر رہی ہے ان کی حرکات
 و سکنات پر کوئی پابندی نہیں۔ بلکہ سعودی حکومت ۱۹۹۵ء میں یہ انتظام بھی کر رہی

تھی کہ الیاس صاحب کی تقریر مکرر سے سیدھے کراچور (ہندوستان) کے
اجتماع میں نشر کی جاتی رہے انھیں کے مبلغین کا کہنا تھا یہ پروگرام تکمیل کو کیوں نہیں
پہنچا سو اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

دعوت اسلامی کا یہ کردار کس کی سنت ہے یہ اسلام کا کون سا حصہ ہے جو ابھی
تک پوشیدہ تھا اور الیاس صاحب اب اسکا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اپنے مخالفین
پر تشدد کر کے ان کو خوف زدہ کرنا کس کی سنت ہے سے شیدائے سنن تمہارے
اسلاف نے تو وہ ظلم وہ ستمیں برداشت کی ہیں کہ جن کی مثال نہیں ملتی آپ کا بھی
کے جناب سلیم تنویر صاحب کے درپے آزار ہوتا کس کے علم میں نہیں جس شخص
کی قوت برداشت اتنی کم ہو کہ مخالفت سے گھبرا کر تشدد پر آئے اول تو وہ کسی
تحریک کا قائد ہونے کے لائق نہیں دوسرے ان کے اس طریقہ عمل سے ان
انڈیشوں کو تقویت ملتی ہے کہ وہ اپنے مریدوں کی تعداد بڑھا کر امت مسلمہ
پر مکمل کنٹرول حاصل کر کے اسماعیل دہلوی اور سعید رائے بریلوی کی تاریخ
دوہرانے کا عزم نہ رکھتے ہوں۔ (کتاب تنگ دیں سنگ وطن)

اشعار ۳: ۱۰۵ | شعر ۱۰۳ | ۱۰۴ کا پس منظر سوال ۵۷ و ۵۸ میں پڑھئے
الیاس صاحب ۱۹۹۱ء جس طرح حضرت علامہ ولانا ازہری میاں خاں صاحب قبلہ
کو فریب دے کر اپنا اتو سیدھا کیا اسی طرح انھوں نے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف
الحق صاحب قبلہ کو فریب دے کر ان کو اپنا حامی بنا لیا ان دونوں ہستیوں میں فرق
اتنا بڑا کہ حضرت ازہریؒ یا صاحب الیاس صاحب کی چال سمجھ گئے اور ص ۱۹۹ میں
اپنی دعوت اسلامی کی تائید کا رد فرما دیا اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب الیاس
صاحب کے فریب کو ابھی سمجھ نہیں پائے ہیں ورنہ یہ ممکن نہیں تھا کہ جس مفتی مجرم کا مرتبہ
حضرت مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے بعد سمجھا جاتا ہو وہ مفاسد سے پر تحریک کی
تائید فرمادیں انشاء اللہ آج نہیں تو کل وہ جب بھی دعوت اسلامی کی حقیقت سے

ایسی صورت میں سنی مشائخ کی تائید میں سنی مسلمانوں کیلئے ضروری کاروبار
 بنی ہوئی ہیں۔ دعوت اسلامی والے اب علماء کرام کو چھوڑ کر پیران عظام سے
 تائید میں حاصل کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں کیوں کہ ایک پیر مجرم کی تائید
 سے سیکڑوں ہزاروں ان کے مریدین دعوت اسلامی کے حامی بن سکتے ہیں
 علماء کرام کو دعوت اسلامی کے قریب کے متعلق کافی کچھ علم ہو چکا ہے لیکن پیران
 عظام کو ابھی ان کے قریب سے واقفیت نہیں ہے اس لئے پیران عظام کو
 دعوت اسلامی کی حقیقت سے جلد از جلد آگاہ کرنا نہایت ضروری ہو گیا ہے
 دعوت اسلامی والوں نے شہروں میں اپنی مخالفت دیکھ کر اپنی تبلیغ کا مرکز
 دیہاتی علاقوں کو بنالیا ہے شہری سنی یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کا زور کم ہو گیا ہے
 اب وہ کم نظر آتے ہیں اور مطمئن ہیں۔ یہ اطمینان کی نہیں سخت تشویش کی بات
 ہے۔

اشعار - ۱۲۱ | ایسا صاحب کے متعلق یہ اندیسے ظاہر کئے جا رہے
 ہیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ دشمنان دین نے مسلک

اہلسنت کو خدا خواستہ مٹانے کے عزم کو عملی جامہ پہناتے کیا عرض سے ایسا
 صاحب کو اپنا مہرہ بتالیا ہو اور ایسا صاحب کو اسکا احساس تک نہ ہوا تو یہ
 عین ممکن ہے کیوں کہ ابن عبدالوہاب نجدی و ہابیت کی بنیاد ڈالنے سے قبل مسلمان
 اہلسنت کا بیرو تھا اسکو جس طرح دشمنان دین کے جاسوس ہتھیارے دیہات سے
 مذہب پہلانے پر آمادہ کیا آپ ہتھیارے کے اعترافات میں لپڑھ سکتے ہیں ابن عبدالوہاب
 نجدی کو اسکا علم مکہ میں آسکا وہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہندوستان میں
 اسماعیل دہلوی اور سعید رائے بریلوی اسکی ایجنٹ بنے اور مسلک اہلسنت
 کا شیرازہ بکھیر دیا ایسے اندیشوں پر غور کرنے اور اس کے مطابق سکھ میں عملی تیار
 کرنے اور اس پر جلد عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

الیاس صاحب کے غیر شرعی کردار اور ان کے غیر شرعی طریقہ کار کو دیکھ کر اور
 متعدد تبلیغ کے باوجود اپنی روش پر جمے رہنے کے غزم کو دیکھ کر بڑی شریف علماء
 کرام نے متفقہ طور پر ایک سوال نامہ تیار کر کے اتمام حجت کیلئے الیاس صاحب کو
 بھیجا تھا جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ الیاس صاحب کیونکہ دانستہ طور پر مسلک
 اہل سنت کے خلاف برسر پیکار ہیں اس لئے ان سے اصلاح کی امید رکھنا فضول ہے
 جو شخص بن کر سو رہا ہو اس کو ہرگز نہیں جگایا جاسکتا اسی لئے ان پر شرعی حکم نافذ
 کیا گیا۔ ضرورت اس بات کی ہے اس پر عمل کیا جائے۔ عوام کو اس سے آگاہ کیا
 جائے۔ یہ ہر ایک غلم رکھنے والے کی ذمہ داری ہے کہ ہر جلسہ میں۔ ہر اک کانفرنس
 میں ہر نشست میں دعوت اسلامی کا رو کیا جائے ابھی وقت ہے دعوت اسلامی کے
 خلاف آواز بلند کیجئے کل بہت زبر ہو جائے گی۔

اشعار ۱۲۸ تا ۱۲۹

الیاس صاحب سے یہی عرض کیا جاسکتا ہے کہ وہ
 اگر تبلیغ دین میں مخلص ہیں تو اپنی غلطیوں سے اپنی
 لغزشوں سے رجوع کر لیں ابھی علماء کرام نے ان کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ نہیں
 کیا ہے۔ اگر وہ اپنی روش پر قائم رہتے ہیں۔ وہ یقیناً ممکن ہے کہ علماء کرام ان کے
 خلاف دشمن مسلک اہلسنت کا الزام عائد کرنے پر مجبور ہو جائیں اور ان پر وہابیت
 کی چھاپ لگ جائے۔

اس خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے

امت پر تیری آگے بڑا وقت پڑا ہے

الحاج انجینئر حسن سمیع دانا

ختم شد

”دعوتِ اسلامی“ کا طریقہ کار

مسلكِ اہلسنت کی روشنی میں

کسی تحریک کا نصب العین اور اس کا طریقہ کار یہی اس تحریک کی اصل اغراض و مقاصد کی نشاندہی کرتا ہے جس تحریک کا نصب العین اور طریقہ کار قرآن و حدیث اور اقوال بزرگانِ دین کی نفی کرتا ہو تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ہے کہ وہ تحریک سنیوں کی تحریک نہیں ہو سکتی۔

آئیے۔ میلادِ معراج البقی صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراض بزرگانِ دین اور باطل فرقوں کے رد کے متعلق دعوتِ اسلامی کے نصب العین میں درج احکامات کا قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان کی روشنی میں جائزہ لیں۔ پارہ ۶۔ سورۃ التوبہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ... الخ اعلیٰ حضرت کنز الایمان میں درج فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا یعنی آپ کے میلاد مبارک کا بیان ہے۔ ترمذی کی حدیث سے بھی ثابت ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی پیدائش کا بیان قیام کر کے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد مبارک کی اصل قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ پارہ ۱۲۔ سورۃ الفاتحہ میں قَامَا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی اور اپنے رب کے نعمتوں کا خوب چرچا کرو۔ (نعمتوں کا بیان کرنا شکر گزاری ہے)

پارہ ۱۵۔ سورۃ اسری۔ آیت نَمْرًا سَبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى... الخ یعنی پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجدِ حرام۔ مسجدِ اقصیٰ تک۔ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم وَذَكَرْهُمْ يَا اِلهُ الْاِنسِ وَالْجِنِّ یعنی اور انہیں اللہ کے دلوں کی

حکم اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکام کی نفی کرتا ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے احکامات میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگان کی یاد سے غافل نہ ہو جائیں لیکن ایسا س قادرِ صاحبِ حکم یقیناً مسلمانوں کو اپنے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین سے رقتہ رقتہ غافل کر دے گا جس طرح تبلیغی جماعت میں داخل ہونے والے سنی مسلمان اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین کی یاد سے غافل ہو گئے ہیں۔ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ مسلمانوں کی کوئی بات کافروں سے مشابہ نہ ہو تم انکی ہر بات کے خلاف کرو۔ تبلیغی جماعت کیوں کہ اہم واقعات سے متعلق جلسہ جلوس کے انعقاد سے اجتناب کرتی ہے اس لئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم کے مطابق تبلیغی جماعت کی صدر میں بھی ان مبارک جلسہ جلوس کے انعقاد کو بڑے ذوق و شوق سے اعلیٰ پیمانے پر کرکٹ کا حکم دینا چاہیے تھا۔ اس قسم کے جلسے جلوس شعار اسلام کی حیثیت رکھتے ہیں ان کو باقی رکھنا واجب ہے اسلئے ایسے مبارک جلسے جلوس سے پرہیز کے حکم میں بدعقیدگی کی بو آتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کے اقوال و افعال۔
 نمبر ۱۔ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "جس نے میلاد شریف کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا وہ جنت میں برابر رفیق ہو گا۔"
 نمبر ۲۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم: "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اس نے اسلام کو زندہ کیا۔"

نمبر ۳۔ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھوانے میں ایک درہم صرف کیا تو گویا وہ جنگ بدر میں شریک تھا۔"
 نمبر ۴۔ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ: "جس نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی اور اس کے پڑھوانے کا سبب بنا تو وہ دنیا سے ایمان لے کر جائے گا اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔"

صفحہ ۵۵ :- حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو میلاد پاک میں شریک ہوا اور اس نے اس کی عظمت کی بگو یا وہ ایمان میں کامیاب ہو گیا۔

یہ غور کرنے کا مقام ہے کہ ایک طرف صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال و زریں جس کے تحت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد جنت میں امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا سبب بنے اور اسلام کو زندہ کرنے کے مانند ہو۔ بدر و حنین کی جنگوں میں شرکت کے مانند ہو۔ دنیا سے ایمان لیکر نکلنے کا سبب بنے۔ بے حساب جنت میں داخل ہونے کا سبب بنے۔ ایمان کی کامیابی کا سبب بنے۔ اس کے برخلاف دوسری طرف ان بزرگزیدہ ہستیوں کے اقوال کے خلاف و جنکی اتباع صراطِ مستقیم ہے۔ الیاس قادری صاحب کا یہ کلم کہ ایسے جلسے جلوس ان کی تحریک دعوتِ اسلامی کے نام سے منعقد نہ کیے جائیں : یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال و زریں کی نفی کرتا ہے۔ الیاس قادری صاحب دعوتِ اسلامی کے ذریعہ مسلمانوں کی یہی اصلاح کے لئے نکلتے ہیں تاکہ وہ شر میں سرخرو ہوں یا اس لئے نکلتے ہیں کہ انہیں صراطِ مستقیم سے ہٹا کر امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے محروم کر دیں جنگ بدر و حنین میں شرکت کا اجر ان سے چھین لیں یا اس لئے کہ وہ دنیا سے ایمان لے کر نہ جائیں وہ اپنے ایمان میں کامیاب نہ ہوں وہ بے حساب جنت میں داخل ہونے سے محروم رہ جائیں۔

الیاس قادری صاحب جواب دیں اگر وہ سچے سنی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے شیعہ انہی ہیں تو !۔ اللہ اور اللہ کے رسول علیہ السلام کے پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال و زریں کے خلاف حکم جاری کرتے وقت ان کے ہاتھ کیوں نہیں کاٹے۔ ایسی نامعقول ہدایات دیتے وقت ان کی زبان کیوں نہ جل گئی۔ اے عاشقِ رسول ہونے کا دعویٰ کرنے والے رسول کی امت کو رسول سے ہی دور کرنے کا عزم کر بیٹھے۔ آخر کیوں کیا دشمنانِ دین نے اپنی پرانی حکمتِ عملی کے تحت تم کو بھی خرید لیا اور اپنی سازشوں کے لئے آگے کاربنا لیا۔ کیا اپنا ایمان چند سکون

پہنچا کر ڈالا۔ جواب دو آخر خاموش کیوں ہو۔ کیا تمہارا اگر دارا اس کی نشان دہی نہیں کرتا۔

باطل فرقوں کے رد کے متعلق ان کا قول ہے کہ سنی علماء و بابی علماء کو برا کہیں اور وہابی سنیوں کو برا کہتے ہیں ہم اس چکر میں نہیں پڑتے اس سے انتشار و پھیلا ہے اس لئے وہ ان سے خلاصہ بھی رکھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی پڑھ لیتے ہیں۔ تبلیغ کے اس طریقہ کار کو مصلحت و حکمت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور دلیل کے طور پر قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں۔۔۔۔۔ ترجمہ:- اپنے رب کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے۔ حالانکہ یہ دلیل بے محل ہے۔ اگر اس آیت کریمہ کا یہی مفہوم ہے تو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ جَاهَدُوا الْكَفَّارَ..... وَأَغْلَظْ عَلَيْهِمْ یعنی اے غیب دان نبی! جہاد کیجئے کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کیجئے، کا مطلب ان کے نزدیک کیا ہو گا اور اس حدیث پاک کا مفہوم کیا ہو گا۔ ”جب کسی بد مذہب بد دین کو دیکھو تو اس کے روبرو اس سے ترش روئی کرو اس لئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر بد مذہب کو دشمن رکھتا ہے۔ ان میں سے کوئی پل صراط پر نہ گزرے گا جب کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آگ میں گر پڑیں گے جیسے ٹڈیاں مکھیاں گرتی ہیں“ ان احکامات کے تحت سنی مسلمانوں کو بد دینوں سے صلح کلی کا موقف اپناتے ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے۔ ان سے میل جول رکھنے۔ ان سے شادیاں کرنے۔ زندگی اور موت یہاں تک کہ سلام و کلام اور دعا کی بھی نفی کر دی گئی۔ باطل فرقوں کا رد ایمان کا فرض اعظم ہے جب ایمان نہیں تو بے ایمانوں سے صلح کیسی۔

اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ باطل فرقوں اور ان کے قائدین کو برا کہنے سے ان کے معتقد عوام میں غصہ اور برا کہنے والوں کے لئے نفرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور فضا میں (Tension) پیدا ہو جاتا ہے۔ سنیوں کی حکمت علی کے اچھے نتائج نکلنے کے بجائے اور نقصان ہوتا ہے۔ ان کے دلوں میں سنیوں سے رغبت کے بجائے عداوت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس دور میں باطل فرقوں کو برا کہنے کی حکمت عملی

میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے یہی صرف یہ کرنا چاہئے کہ ان کے عوام کو ان کے قارئین کی تصویر دکھا دینا چاہئے باقی فیصلہ عوام خود کریں گے۔ قرآن پاک کے کفریہ ترجمے ان کی تحریروں میں کفریہ کلمات اور ان کفریہ ترجموں کے کلمات پر حکم شرع سے عوام کو آگاہ کر دیجئے ان کے عوام اپنے قائدین سے ایک نہ ایک دن خود مستفرد ہو جائیں گے ہم کو برا کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تقریباً ۸۰ فیصد دیوبندی عوام دیوبند عقائد سے واقف نہیں ہیں۔ ان کی ظاہری وضع قطع اور نمازوں کا پابند ہونے سے متاثر ہو کر ان کے فریب میں آگئے ہیں اس حکمت عملی سے انشاء اللہ یقیناً وہ حقیقت سے آگاہ ہونے کے بعد دیوبندیت سے مستفرد ہو جائیں گے۔ ایمان سب کو پیارا ہوتا ہے۔ یہی حکمت عملی ”دعوتِ اسلامی“ والوں کو اپنانی چاہیے تھی اور وہ اب بھی ایسا کر سکتے ہیں اگر وہ تبلیغ میں مخلص ہیں۔

”دعوتِ اسلامی“ والے یہ گمراہ کن شہیر کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب کے ساتھ یکساں سلوک فرماتے تھے یہ سراسر افتراء و بہتان ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں سے خلق فرماتے جو رجوع کرنے والے ہوتے اور کفار و مرتدین کے ساتھ ہمیشہ سختی فرماتے۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروائیں ہاتھ کاٹے۔ پاؤں کاٹے۔ پانی مانگا تو پانی نہیں دیا۔ ایسا سلوک آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے ساتھ کرتے جو رجوع لاتے والے نہ تھے۔ خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک ہمان کو اپنے دسترخوان سے اس لئے اٹھا دیا اور گھر سے نکال دیا کہ اسکے چند فقروں سے بد مذہبی کی بو آتی تھی۔

دینی معاملات میں مصلحت و حکمت اگر ہر حال میں روا ہوتی تو اس وقت سے زیادہ نازک اور خطرناک وقت اور کونسا وقت ہو سکتا تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد کچھ مسلمانوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ ایسے نازک وقت میں مصلحت و حکمت کا بظاہر ہی تقاضہ تھا کہ خاموشی اختیار کی جاتی لیکن امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایسے نازک وقت میں بھی ایسی مصلحت

و حکمت مجھے کام نہ لیکر اکثر صحابہ کرام کی مخالفت کے باوجود ان مسلمانوں سے جہاد کیا
اور اسی اقدام کو مصلحت و حکمت سمجھا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مصلحت و حکمت
کے تحت بنیادی دینی احکامات کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جاسکتا۔ تبلیغ کی خاطر
بد مذہبوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور بد دینوں کو بغیر توبہ اپنی جماعت میں شامل کرنا
اور خود ان کی جماعت میں شرکت کرنا مصلحت و حکمت نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے احکامات عالیہ کی کھلی خلاف ورزی ہے جو تباہی و بربادی کا راستہ ہے۔

طریقہ مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اسی سے قوم دنیا میں ہوتی ہے اقتدار اپنی



کسی مومن سے فرض سے انحراف کا تصور بھی نہیں لیا جاسکتا
اور مولائے کائنات کے احکامات کی خلاف ورزی اور ان کے ذکر خیر و برکت
سے اجتناب ہرگز ممکن نہیں۔ ایسے طریقہ کار سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الیاس
قادری صاحب تبلیغ دین میں مخلص نہیں ہیں ان کے دل میں انہی نیت میں کھوٹ
ہے اگر ایسا نہیں تو انھوں نے اس طریقہ کار کو یہ نوٹ لکھ کر ”یہ طریقہ کار خواص کیلئے
ہے اسے شائع کرنے کی اجازت نہیں“ عوام کی نظروں سے اوجھل کیوں کر دیا
جب کہ ال پر عمل جاری ہے اس کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ عوام کو یہ علم نہ ہونے
پائے کہ تحریک ”دعوت اسلامی“ مسلک اہل سنت کی جڑیں کاٹنے کے لئے چلائی گئی
ہے۔ اگر الیاس صاحب کا مقصد امت مسلمہ کی فلاح و بہبود ہوتی تو علمائے کرام
کے سایہ میں مسلک اہل سنت کے مطابق تبلیغ کرتے۔ بے علموں کے ذریعہ مگر ای
کیوں پھیلاتے۔ جس طرح تبلیغی جماعت والے بے علم ہیں اور گمراہی پھیلاتے ہیں۔
اپنی بے علمی کا اعتراف کرتے ہوئے ”دعوت اسلامی“ والے کہتے ہیں۔ ہم
سائیکل کی مرمت کرتے ہیں، اگر ہمارے سامنے ٹرک لایا جائے تو ہم کس طرح اسکی

مرمت کر سکتے ہیں۔ اور یہ عمل کے دشمنوں تم سے کہیں نے کہا سائنیکل کی مرمت کرو جب کہ تم سائنیکل کی مرمت بھی نہیں جانتے۔ تبلیغ دین تم پر فرض ہی کب ہے تم تو تبلیغ میں اسلئے لگے ہو کہ تم کو بھاری رقم ماہوار جو مل رہی ہے۔ تم کو دین سے کیا مطلب جب تم دین کے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں۔ تم تھوڑے سے لالچ میں اپنی دین و دنیا دونوں برباد کر رہے ہو۔ تبلیغ علمائے کرام کا کام ہے ان کو کرنے دو تبلیغ کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی کیوں کہ یہ تم پر فرض نہیں۔

”دعوت اسلامی“ تحریک کے خلاف شکوک و شبہات کا یہ ماحول چل ہی رہا تھا کہ الیاس قادری صاحب نے دعوت اسلامی کے خلاف شکوک و شبہات ختم کرنے کی غرض سے ایک چال چلی۔ انھوں نے جناب ازہری میاں صاحب قبلہ سے ملاقات کی اور دعوت اسلامی کی تائید میں ایک تحریر عطا کرنے کی درخواست کی۔ ”دعوت اسلامی“ کے خلاف جو اعتراضات اس وقت تک سامنے آچکے تھے جناب ازہری میاں صاحب قبلہ نے الیاس قادری صاحب کے سامنے رکھے۔ الیاس قادری صاحب نے موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے تمام اعتراضات قبول کئے۔ نصب العین کا عدم قرار دینے اور تمام کتابوں سے قابل اعتراض تحریریں نکالنے کے وعدے کئے اور خود کو سستی ہونے اور اعلیٰ حضرت کا شیدائی فدائی ہونے کا بیخوشی کی سچائی کیلئے قسمیں کھائیں۔ جناب ازہری میاں صاحب قبلہ ایک مسلمان کی قسموں اور وعدوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے اور ان پر اعتبار کرتے ہوئے ”دعوت اسلامی“ کی تائید میں ایک تحریر عطا فرمادی اس تمام عمل میں ایک زبردست کمی رہ گئی کہ الیاس قادری صاحب کے تمام وعدوں اور قسموں کو تحریر کی شکل میں دی گئی۔ اس کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے الیاس قادری صاحب تائیدی تحریر حاصل کرنے کے بعد اپنے تمام وعدوں، قسموں سے مکر گئے۔ وہ اپنی چال میں کامیاب ہو چکے تھے یہ تائیدی تحریر ایک سند بھٹی جس کو دکھا کر الیاس قادری صاحب متواتر سٹیجوں کو فریب دینے میں مشغول ہیں۔ اسے ”فیضان سنت“ کتاب میں شامل کر دیا ہے جس سے متاثر ہو کر سنی مسلمان دعوت اسلامی میں شامل ہوتے

جا رہے ہیں اپنے وعدوں کے مطابق اب تک انھوں نے نہ نصب العین کا احرام نہیں کیا ہے۔ اسی شکل میں ۱۵۹ ب رائج — اور نافذ العمل ہے البتہ اسے عوام کی نظروں سے اوجھل کر دیا گیا ہے آخر کیوں؟ اور فیضانِ سنت اور دوسری کتب میں سے قابل اعتراض تحریریں نہیں نکالی ہیں۔ الیاس قادری صاحب کے اس منافقانہ طرزِ عمل سے یہ شک یقینی صورت اختیار کر تا جا رہا ہے کہ ”دعوتِ اسلامی“ تحریک مسلمانوں کی اصلاح و بہبود کیلئے نہیں ہے بلکہ اس کی آڑ میں الیاس قادری کچھ دیگر اغراض و مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں جناب حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چار سو سال پرانے قصیدہ کا یہ شعر بھی ”دعوتِ اسلامی“ کے فریب کی نشاندہی کر رہا ہے۔

اے عالموں عالم گردند ہم چوں ظالم
ناشہ روئے خود را بر سر نہند عمامہ

ترجمہ:- علم جاننے والے عالم ظالم بن جائیں گے۔ بے علم لوگ ہر پرچہ عامہ رکھ کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

الیاس قادری صاحب غیر عالم۔ ان کے مبلغ بے پڑھے لکھے ہیں اور اس وقت دعوتِ اسلامی کے علاوہ کوئی جماعت ایسی نہیں ہے جو عمامہ پابندی سے باندھتی ہو۔ ان کی تبلیغ کا طریقہ کار مسلکِ اہل سنت کے خلاف ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اس طرح وہ سنی مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں۔ سنی مسلمانوں کو ان کے پیالے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے غافل کر نیچکے کوشش اور ردِ وہابیہ سے انکارِ مسلکِ اہل سنت سے بغاوت کے مترادف ہے۔ جناب قبیلہ ازہری میاں صاحب کو الیاس قادری صاحب کے اس منافقانہ عمل کو دیکھ کر ۱۹۹۲ء میں مجبور ہو کر ”دعوتِ اسلامی“ کے خلاف ذیل فتویٰ صادر کرنا پڑا۔

فتویٰ:- ”بندہ بہوں کا ردِ فرض ہے اور دخولِ اسلام کے لئے عقائدِ باطلہ سے تمیزی و بے زاری کا اظہار بالاتفاق شرطِ ایمان ہے بغیر اسکے کوئی کافر مسلمان نہ ہو گا کافر ہی ہے گا۔ مطلقاً رد سے کوئی سچا مبلغ منع نہ کرے گا اور نہ علمائے دین

پر مترق ہو گا پھر جو بھی مولانا الیاس قادری کے متعلق درج سوال ہوا انہیں سے دریافت کرنا چاہئے اور ان پر لازم ہے وہ معقول و مقبول صفاتی پیش کریں ورنہ ان کے تحریک سے لوگوں پر اجتناب و پرہیز لازم ہے۔ میری کسی سابقہ تحریر سے دھوکہ نہ کھائے۔ جناب ازہری میاں صاحب قبلہ کے فتوے میں جس سابقہ تائیدی تحریر کا ذکر ہے۔ ”میری کسی سابقہ تحریر سے دھوکہ نہ کھائیں“ یہ وہی تائیدی تحریر ہے جو الیاس قادری صاحب نے جناب ازہری میاں صاحب قبلہ کو دھوکہ دے کر سالانہ ۱۹۹۱ء میں حاصل کر لی تھی۔ نہیں کہا جاسکتا کہ عوام کی رہبری کرنے والا یہ فتویٰ سرد خانہ میں کیوں پڑا رہا۔ جب کہ اس کے بڑے پیمانے پر تشہیر لازمی تھی یہی وجہ ہے کہ بدعوں سے عوام ”دعوت اسلامی“ میں شرکت کے سلسلے میں تذبذب میں مبتلا ہیں۔ سالانہ ۱۹۹۵ء میں یہ فتویٰ منظر عام پر آ یا لیکن اسکی خاطر خواہ تشہیر پھر بھی نہ ہو سکی۔

الیاس قادری صاحب کے خود ساختہ ”امیر اہلسنت“ بننے اور خود کو اعلیٰ حضرت کا شیدائی فدائی ہونے کی تشہیر کے پوشیدہ طور پر مسلک اہلسنت کے خلاف تبلیغ میں مصروف دیکھ کر اور جناب ازہری میاں صاحب قبلہ کے سالانہ ۱۹۹۲ء کے فتوے کے پیش نظر جولائی ۱۹۹۵ء میں بریلی شریف کے علماء کرام نے دارالعلوم منظر اسلام میں ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں الیاس قادری صاحب کے کردار اور تحریک کے طریقہ کار کا جائزہ لیا گیا اور کافی غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ ”دعوت اسلامی“ ایک مشکوک قریب ہے۔ (سوال نمبر ۱)

الیاس قادری صاحب کے متعلق سوالات کے جواب طلب کیے جائیں تاکہ اس کے خلاف کوئی حتمی فیصلہ کیا جاسکے۔ جناب مفتی مطیع الرحمن صاحب رضوی کے تیار کردہ سوالات با تائید جناب قبلہ ازہری میاں صاحب دامت برکاتہم فروری سالانہ ۱۹۹۴ء میں الیاس قادری صاحب کو ارسال کئے گئے جو صفحہ ۲۶ پر درج ہیں۔ الیاس قادری صاحب کافی وقت تک ان سوالات کا جواب دینے سے گریز کرتے رہے متعدد دیا دیا بیانیوں کے بعد جواب دیا۔ انہوں نے اپنے اس جوابی مکتوب میں غلط بیانیوں سے کام لیتے ہوئے

۱۸ سوالات میں سے صرف ۲ سوالات کا نہایت مختصر اور محکمہ خیر جواب دیا۔ الیاس صاحب قادری صاحب کے جوابات کا جائزہ صفحہ ۱۲ پر دیکھئے۔

الیاس قادری صاحب کے عقائد

الیاس قادری صاحب کے عقائد پر ابھی تک کسی نے کوئی انگلی نہیں اٹھائی ہے لیکن الیاس قادری صاحب میں کہ اپنے سنی ہونے کی قسمیں کھائے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی ہر تقریر میں اپنے سنی ہونے اور اعلیٰ حضرت کے شیدائی فدائی ہونے کے دعوے بڑے زور و شور سے ہوتے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ آخر ان کو ایسی قسمیں کھانے کیسے دعوے کرنے کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے ان کی یہ بات "چور کی ڈاڑھی میں تھکا"، والی بتا معلوم ہوتی ہے "وہ بات جس کا فسانہ میں کوئی ذکر نہیں۔ وہ بات ان کو بہت زنگوارہ گذری ہے" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الیاس قادری صاحب اپنے قول و فعل میں تضاد۔ اپنی دوہری حکمت عملی کے فریب دالے دوہرے چہرے پر پردہ ڈالنے کی خاطر عاشق رسول ہونے والی حضرت کے شیدائی ہونے اور مسلک اہلسنت کا پیرو ہونے کا رال لاپتے رہتے ہیں لیکن وہ اب اپنی دوہری حکمت عملی سے یہی نظر رکھنے والے جید علماء کرام اسے آنکھوں میں زیادہ وقت تک دھول نہیں جھونک سکیں گے۔ آپ نے دیکھا کہ الیاس قادری صاحب نے علماء کرام کے اتنے اہم اعتراضات سے پہلو تہی کرتے ہوئے ۱۸ سوالات۔ سے صرف ۲ سوالات کا جواب دیا ہے۔ اہم اعتراضات پر الیاس قادری صاحب کی خاموشی ان کے اقبال جرم کے مترادف ہے۔ اس بات سے کم سے کم یہ تو ثابت ہو ہی گیا ہے کہ الیاس قادری صاحب ایسی شدید غلطیوں میں مبتلا ہیں جن کا اثر سیدھا مسلمانوں کے ایمان پر پڑ رہا ہے۔ الیاس قادری صاحب سے یہ غلطیاں اگر سہوا ہوئی ہوتیں تو وہ ان اعتراضات کو قبول کر کے اپنے طریقہ تبلیغ کی اصلاح کر لیتے اور تب تمام سنی علماء کرام اور عوام ان کے

دوش بدوش ہوتے تو تبلیغ میں اور چار چاند لگا جاتے لیکن ایسا کیا نہیں گیا۔ اگر کسی
 اعتراض کو مان کر اسکی اصلاح کرنے کا دعویٰ کیا بھی گیا تو اس پر کبھی عمل نہیں کیا گیا۔
 ہنگامی منشور کا عدم کرنے کا دعویٰ آپ کے سامنے ہے کہ سات سال کا عرصہ گزر جائے
 کے بعد بھی اس پر اب تک عمل نہیں کیا گیا۔ وہی پرانہ منشور اب بھی نافذ العمل ہے۔ (سوال ۵)
 اس طرح الیاس قادری صاحب اپنی پرانی روش پر قائم ہیں۔

کو جگایا جاسکتا ہے لیکن جو بن کر سو رہا ہو۔ اسے کس طرح جگایا جائے یہ اس بات کا واضح
 ثبوت ہے کہ اس تحریک سے الیاس قادری صاحب کے پوشیدہ اغراض و مقاصد وابستہ
 ہیں جن کے تحت اسلام کی جڑ کاٹی جا رہی ہے۔ وہ اپنے اس ناپاک مقصد کو حاصل کرنے
 کیلئے دائرۂ طور پر مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں اس طرح ان کے عشق
 رسول میں رونے تڑپنے و اعلیٰ حضرت کا شیدائی و فدائی ہونے و سرکردہ دیوبندیوں
 کو مرتد جاننے و فاطل فرقوں کا رد کرنے و جشن عید میلاد النبی معراج النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا قائل ہونے کے تمام دعوے کھوکھلے نظر آتے ہیں۔ ایسی صورت میں، عالم کو غلام
 عام مسلمان بھی دعوت اسلامی کی تائید و شہرت سے یقینی طور پر پرہیز کریں گے جن لوگوں کو
 ان کے فریب کا علم ہو تا جا رہا ہے وہ ان سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ جناب، ندیم میاں
 ساکن محلہ صوفی ٹولہ بریلی شریف نے جو دعوت اسلامی کو چھوڑ کر آئے تھے۔ ان کا
 یہ انکشاف کہ دعوت اسلامی والوں کا یہ کہنا ہے کہ ان کے اغراض و مقاصد اصل کرنے
 میں مسلک اعلیٰ حضرت سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ آپ صفحہ ۱۱ پر پڑھ چکے ہیں۔

الیاس قادری صاحب نے نبیرہ اعلیٰ حضرت جناب ازہری میاں صاحب قبلہ کے
 اعتراضات کا جواب نہ دیکر ایک طرف اعتراضات کی اہمیت کو گرانے کی ناکام کوشش کی
 ہے۔ دوسری طرف ان کا یہ عمل جناب ازہری میاں صاحب کی اور تمام علماء کرام کی توہین
 کے مترادف ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے الیاس قادری صاحب نبیرہ اعلیٰ حضرت اور تمام
 علماء کرام کا منہ چڑھا رہے ہوں (استغفر اللہ) کہ تم لوگ جتنے چاہے اعتراض اٹھاؤ ہم جو چاہیں گے
 وہی کریں گے روک روک روک لو۔ مسلک اہلسنت کے خلاف تبلیغ کا عمل مذہبی طور پر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اعلیٰ حضرت کی ایذا رسانی کا سبب ہوگا اسکے علاوہ وہ اپنی متعدد باتوں سے خصوصاً مریدوں کی تعداد کے سلسلے میں اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم قدس سرہ کا ریکارڈ توڑنے کی بات کہہ کر ان کی توہین کے مرتکب ہو چکے ہیں وہ عوام کی نظر و نظر میں خود کو برتر ثابت کرنے کیلئے اپنے پیرومرشد جناب ضیاء الدین صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی توہین بھی کر چکے ہیں۔ ایسے ایسے گناہوں کا مرتکب کبھی نور نظر رسول نہیں ہو سکتا۔ وہ کبھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اپنا سلام بھیجوائیں۔ فیضان سنت میں اس قسم کی جتنی بشارتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اول تو ان کا انداز بیان ہی ان کو مشکوک بنا دیتا ہے دوسرے یہ کہ تمام بشارتیں بیچارے بے علم مسلمانوں کو اپنی بلند وبالاتان سے متاثر کر کے ان کو اپنا گرویدہ بنانے کے لئے دگر بھری گئی معلوم ہوتی ہے۔ "دعوت اسلامی" کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات سے پہلو تہی کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ الیاس قادری صاحب سنتوں کی تبلیغ کی آڑ میں دشمنان اسلام کے اغراض و مقاصد کے حصول کیلئے انکی کٹھپتلی بن کر ان کے پیروکار کا انجام دے رہے ہیں ایسا معلوم ہوتا کہ جس طرح "ہیمفرے" جاسوس بن "محمد بن عبدالوہاب نجدی" کو جو مرتد ہونے سے قبل اعلیٰ درجہ کا سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھا۔ دولت شہرت، حکومت، کے سنہرے خواب دکھا کر دین اسلام کے خلاف تبلیغ کے لئے آمادہ کر لیا تھا۔ بعد میں اس نے جو قیامت برپا کی وہ سب آپ کے علم میں ہے۔ اسی طرح دشمنان اسلام نے اس صدی میں الیاس قادری صاحب کو اسلام کی جڑ کاٹنے کے لئے منتخب کر لیا ہے ان کو مسلمانان عالم کا قاتل بننے اور دولت، شہرت، حکومت کے سنہرے خواب دکھا کر خلافت دین تبلیغ کرنے پر آمادہ کر لیا ہے اس طرح مسلمانان عالم کو اسمعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کی تاریخ دہرائے جلنے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ علمائے کرام سے درخواست کہ اس خطرہ کو محسوس کریں اور اس کے سد باب کی کارگر حکمت عملی تیار کریں۔ اور اس پر عمل بھی کریں۔ (اللہ اپنی پناہ میں رکھے) الیاس قادری صاحب اگر تبلیغ دین میں مخلص ہوتے تو ان کو اس متبرک دینی کام کے لئے غیر شرعی ہتھکنڈے اپنانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا ضرورت تھی۔ ان کو خود ساختہ امیر اہلسنت بننے

کی کیا ضرورت تھی ان کو اپنے مریدوں کی تعداد کے سلسلے میں اعلیٰ حضرتؒ کی سبقت پہچانے کا عزم کرتے کی اپنی اس دیرینہ خواہش کو جلد از جلد پورا کرنے کیلئے وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ٹیلی فون اور خط و کتابت کے ذریعہ اپنا مرید کر رہے ہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی مرید کر رہے ہیں جو پہلے ہی کسی دوسرے بزرگ سے مرید ہیں اس طرح سے بیعت کرنا کس کی سنت ہے اسکے علاوہ کیا ضرورت تھی، شہرت، دولت، حاصل کرنے کیلئے جھوٹی بشارتیں گڑبھنے کی واپس اٹھوک واپس کرتا، اپنی مسواک نیلام کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ غیر عالم کو واعظ کہنا حرام ہے وہ خود دو وعظ کہہ کر اور بے علم مبلغوں سے واعظ کہہ لو اگر کیوں حرام کے مرتکب خود بھی ہو رہے ہیں (کیونکہ وہ غیر عالم ہیں) اور مبلغوں کو بھی حرام کا مرتکب کر رہے ہیں۔ آخر کیوں اگر وہ تبلیغ دین میں مخلص ہوتے تو علماء کرام کا تعاون حاصل کرتے و دینی مدرسوں سے علم طلب کرتے جو ان کے مبلغین کو تبلیغ کے لئے ضروری علم سکھاتے۔ ضروری تھا کہ دعوتِ اسلامی کے زیادہ سے زیادہ نگران عالم ہوتے۔ لیکن الیاس قادری حسب کو عالموں کے راہبری اس لئے منظور نہیں کہ ان کو ڈر ہے جس طرح روشنی کے آتے ہی اندھیرا غائب ہو جاتا ہے اسی طرح علم کی روشنی کے سامنے بے علمی کا اندھیرا غائب ہو جائے گا اور ان کے پوشیدہ اغراض و مقاصد دھڑے کے دھڑے اُبھائیں گے۔ سنی مسلمان جو اپنے پیارے آقا و مولیٰ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شیعہ رہنے والے ہیں اور جذباتی طور سے اپنے قائد اعظم حضور اعلیٰ حضرت سے جڑے ہوئے ہیں صلوٰۃ و سلام صدائے مدینہ اور ان کے ذکر سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ الیاس قادری سے ان متبرک باتوں میں اپنی مبالغہ آمیز تعریف حاضرین اجتماعات کی مغفرت کی دلفریب بشارتیں واپسی شخصیت کو پراسرار بنانے اور خود کو جنتی ولی کامل ظاہر کرنے کی غیر شرعی باتوں کی آمیزش کر کے ان کو تہلیلوں کے طور پر استعمال کر کے مسلمانوں کے جذبہ سنتیت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہر چکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔ دعوتِ اسلامی، کانول (ڈبہ) تو نہایت خوبصورت ہے لیکن اسکے اندر کاسا مان قابل استعمال نہیں صلوٰۃ و سلام اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے ورد کا دانہ ڈال کر سنی مسلمانوں کو دعوتِ اسلامی کے جمال میں پھنسا یا جاتا ہے۔ اور اپنے غیر شرعی طریقہ کار

سے رفتہ رفتہ ان کے ایمان کو لوٹ لیا جاتا ہے۔ الیاس قادری صاحب اور ان کی تحریک دعوت اسلامی کے متعلق خطرناک حقائق سامنے آجانے کے بعد اب ان کے عقائد کو بھی مشکوک سمجھنا ہیجانہ ہوگا۔ اب یہ یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ دعوت اسلامی کو مشکوک قرار دینے اور اس سے اجتناب کرنے کا دین و ملت کا درد رکھنے والے حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کا ۱۹۹۲ء کا فتویٰ اور ۱۹۹۵ء میں تمام علماء کرام بریلی شریف کا دعوت اسلامی کو مشکوک قرار دینے کا متفقہ فیصلہ کتنا صحیح فیصلہ تھا۔ اس کے خلاف جتنی فیصلہ کرنے کا وقت آچکا ہے اس کے خلاف جامع فتویٰ صادر کرنے میں مزید تاخیر مسلمانان عالم کے ایمان کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوگی اور امت مسلمہ کو جو نقصان پہنچے گا اسکی تلافی ناممکن ہوگی۔ اس کے لئے کون ذمہ دار ہوگا اسکا فیصلہ علماء کرام خود کریں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب نائب مفتی اعظم ہند دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڑھ نے دعوت اسلامی کی تائید میں ایک فتویٰ صادر فرمایا ہے اسکو پڑھ کر ذہن حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ کی اس تحریر کی طرف چلا جاتا ہے جو ۱۹۹۱ء میں الیاس قادری صاحب کے دام میں پھنس کر دعوت اسلامی کی تائید میں عطا فرمادی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ بھی ازہری میاں صاحب قبلہ کی طرح الیاس قادری صاحب کی قسموں و عدول اور دلفریب باتوں سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے اور ان کے دام میں پھنس کر ان کا من چاہا تائیدی فتویٰ عنایت کر دیا۔ اگر وہ جناب ازہری میاں صاحب قبلہ سے ان کے ۹۱ اور ۱۹۹۲ء کے متضاد فتوؤں پر استفسار فرمالیتے کہ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں کہ تائید کرنے کے بعد اس تحریک سے اجتناب کا حکم دینا اور اپنی سابقہ تحریر کا رد کرنا پڑا۔ اگر حضور مفتی صاحب قبلہ کو ان فتوؤں کا علم نہیں ہوا تھا تب بھی اسقدر اہم معاملے پر مکرر سے صلاح و مشورہ ضروری تھا۔ لیکن شاید اس عمل میں علاقائی روائت اور ان کی انا آرے آگے عرصہ سے یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ علاقائی رقابت عام ہونی جاری ہے۔ مسلک اہلسنت بدایونی، بریلوی، مبارکپوری، کچھو پھوی وغیرہ ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر اسکا شیرازہ بکھر جا رہا ہے۔ اتحاد کا فقدان ہو گیا ہے۔ شاید اسی

اتحاد کے فقدان کی وجہ سے عالم اسلام کے نہایت اہم مسئلوں پر گرفت کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔ نتیجتاً دشمنان مسلک اہل سنت حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہم نے کسی سے اپنی تباہی کا نظارہ دیکھا ہے۔ مفتی اعظم ہند قدس سرہ کا وقت بھی ہم نے دیکھا ہے۔ مسلک اہل سنت کا ایک معیار تھا ایک وقار قائم تھا۔ اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میران ملہ کو دین و ملت معیار و وقار کی فکر نہیں رہی اب صرف اپنی فکری غلطیاں ہیں۔ نہ علم و عمل کا معیار باقی رہا نہ کردار معیاری رہا۔ کیا اپنی ذمہ داریوں سے فرار کیلئے پیش کش کا ڈر بھارتیہ نے معیار خلق و ایمان نے کوئی کردار ہے یا زندگی کہنے کو ہے بس زندگی کچھ بھی نہیں۔ یہاں یہ طبقہ مسلک اہل سنت کی تباہی کے لئے جو جواز پیش کرتا ہے کیا وہی جواز میران محشر میں خداوند قدوس کے حضور بھی پیش کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ یہ قابل غور موضوع ہے۔

ذکر جناب مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کے تائیدی فتوے کا ہر رہا تھا۔ اس فتوے کے ذریعہ امت مسلمہ کو وہ راستہ دکھا دیا گیا ہے جو بدعتیہ کی کے اندھیروں کی جانب لے جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں امت مسلمہ کو اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

آئیے جناب مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کے اس تائیدی فتوے کا جائزہ لیں۔

۱۔ الیاس قادری عالم ہیں۔ الیاس قادری صاحب زبان خود علماء کرام کے روبرو یہ اقرار کر چکے ہیں کہ وہ غیر عالم ہیں ان کا نہایت بچکانہ خط اس کی چغلی کھا رہے۔ جناب شریف الحق صاحب قبلہ کو ان کے فارغ التحصیل ہونے کا علم کس طرح ہوا۔ ظاہر ہے کہ الیاس قادری کے بیانات سے ہی ہوا ہو گا۔ اپنی حیثیت کو بلند و بالا ظاہر کرنے کی خاطر ان کا غلط بیانیوں سے کام لینا کوئی دبی چھپی بات نہیں۔ ان کی متعدد تحریریں قول و فعل اس بات کے شہید ہیں۔ کیوں کہ الیاس قادری مشکوک ہو چکے ہیں اس لئے یہ دیکھنا ضروری تھا کہ ان کی سند فرضی تو نہیں ہے۔ غلط راہ کا مسافر کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔

۲۔ الیاس قادری صاحب صحیح العقیدہ سنی ہیں ان کی تمام کتابیں اور رسائل اہل سنت کے

مطابق ہیں۔ الیاس قادری صاحب نے اپنی کتاب "نماز کا جائزہ" میں وہابیوں کے بچے بچے پڑھ لینے کو جائز کر دیا ہے۔ شریف الحق صاحب قبلہ بتائیں کہ کیا یہ حکم اہل سنت کے مطابق ہے۔ اب ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ نے ان کی تمام کتابوں اور رسائل کو اہل سنت کے مطابق ہونے کی سند دینے سے قبل ان کا بغور مطالعہ کر لیا تھا۔ اگر تمام کتب رسائل کا مطالعہ کر لیا تھا۔ تو نماز کا جائزہ "میں وہابیوں کے بچے نماز جائز قرار دینے کی بات کو نظر انداز کیا اور اگر بغیر مطالعہ سند عطا کی تو دینِ ملت کے ساتھ یہ کہنا بڑا دھوکہ ہے۔ وہابیوں کے بچے نماز پڑھنے کو جائز قرار دینے والا مرتدوں کے لئے حکم تکفیر پر دستخط کرنے سے انکار کرنے والا۔ باطل فرقوں کے رد جیسے فرضِ اعظم سے اعتراف کرتے والا۔ اپنے پیرو مرثد اور علماء کرام کی توہین کرنے والا جھوٹ بولنے کو جائز قرار دینے والا کیا صحیح العقیدہ سنی ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ قبلہ مفتی صاحب فرمائیں کہ جو ایسے شخص کو سنی صحیح العقیدہ کہے اس پر کیا شرعی حکم نافذ ہوتا ہے۔

۴۔ الیاس قادری علمائے دیوبند نالوتوی گنگوہی، امٹھوی تھانوی کو کافرانتے ہیں۔ یہ بات بالکل غلط ہے اگر وہ ان کو کافر جانتے تو بمبئی میں ان کے حکم تکفیر پر ہزار اصرار کے باوجود دستخط کرنے سے انکار کیوں کرتے (سوال نمبر ۱۲) جناب مفتی صاحب قبلہ فرمائیں کہ کافر کو کافر نہ ماننے والے پر کیا شرعی حکم نافذ ہوتا ہے۔

۵۔ الیاس قادری تمام وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں سے الگ تھلگ نہ ہتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا کہ وہ ان کے بچے نماز پڑھنے کی اجازت کیوں دیتے ان کے مبلغین تبلیغی جماعت میں کیوں شریک ہوتے اور بغیر توبہ و تجدید ایمان بد مذہبیوں کو دعوتِ اسلامی میں کیوں شریک کرتے۔ (سوال نمبر ۱۳) اس قسم کے نتائج اخذ کرنے کیلئے بھی مدتِ درکار ہوتی ہے۔ جناب مفتی صاحب قبلہ بتائیں کہ دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ انھوں نے کتنا وقت گزارا یہ نتیجہ انھوں نے کس طرح اخذ کیا۔ ان کے قول و فعل کے تضاد کو نظر انداز کرنے کی کیا وجہ رہی۔

۶۔ مسیلا دالبنی صلی اللہ علیہ وسلم :- اس کے متعلق الیاس قادری صاحب کا بیان

مفتی صاحب قبلہ نے اپنی تائید و توثیق درج کیا ہے کہ "میں لا کرنے والے عرس کرنے والے لاکھوں ہزاروں ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کو اس سعادت سے محروم کر دینے کے نتائج یہ ہوں گے کہ کل کے مبلغوں کی بنی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ختم ہو جائے گی۔ بد عقیدہ گروہوں کا تمام زور اسی نسبت کو ختم کرنے میں لگا ہوا ہے۔ الیاس قادری بھی اس نسبت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ جہنم کا راستہ ہے اگر نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ختم تو ایمان ختم۔ بڑے افسوس و تعجب کا مقام ہے کہ مفتی صاحب قبلہ نے مسلمانوں کو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منع کرنے کی سعادت سے محروم کرنے کی بات کی تائید اپنے فتوے میں کی ہے آخر ان کی کیا مجبوری تھی۔ کوئی سنی مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ اسے اس سعادت سے محروم کر دیا جائے الیاس قادری صاحب جیسے علم ہی ایسا جواز پیش کر سکتا ہے عالم دین نہیں۔ انہوں نے آج یہ کہا کل وہ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ نماز روزہ پڑھنے والے لاکھوں ہزاروں ہیں ہم نہیں پڑھیں گے تو کیا ہو جائے گا۔ (استغفر اللہ) آج وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ختم کرنے میں مصروف ہیں کل اللہ تبارک و تعالیٰ سے سلسلہ منقطع کرنے لگ جائیں گے (استغفر اللہ) جیسا کہ دیوبندی وہابی کر رہے ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے۔

۷۔ بد مذہبوں کا رد کرنا:۔ اس سلسلے میں بھی الیاس قادری صاحب کا بیان مفتی صاحب نے اپنی تائید کے ساتھ درج کیا ہے۔ اس سے متعلق سوال نمبر ۱۵ پر وہ کیوں خاموش ہیں۔ تبیب ہے کہ یہی سوال مفتی صاحب قبلہ نے ان سے کیوں نہیں کیا باطل فرقوں کا رد ایمان کا فرض اہم ہے اس فرض کی ادائیگی کے لئے الیاس قادری صاحب علمائے کرام کے تعاون سے کیوں گریز کرتے ہیں اس دور میں جب وہابیت تیز رفتاری سے پھیل رہی ہو ہر جلسے جلوس میں بد مذہبوں کا رد کرنا لازمی ہو گیا ہے وہابیوں کو مستی بنانے سے قبل اپنے بھائیوں کے ایمان کی حفاظت کرنا مقدم ہے۔ البتہ اس قادری صاحب کے سوال ہونا چاہئے تھا کہ جب دعوت اسلامی کے مبلغین رو وہابیت سے دور رہیں گے تو وہ وہابیوں کو کس طرح پہچانیں گے اور ان کے اپنے ایمان کی حفاظت کس طرح کریں گے۔ کیا خوب تبلیغ دین ہے کہ وہابیوں کو مستی بنانا ہو تو پہلے ان جیسے ہو جاؤ۔ یعنی کافروں کو مسلمان کرنا ہو تو پہلے کافر ہو جاؤ۔ (استغفر اللہ)

ان میں گھل مل جاؤ۔ جشن رسول بند کر دو۔ رد و باہست جیسے فرض اعظم کو ترک کر دو۔ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ بتائیں کہ اس انداز کی تبلیغ دین کس کی سنت ہے۔ یہ کھیل نہایت خطرناک ہے ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھ رہے ہیں کہ جو سنی و ہابیوں کی صحبت میں بیٹھا رہا ہو کر ہلوتا۔ اس کی کیا کارنٹی ہے تبلیغ دین کے لئے وہابیوں جیسا بننے کے بعد وہ دوبارہ سنی بن سکے گا یا نہیں شیطان پیچھے لگا ہوا ہے وہ ایسا ہونے ہی کب دے گا کہ اپنا شمار چھوڑ دے۔ مفتی صاحب پھر بھی ایسی حکمت عملی کی تائید کر رہے ہیں۔ حق حق ہے اور حق اتنا کمزور نہیں کہ اس کی تبلیغ کے لئے باطل اور خطرناک سہاروں کی ضرورت ہو۔ تبلیغی جماعت کے لوگ اپنی تبلیغ میں جس غیر شرعی ہنر کا استعمال کرتے ہیں وہی ہنر ایسا قادی صاحب بھی اپنا کرے ہوئے ہیں۔ مفتی صاحب قبلہ بتائیں یہ طریقہ تبلیغ کس کی سنت ہے اور یہ کون سا اسلام ہے جس کی تائید انہوں نے کی ہے مومن اور فرض سے انحراف مومن اور جشن رسول۔ سے اجتناب ہرگز نہیں۔ ایسا کرنے والے مومن ہو ہی نہیں سکتے جب ان کے مومن ہونے میں شکوک و شبہات پیدا ہو گئے تو ان سے اشتراک کیا معنی۔ ان سے اجتناب لازمی ہے۔

۸۔ ایسا قادی صاحب کہتے ہیں کہ جس طرح تبلیغی جماعت اپنے مولویوں کی جھوٹی سٹی تحریریں کر کے انکا عقیدہ بنا دیتے ہیں اسی طرح ہم بھی چاہتے ہیں ایسا قادی صاحب کی ایسی حکمت عملی جس میں جھوٹ بولنا جائز ہو اس کی مفتی صاحب قبلہ تائید کر دیں۔ تعجب نہیرت ہے کہ مفتی صاحب جھوٹ بولنا جائز قرار دے رہے ہیں وہ بتائیں کہ جھوٹ بولنے کو جائز بتانے والوں پر بروئے شرع کیا جرم عائد ہوتا ہے۔

۹۔ وہ اپنے طریقہ کاریں ۵، فیصد کامیاب ہیں تبلیغیوں کی خبریں اکھاڑ کر پھینک دیں لاکھوں لاکھ صلح کلی دین سے بیزار اور ہزاروں دیوبندی صحیح العقیدہ سنی بن چکے ہیں۔ اس کے ذریعہ لاکھوں لاکھ افراد سنی صحیح العقیدہ ہو گئے اور نجد و اعظم علی حضرت قدس سرہ کے محب و جاں نثار۔

جناب مفتی شریف الحق صاحب کے دعوت اسلامی کے اس جائزہ سے کئی سوال اٹھ کھڑے

ہوئے ہیں۔ اور مفتی صاحب کی جانب جواب طلب نظروں سے دیکھا ہے۔
 (ا) مفتی صاحب قبلہ نے طریقہ کار کی ۵ فیصد کامیابی ناپنے کے لئے کونسا پیمانہ استعمال کیا۔ ان کا لگایا ہوا حساب عوام بھی جانتا چاہیں گے۔

(ب) کیا مفتی صاحب قبلہ نے لاکھوں لاکھ افراد سے رابطہ قائم کر کے ان کے عقائد کے بارے میں استفسار کیا جو پہلے صلح کلی دین سے بیزار تھے۔ اور کیا انہوں نے ان ہزاروں لوگوں سے ملاقات کر کے ان کے عقائد کا جائزہ لیا جو پہلے دیوبندی تھے اس کے بعد صحیح العقیدہ سنی بن گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ عمل جناب مفتی صاحب کے لئے ممکن نہیں تھا تو پھر ان لاکھوں لاکھ افراد کے عقائد کا علم ان کو کس طرح ہوا۔ کیونکہ کسی کے عقائد کا علم تو اس سے بات چیت کرنے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔

(ج) لاکھوں افراد جو صحیح العقیدہ سنی ہے ان کے دلوں میں اعلیٰ حضرت کے لئے سچی محبت اور جذبہ جاں نثاری معلوم کرنے کے لئے کون سا نسخہ استعمال کیا۔ مفتی صاحب نے اگر یہ نتائج الیاس صاحب کے جلسوں میں حاضرین کی تعداد سے اخذ کئے ہیں تو یہ سراسر غلط ہیں کیونکہ حاضرین کی کثیر تعداد میں یہ معلوم کرنا ناممکن ہے کہ کون حاضرین ایسے ہیں جو پہلے ہی سے سنی صحیح العقیدہ ہیں اور کون وہا بیت سے تائب ہو کر آئے ہیں۔

زاد :- ان کے طریقہ کار عل و عل میں ان دو باتوں کو کوئی ناپسند کرے اسے اسکا حق ہے۔ قبلہ مفتی صاحب سے بہتر یہ بات کون جانتا ہو گا کہ دینی معاملات میں کسی کی ذاتی پسند یا ناپسند کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور نہ یہ حق کسی کو دیا گیا ہے اگر یہ حق دیا گیا ہوتا تو اسلام کا نظام درہم برہم ہو چکا ہوتا۔ شیطانیت کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ موجودہ دور میں یہودیت اور نصرانیت کی مثال آپ کے سامنے موجود ہے کہ اظہوں نے اپنے ذہن کو اپنی پسند اور ناپسند کے مطابق تبدیل کر لیا وہ اپنا اصلی دین چھوڑ بیٹھے تو ان میں شیطانیت گھر کر گئی۔ اس لئے اب ان کو عیسائی بھی کہنا جائز نہیں رہا۔ دینی اور دنیوی تمام معاملات کو احکام شرعیہ پر پرکھا جاتا ہے لیکن یہ نہایت حیرت کا مقام ہے کہ قبلہ مفتی صاحب نے ”دعوت اسلامی“ کی تائید کے معاملے میں شرعی احکام کو نظر انداز کر دیا۔

۱۱۔ ان کی ساری جدوجہد سنتِ فروغ کیلئے ہے۔ الیاس قادری صاحب اور ان کی تحریک کے متعلق تمام متعلقین سامنے آجانے کے بعد یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا کہ ان کی جدوجہد سنتوں کے فروغ کیلئے ہے۔ جو مسلک اہل سنت کے خلاف تبلیغ میں مصروف ہو جو مسلک اہل سنت کی دانستہ طور پر چٹکاٹ رہا ہو اسکو یہ تہنہ ہرگز نہیں دیا جاسکتا کہ وہ سنتوں کے فروغ کیلئے کام کر رہا ہے۔

جلسے اوڑھے ہیں وہابی اہلسنت کی ردا

بات کیا اہل نظر سے بے چھپی کچھ بھی نہیں

کسی مفتی محترم کے قلم سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کی اہمیت ہوتی ہے اس فتوے کو پڑھ کر یہ تاثر نہیں بنتا کہ یہ فتویٰ کسی مفتی محترم کے قلم سے نکلا ہوا فتویٰ ہے۔ اسکی زبان کسی مفتی محترم کی زبان نہیں لگتی۔ عام زبان میں کی گئی تائید سے یہ تاثر ملتا ہے گویا کہ فتوے کی تحریر الیاس قادری نے خود لکھی ہے اور قبلہ مفتی محترم نے کسی جبر یا مجبوری کے تحت بلا تحقیق اور بلا غور و خوض کے اس پر دستخط کر دیئے۔ آخر مفتی محترم کی ایسی کون سی مجبوری تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے ایک جید عالم دین بھی ایک غیر عالم لیکن امیر اہلسنت سے مرعوب ہو کر احساس کمتری میں مبتلا ہو گیا اور امت مسلمہ کی رہنمائی کی دستاویز پر اپنی مہر ثبت کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ علم والوں میں مفتی محترم کے اس فتوے پر حیرت کا عالم طاری ہے اور یہ فتویٰ ان کے گلے سے نہیں اتر رہا ہے لیکن ادب کی وجہ سے فی الحال وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہے ہیں لیکن آج نہیں تو کل ناحق کے خلاف آواز ضرور اٹھے گی انشاء اللہ!

جناب مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کے نائیدی فتوے پر لئے گئے جائزہ سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ اس فتوے کی بنیاد صرف اور صرف الیاس قادری صاحب کی مفتی صاحب قبلہ سے ملاقات اور ملاقات میں الیاس قادری صاحب کے پر فریب بیانات۔ قسمیں وعدہ۔ اور محترم مفتی صاحب قبلہ جیسے سیدھے سچے پکے مسلمان کا سچے پکے سنی لگنے والے الیاس قادری صاحب کے بیانات پر ان کا مکمل اعتماد ہے ورنہ وہ الیاس قادری ایک عالم دین کے درپے

جو مصلحتاً اگر عالم دین کو اپنے جلسوں میں مدعو کر لیں تو ان کی نشستیں اپنی نشست کے نیچے رکھ کر ان کی توہین کریں۔ وہ الیاس قادری کہ اگر کسی جلسے میں مشنیں عالم دین کو بھی مدعو کر لیں تو وہ بہم ہو کر جلسے سے چلے جائیں۔ یہ برتری کا غرور نہیں تو کیا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عالم دین کی توہین کفر اور غرور باعث ہلاکت ہے۔ ایک امیر اہلسنت سے یہ سب کچھ سنا دیکھ کر بھی وہ امیر اہلسنت ہی رہے۔ تعجب ہے۔ کیوں کہ الیاس قادری کو مفتی محترم سے تائیدی تحریر حاصل کرنا تھی اس لئے ان کی چوکھٹ پر حاضر ہوئے اور چلے گئے ورنہ اعلیٰ حضرت کے شیدائی فدائی کا شور مچانے والے الیاس قادری برسوں سے ان کے مزار اقدس پر حاضر نہیں ہوئے۔

اس پر فتنہ دور میں اگر ”دعوت اسلامی“ کے منشور اور اسکے طریقہ کار کا بخوبی جائزہ لے لیا گیا ہوتا اور اگر عملی تحقیق کر لی گئی ہوتی تو حضرت علامہ مولانا حضرت اختر رضا خاں صاحب جانشین مفتی اعظم ہند اور حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق صاحب قبلہ نائب مفتی اعظم ہند کے قلم سے ایسے تائیدی فتوے نکلنا ممکن نہ تھے۔

جناب ازہری میاں صاحب قبلہ الیاس قادری صاحب کا فریب سمجھ چکے ہیں جس کا اظہار انھوں نے اپنے سالانہ عہد کے فتوے میں کر دیا۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں قبلہ مفتی شریف الحق صاحب کو بھی الیاس قادری کے فریب سے آگاہ فرمادے تاکہ وہ بھی حضرت ازہری میاں صاحب کی طرح اپنے فتوے کی اصلاح فرمادیں اور دعوت اسلامی کی تائید سے دست بردار نہ جائیں۔ اور اس فتوے سے جو امت مسلمہ کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اسکا ازالہ فرمادے۔

الیاس صاحب کی نعت کا مضمون کہ خیر انداز

اجتماع میں اندھیرا کر دیا جاتا ہے۔ ادھر الیاس قادری اپنے جلسے میں دعائے شروع کرتے ہیں ادھر مدینہ شریف بنی الکرم صلی اللہ علیہ وسلم اجتماع میں تشریف لائیکے لئے اپنے

تجربے شریف سے باہر تشریف لاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے
 وسلم اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کب الیاس دعا کریں اور آپ اس میں شرکت کے لئے
 روانہ ہوں (معاذ اللہ) اور الیاس کیسٹری (آنکھوں دیکھا حال) شروع کر دیتے ہیں نبی
 اکرم ﷺ کے لئے تجربے شریف سے باہر تشریف لے آئے۔ اب جدہ پہنچ گئے۔ اب
 کراچی (پاکستان) پہنچ گئے۔ اب یہاں تشریف لے آئے اور صلوٰۃ و سلام شروع کر دیئے
 ہیں۔ ایک سماں بندھ جاتا ہے اس عمل سے الیاس صاحب کا مرتبہ بلند و بالا لگنے لگتا
 ہے۔ بس یہی چاہتے ہیں الیاس صاحب کہ کسی صورت ان کی شخصیت تمام عالم میں بلند و
 بالا ہو جائے اسکے لئے چاہے کچھ بھی غیر شرعی حرکتیں کرنی پڑیں۔ کوئی الیاس صاحب سے
 پوچھے کہ نبی اکرم ﷺ کو مدینہ شریف سے کراچی تشریف لانے کے لئے جدہ
 یا کراچی پہنچنے کی کیا ضرورت ہے آپ ﷺ کو تو بلکے چھپکتے مدینہ شریف سے اجتماع
 میں تشریف لاسکتے ہیں لیکن الیاس صاحب کو تو عوام کو اپنی شخصیت سے سبز دہ کرنا
 ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ ڈرامہ رچا جاتا ہے۔ دیدہ دلیری دیکھئے الیاس صاحب کی۔ کہ
 اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے اپنے جھوٹ میں حضور اکرم ﷺ کو شامل کرنے
 تک سے باز نہیں آتے جب خدائے برتر دلوں پر ہر لگا دیتا ہے تو دل سے ہر قسم کا خوف نکل
 جاتا ہے نہ اللہ کا خوف باقی رہتا ہے اور نہ رسول کا۔ جب کسی کا خوف ہی دل میں نہ
 رہا تو بے لگام ہو کر جو چاہے کر تا پھرے۔ میدانِ حشر میں تو حساب بعد میں ہو گا۔ انشاء اللہ
 دنیا ہی میں الیاس صاحب دکھ لیں گے کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

الیاس صاحب کے غیر شرعی کردار اور مسابیل سنت کی جڑیں کاٹنے کے
 ان کے طریقہ کار کے باوجود ہم یہی کہتے ہیں کہ ان سے یا ان کی تحریک سے ہمیں کوئی ذاتی
 پر خاش نہیں ان کے غیر شرعی کردار اور تبلیغ کے طریقہ کار سے مسلک اہل سنت کو جو
 نقصان پہنچ رہا ہے اسکے خلاف آواز اٹھانا اور اس خطرہ سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنا ہم
 اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ ہم اپنے فرض کی ادائیگی کی کوشش کر رہے ہیں۔ دین کے خلاف
 رونما ہونے والے حالات کے خلاف آواز اٹھانا صرف ہمارا ہی فرض نہیں ہر جاننے والے

مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس سے ہمیشہ لڑتی ہے۔ نتائج خداوند قدوس کے ہاتھ میں
 جس کو چاہے فتنوں سے بچا کر اپنی پناہ میں لے لے۔ الیاس صاحب تاریخ اسلام کے اوراق
 پلٹ کر دیکھیں کہ باطل ہمیشہ سرنگوں ہوا ہے۔ ذلیل و خوار ہوا ہے۔ اب یہ ان کو فیصلہ
 کرنا ہے کہ وہ غلط راستوں پر چل کر دنیا کی ناپائیداری و تاجداروں (اگر نصیب ہوئی) اور اس کے
 عوض ذلت و خواری اور اللہ تعالیٰ کا عتاب پسند کرتے ہیں یا گمراہی کے راستوں کو
 چھوڑ کر صراطِ مستقیم پر چل کر اس کریم کار ساز کے دنیا و آخرت کے بیش قیمت انعامات
 اور دائمی اعلیٰ مقام۔ بہر حال یہ ان کا اپنا مسئلہ ہے۔ لیکن وہ بھی اگر بے علم سستی مسلمانوں
 کو ان کے راستے سے ہٹا کر گمراہی کے راستوں پر کیوں لئے جا رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے
 پیارے حبیب ﷺ کے صدقہ میں الیاس صاحب کو قرآن و سنت کی روشنی میں تبلیغ
 کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جس وقت الیاس قادری صاحب اور ان کی تحریک کے چہرے سے پردہ ہٹا کر اس میں
 چھپے دشمن مسلک اہل سنت کی سازشوں سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنے کے لئے اشتہار آ
 وغیرہ شائع کئے گئے اس وقت الیاس قادری صاحب تحریروں کے ذریعہ اپنی صلیح صفائی
 پیش کرنے میں لگے ہیں۔ لیکن ان کے عمل میں ان کے طریقہ کار میں کوئی تبدیلی دیکھنے کو
 نہیں ملتی۔ وہ اپنی روش پر بدستور قائم ہیں۔ اس لئے ان کی کوئی تحریر قابل اعتبار نہیں
 سمجھی جاسکتی اور اصول بھی یہی ہے کہ جب کسی تحریک سازشوں کی پوچھنے لگتی ہے اور اس
 کے قائد کے فریب عیاں ہو جاتے ہیں تو اسکے قائد اور کارکنوں کے اقوال اور تحریروں
 کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی کیوں کہ ان اقوال اور تحریروں پر اس فریب کی چھاپ
 ہوئی ہے ان میں جھوٹ اور مبالغہ آرائی ہوتی ہے وہ قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ ایسی
 حالت میں اہمیت ان پوشیدہ ہدایات کی ہوتی ہے جو سینہ بہ سینہ قائد سے کارکنوں
 تک پہنچتی ہیں۔ جن کا اظہار صرف کارکنوں کے طرز عمل سے ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے
 ظاہر و باطن میں قول و عمل میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

یہی وجہ ہے کہ الیاس صاحب بطاہر عاشق رسول ہیں۔ عشق رسول میں ان کے ڈونے،

ترپنے کے بڑے چرچے ہیں۔ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کا انعقاد (جو کئی سال کے بعد شروع کیا گیا)۔ صلوٰۃ و سلام کا ورد۔ سنتوں کی تبلیغ (جو سنت مستحبہ تک ہی محدود ہے) باطل فرقوں کے رد کے قابل ان کو مرتد جانے کی تحریریں۔ اعلیٰ حضرت کے شیعرائی فدائی ہونے کے دعوے اور بکھلاف پوشیدہ طور پر جشن میلاد و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دائمی پابندی۔ بزرگان دین کے عرش سے پسہ سبز۔ باطل فرقوں کے ذکر و رد کی ممانعت۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت۔ کارکنوں کو تبلیغی جماعت میں شرکت کی اجازت اور تبلیغی جماعت والوں کو بغیر توبہ اور تجدید ایمان اپنی جماعت میں شامل ہونے کی اجازت وغیرہ وغیرہ۔

ظاہری کردار صرف تحریروں میں ہے اور پوشیدہ حکمت عملی پر عمل جاری ہے۔ دین کے معاملات میں مشکوک و شبہات کے لئے صرف ایک تھوڑا سا عمل ہی کافی ہوتا ہے الیاس حساب کا کردار تو اوپر بیان کئے گئے بے شمار غیر شرعی باتوں سے داغدار ہے مومن وہ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم دل سے کرتا ہے۔ بخدی اگر تعظیم کرتا ہے تو اس میں ریاکاری ہوتی ہے۔ الیاس قادری حساب کے دل میں اگر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہوتی تو وہ اپنی تحریک کا ایسا نصب العین ہرگز نہ بناتے جو غیر شرعی بھی ہے اور جس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے انحراف کی جھلک صاف نظر آتی ہے اور خود ان کا کردار ریاکاریوں کا مجموعہ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ مسلک اہل سنت انحراف کرنے والے منشور کو کس نے منظوری دیدی الیاس قادری حساب کے ساتھ ان کا بھی محاسبہ ہونا چاہئے ورنہ ایسے فتنے سر اٹھاتے رہیں گے اور امت مسلمہ خطروں کے دوچار ہوتی رہے گی۔

ہم ایک بار پھر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر الیاس قادری حساب تبلیغ دین میں مخلص ہیں تو سنی علمائے کرام کی اصلاحات نافذ کر کے اپنے طریقہ کار کو مسلک اہل سنت کے اصولوں پر ڈھکالیں۔ ہم نے یہ مطالبہ اشعار کی شکل میں بھی صفحہ ۳۱ پر درج کر دیئے ہیں ان سے کم میں الیاس قادری حساب سے کوئی سمجھوتہ ممکن نہیں۔ اگر الیاس قادری حساب مسلک اہل

سنت کو نقصان پہنچانے سے باز نہیں آتے ہیں تو وہ خود پر دشمن مسلک ہیں سنت اور وہابیت کی بھاپ لگولنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

”اسے خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے“

امت یہ تیری آ کے بڑا وقت پڑا ہے

یہودی اور نصرانی ہمیشہ سے اسلام کے دشمن رہے ہیں اور اسکو مٹانے کے لئے سازشیں رچتے رہے ہیں اور مسلمانوں کو یہی ان سازشوں کا آلہ کار بنا کر دین کے خلاف فتنے برپا کرتے رہے ہیں۔ تقریباً دو سو سال قبل ایسی ہی سازشوں کے تحت ہیمفرے جاسوں کو عراق بھیجا گیا تھا جس نے اپنی سازشوں کو بروئے کار لانے کے لئے ابن عبدالوہاب نجدی کا انتخاب کیا جو اسوقت ایک اعلیٰ درجہ کا سنی صحیح العقیدہ مسلمان تھا۔ اور اس طرح وہابیت نے جنم لیا۔ ہندوستان میں اسماعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کو خرید کر ان کے ذریعہ وہابیت کا آغاز کیا گیا لیکن صدقہ جیسے اس کریم ساز کے جس نے ہیمفرے کے دل میں ایسی رشتہ پیدا کی کہ وہ خود ہی اپنی سازشوں کا اعتراف و انکشاف کرنے کی طرف مائل ہو گیا اور اس طرح عالم اسلام دشمنان اسلام کی ان سازشوں سے آگاہ ہوا۔ ان سازشوں کی تفصیل آپ ہیمفرے کے اعترافات کتاب میں پڑھ سکتے ہیں۔ ہم مختصراً ان سازشوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ آپ وہابیت کے اصل مقصد کو پہچان سکیں۔

۱۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی وابستگی کو ختم کیا جائے۔

۲۔ مسلمانوں کو بزرگان دین کے مزارات کی حاضری سے روکا جائے۔

۳۔ عوام اور علماء دین کے درمیان احترام و ادب کے فضا کو ختم کرنا اہم فریضہ ہے۔

۴۔ نوجوان مسلمانوں کو ان کے دینی عقائد سے منحرف کر کے انہیں علماء دین سے دور

کیا جائے

۵۔ مسلمان بچوں کو ان کے مدرسوں سے ہٹا کر اپنے اسکولوں میں تعلیم دی جائے۔

۶۔ عورتوں کا ذہن ایسا بنادیا جائے کہ وہ بے پردہ رہنے کی آرزو کرنے لگیں۔

بے پردگی عام کی جائے۔

۴۔ ان کے گھروں میں داخل ہو جاؤ اور والدین بزرگوں اور بچوں کے بیچ ادب و احترام کی فضا برپا کر دو۔

آپ غور کریں تو دیکھیں گے کہ دشمنان اسلام مسلم معاشرہ کو جس شکل میں دیکھنا چاہتے تھے مسلم معاشرہ آج وہی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور یہ تمام باتیں اسمیں پائی جاتی ہیں۔
”ہیمنفرے“ نے بھی اپنی روداد کے آخر میں لکھا ہے کہ ہم اپنی حکمت علی میں کامیاب ہو چکے ہیں۔
آج کا بیڑ کل ضرور پھل دے گا۔

ان سازشوں کی پہلی شق وہابیت کی بنیاد ہے جن سے مسلمان ایمان سے خارج ہو جاتے ہیں اور سنی وہابیوں کا یہی بنیادی تنازعہ ہے یہی بنیادی فرق ہے۔ نذر نیاز۔ تلجھہ چالیسواں۔ مزارات کی حاضری وغیرہ مباح ہیں اور دونوں فرقوں میں صرف پہچان کا باعث ہیں۔

دشمنان اسلام کی ان سازشوں کی روشنی میں اگر الیاس قادری صاحب کی تحریک کے طریقہ کار کا جائزہ لیں تو آپ دیکھیں گے کہ تحریک کے طریقہ کار کی شق اول سازشوں کی پہلی دو شقوں کی عکاسی کرتی ہے۔ میلاد النبی معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے جلوس بند کر دینے سے رفتہ رفتہ مسلمانوں کی اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی ختم ہو جائے گی اور بزرگان دین وغیرہ کے عرس وغیرہ سے پرہیز کرنے سے بزرگان دین سے حاصل ہونے والے فیض سے مسلمان محروم ہو جائیں گے۔ اور رفتہ رفتہ ان سے بھی وابستگی ختم ہو جائے گی یہی مہرک جلسے جلوس اور عرس وغیرہ دلوں کو ان کی یاد سے آٹکھنے کا ذریعہ ہیں ان کی یاد سے غافل ہونا ہلاکت کا سبب ہے۔

تحریک کی شق اول وہابیوں سے دوستی کا راستہ ہموار کرتی ہے اور وہابیوں سے دوستی ہلاکت کا راستہ ہے۔

الیاس قادری صاحب سنی علمائے کرام کے سایے سے بھی دور رہتے ہیں۔ صرف انہیں علمائے کرام کو قریب آنے دیتے ہیں جو ان کی شرابط پر ان کی تحریک کی حمایت کرتے

ہیں۔ خود بے تعلیم ہوتے ہوئے بھی علماء و کرام کی مجالس شورا بنانے سے گریز کیا۔ اچیلے سنت کے اس علمبردار نے مجالس شورا کی اہم سنت سے گریز کیا۔ اس طرح ان کی تحریک ان کے مبلغین اور عوام کو علماء کرام سے متنفر کرنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔ مبلغین کا علماء کرام سے یہی متنفر جاسوں میں علماء و کرام کی توہین کی شکل میں کھل کر سامنے آچکا ہے۔ اس طرح الیاس صاحب کا یہ طریقہ کار سازشوں کی شوق فیرا کی عکاسی کرتا ہے۔ اور یہ تمام باتیں امت مسلمہ کے اور خصوصی طور پر نوجوان نسل کے عقائد خراب کر رہی ہیں۔

اس بات کی تحقیق کرنا ضروری ہو گیا ہے کہ آخر سنی وضع قطع اختیار کرنے والے الیاس قادری کے ایسے طریقہ کار پر کیوں عمل پیرا ہیں جس سے وہابیت کی بوجھ آتی ہے۔ کون ان کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ کس نے اس بے پڑھے لکھے شخص کو مسلمانوں کا قائد بنا کر کھڑا کیا اور کیوں؟ اس میں دشمنان اسلام کی کوئی چال تو نہیں۔ پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی۔ ایس۔ آئی کی پشت پناہی کے باوجود یہ ہندوستان میں شائع ہونے والے ایک ڈائجسٹ میں لکھا بھی جا چکا ہے۔ ابھی وقت ہے دعوت اسلامی تحریک کی عملی تحقیق کر لی جائے۔ پانی سر سے اونچا ہوتا جا رہا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ مقام آجائے کہ پھر سوائے ہاتھ ملنے کے اور کوئی چارہ باقی نہ رہے۔ معزز علماء کرام اس طرف بغیر مزید وقت ضائع کئے ہوئے تو سوجھ فرمائیں۔ ۱۲ سال سے اس طرف ان کی خاموشی مسلک اہل سنت میں شگاف پڑنے کا باعث بنی ہوئی ہے۔ امت مسلمہ انتشار کے کنارے پہنچ چکی ہے۔

ایہ خاصہ خاصانِ رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیر سہری آ کے بڑا وقت پڑا ہے

توجہ فرمائیں

اسلام کے نام پر اسلام کو منہدم کرنے کی نظر
سازشیں رچی جاتی رہی ہیں۔ جنہیں قادیانی تحریک
جماعت اسلامی۔ دیوبندی فرقہ سرفہرست ہے۔ ان تحریکوں کے ظاہری عقائد اور
وضع قطع کو دیکھ کر کوئی بھی ان کو اسلام دشمن نہیں کہہ سکتا۔ عوام ان کے
ظاہری کردار کی وجہ سے ان پر فریفتہ ہو رہے ہیں۔ ان کے اندرونی مفاسد سے
وہ بے خبر ہیں۔ قادیانی فرقہ کو تو اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے اور دیوبند
کے سرکردہ قائدین کے خلاف فتوے کفر جاری کر دیا گیا ہے۔ جماعت اسلامی
علمائے کرام کی نظریں شاید ابھی اس حد تک نہیں پہنچی ہے کہ اسکے خلاف ایسا قدم
اٹھایا جاسکے۔ اس سلسلے میں جناب علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ کی کتاب
”جماعت اسلامی“ کا مطالعہ کریں۔

اندرونی مفاسد سے آنکھیں بند کر کے صرف ظاہری محاسن پر شیفہ ہونے
والوں سے عین دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے ظاہری طور پر عین ایمان
کے مطابق عقائد کو دیکھ کر مسلمانوں کو قادیانی تحریک میں شامل ہو جانا چاہئے۔
کیا تبلیغی جماعت کے ظاہری طور طریقے کو دیکھ کر مسلمانوں کو اسمیں شمولیت اختیار کرنی
چاہئے۔ اسی طرح کیا جماعت اسلامی، میں شمولیت درست ہوگی۔ اگر ایسا نہیں اور سرگز
ایسا نہیں تو معقول وجہ بتائی جائے کہ دعوت اسلامی کے اندرونی مفاسد کے مد نظر
جنکو الیاس قادری صاحب علماء کرام کے متواتر اسرار کے باوجود ان مفاسد کو
دور کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسمیں شمولیت، اسکی حمایت و اعانت کیوں جاری ہے اور
کیا یہ عمل مسلک اہلسنت سے بغاوت کے مترادف نہیں۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت علامہ
مولانا اختر رضا خاں صاحب قبلہ کے فتوے کے برخلاف حضرت علامہ مولانا مفتی شریف الحق
صاحب قبلہ کا فتویٰ دعوت اسلامی کی حمایت میں آپکا ہے لیکن آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ
جناب محترم مفتی شریف الحق صاحب قبلہ کا یہ فتویٰ اعتراضات کی زد میں آپکا ہے لیکن مفتی شریف
خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انعتاق باطل فرقوں کا رد۔ علما کرام کی رہبری صلہ
اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ کیا ان اصولوں سے ہٹ کر اپنا نصب العین بنانے والی
کسی تحریک کی حمایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ دعوت اسلامی کے قول و عمل میں
لغنا دپایا جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ شراب پینا حرام ہے اور شراب پیئے۔ کوئی کہے
کہ چوری کرنا حرام ہے اور چوری کرے۔ کوئی عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرے
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرے تو کیا اسے دینی تحریک کا قائد ہونے
کے لائق سمجھنا چاہئے۔ ایسا قادری صاحب دانتہ طور پر ایسی ہی شدید قسم کی غلطیوں
کا ارتکاب متواتر کر رہے ہیں۔ ظاہرہ طور پر جب سے ان پر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں
وہ حشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور رد باطل بھی کسی کسی مقام پر کرنے لگے ہیں۔ لیکن
اس کا نصب العین اور طریقہ کار وہی ہے کہ دعوت اسلامی کے نام سے حشین مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم اور باطل فرقوں کا رد نہ کیا جائے۔

دعوت اسلامی کے ایسے اندرونی مفاسد چشم پوشی کر کے صرف اسکے ظاہری
طور طریقہ پر شیفہ ہونے والوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ایسی صورت میں
دعوت اسلامی کی حمایت کرنی چاہئے۔ حضرت علامہ مولانا اختر رضا خان صاحب
قبلہ فرماتے ہیں: ”ہرگز نہیں“ معلوم ہوا کہ نعرے لٹریچر اور تنظیم ہی سب کچھ نہیں انکے پیچھے
ایک خوفناک مقصد ہے اور مسلک اہل سنت کے نام پر مسلک اہل سنت کو منہدم کرنے
کی خطرناک سازش دعوت اسلامی کی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اندرونی مفاسد
ظاہر ہونے کے بعد ہزار بناوٹ بھی دعوت اسلامی کے خلاف نوٹس لینے سے ہمارے
لئے مدفع نہیں ہو سکتی۔ مسلم معاشرے میں کسی تحریک بھی مقبولیت و باریابی اسکی ظاہری
وضع قطع و جذبات کی بنیاد پر نہیں بلکہ رفاقت حق اور مسلک اہل سنت کی پیروی کی
بنیاد پر ہے۔

آپ محسوس کریں گے کہ مسلم معاشرے کے درمیان اسلام کے خلاف ایک
کامیاب سازش کا مقابلہ کتنا پیچیدہ اور حوصلہ شکن امر ہے۔

خدا نخواست جس وقت یہ سازش کامیاب ہو اس وقت یہ نہ کہنے لگا کہ مسلک اہل سنت کے خاص خدام بھی مسلک اہل سنت کے خلاف سازش کر سکتے ہیں۔ ہندوستان کے مذہبی تاریخ میں اسلام کے دوست نہاد دشمن گذرے ہیں آخر وہ بھی تو اسلام کے خاص خدام کی حیثیت کے ہمارے سامنے آئے تھے۔ کب افغانیوں نے ہم سے بر ملا کہا تھا کہ ہم مسلمانوں کو گمراہ کرنے آئے ہیں۔

فتنہ پھر فتنہ ہے وہ جس گلی سے بھی اٹھے صرف کمپ بدل جانے سے حملہ آور نہ ہو اسلام کا مسلک اہل سنت کا محافظ نہیں کہا جاسکتا صرف صلوٰۃ و سلام۔ حدیث مدینہ۔ عمامہ جیسے ظاہری کردار مسلک اہل سنت کے فروغ کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ الفاظ ہی سب کچھ نہیں ہوتے ان کے پیچھے واقعات کی دنیا بھی ہے۔

کیا گارنٹی ہے کہ الیاس قادری جو دانتہ طور پر مسلک اہل سنت کے خلاف سرگرم عمل ہیں اور اپنی تحریک کی بقا کے لئے تھوڑا بہت مسلک اہل سنت سے تمٹے ہوئے ہیں کل وہ سنی مسلمانوں پر مکمل کنٹرول حاصل کر لینے کے بعد مسلک اہل سنت کے بالکل متخلف نہیں ہو جائیں گے۔ جس طرح اسماعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی نے صوبہ سرحد (پاکستان میں) میں کیا (اس سلسلے میں "ننگ دین ننگ وطن" پڑھئے) اس لئے یہ ضروری ہے کہ احتیاطاً ہی "دعوت اسلامی" سے مطلقاً قطع تعلق کر لیا جائے ایمان کی حفاظت کیلئے یہ اشد ضروری ہے۔

آج ملت اسلام سینکڑوں فتنوں سے دوچار ہے وہی کیا کم ہیں۔ نئے فتنے کو دودھ پلا کر جوان کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اگر "دعوت اسلامی" مسلک اہل سنت کے خلاف سرحد جنگ لڑنے کے لئے نیا مورچہ نہ کھولتی تو ہم چھوٹے موٹے اختلافات کے باوجود اسے کسی حد تک برداشت کر لیتے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ دعوت اسلامی کا مقصد مسلمانوں کی اصلاح نہیں بلکہ اپنا ایک علیحدہ گروہ تشکیل دینا ہے جو آئندہ یا تو وہابیت میں ضم ہو جائے گا یا ایک علیحدہ فرقہ کی شکل اختیار کرے لہذا کاتب ہم سمجھیں گے کہ زبانی انیسویں اور دسویں کے ارادوں میں زمین و آسمان کا

فرق ہے۔

اہم نوٹ :- اس کتابچہ میں دعوتِ اسلامی کے خلاف جو کچھ بھی علماء کرام کی سرپرستی میں لکھا گیا ہے اس کا تعلق جماعت کے صرف ان ذمہ داران سے ہے جو مسلکِ اہل سنت کے خلاف جماعت کی پالیسی کو کنٹرول کرتے ہیں۔ باقی رہ گئے وہ سادہ لوح عوام جو صرف ظاہری وضع قطع کو دیکھ کر ان کے ساتھ ہو گئے ہیں ہمارے یہ تحریریں ان کی طرف ہرگز نہیں ہے ہم انہیں قویٰ معذور سمجھتے ہیں۔

خدا کے قدیر اس کتاب کے ذریعہ انہیں حق کی طرف پلٹنے کی توفیق عطا فرمائے :- آمین :-

حسین سعید خاں
یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء

نوٹ

”دعوتِ اسلامی“ کی مسلکِ اہل سنت کے خلاف کیجاریا سازشوں کا پردہ فاش کرنے کیلئے اس خاکسار نے انجمن گلزارِ رضا ”شہادت گنج بریلی شریف کے صدر جناب محمد جمہر رضا خان صاحب کے توصل سے ”دعوتِ اسلامی اور اس کا نصب العین“ کے عنوان سے دو اشتہارات شائع کئے۔ ان اشتہارات کی کامیابی کو دیکھ کر اس سال عرسِ رضوی کے موقع پر محترم علماء کرام کے تعاون سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے۔ اسلئے اسکا دوسرا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔ اس میں دعوتِ اسلامی کی مسلکِ اہل سنت کے خلاف حکمتِ عملی کا مزید تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور عوام کی خواہشات کے مطابق سابقہ اشتہارات کے اہم جزائیں شامل کئے جا رہے ہیں۔

اس کتابچہ کی اشاعت پر ”دعوتِ اسلامی“ کے حلقوں کی بوکھلاہٹ قابلِ دید تھی کہیں وہ بک اسٹال میں توڑ پھوڑ کرنے کی دھمکی دیتے تھے اور کس کتابوں کو بھاڑنے کی۔ ان سے عرض کیا گیا کہ تمہاری یہ بوکھلاہٹ اور یہ دھمکیاں کس کی سنت ہیں اے سنتوں کے شیدائیوں۔ تحریر کا جواب تحریر سے اگڑے سکتے ہو تو دو۔ اس کے بعد انھوں نے یہ افواہیں پھیلانا شروع کیں کہ حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ نے دعوتِ اسلامی کے خلاف اپنے فتوؤں سے رجوع کر لیا ہے جب ان سے رجوع کرنے کے متعلق تحریرِ طلب کی تو بغلیں جھانکنے لگے۔ اور جب حضور ازہری میاں صاحب قبلہ کے کیمپ معلوم ہوا تو وہاں رجوع کی نفی کی گئی۔ تبلیغِ دین کے ٹھیکیدار چھوڑنے اور حضور جانشینِ مفتی اعظم ہند قدس سرہ قبلہ پر الزام تراشی میں کوئی عار نہیں سمجھتے۔

نوٹ:- ”دعوتِ اسلامی“ کی مسلکِ اہل سنت کے خلاف سازشوں سے عوام کو جلد از جلد باخبر کرنے کے لئے اس کتاب کو شائع کرنے اور اس میں درج اشعار کی کیسٹ بنانے کی عام اجازت دی جاتی ہے۔

علم دین کی اہمیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور مرد عورت پر علم دین حاصل کرنا فرض ہے مسلمانوں کی
دین و دنیا کی بولمائی مذہب کی پیروی میں پوشیدہ ہے۔ مذہب کی پیروی کیلئے
علم دین حاصل کرنا لازمی ہے۔

مسلمانوں نے اس اہم فرض کو ترک کر دیا تو مذہب سے دور ہو گئے اللہ تعالیٰ
اس اتر عالت کی صورت میں ایک وجہ ہے اگر مسلمانوں کو دین و دنیا کی بہتر دنیا
ہے تو علم دین حاصل کرنا ہو گا تاکہ مذہب کی پیروی ہو سکے اور پھر انھیں دین کی اہل
مقام حاصل ہو سکتا ہے جو اسلام کو حاصل تھا علم دین حاصل کرنے کے لئے کسی
مذہب میں سات سال تک پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے دینی علم کے ساتھ ساتھ روز
مرہ کی زندگی کیلئے ضروری علم دین پھر ایسے عام دینی کتابوں سے حاصل لینا سیکھنا
ہے چھوٹے بچوں کے لئے نورانی تعلیم اور بڑوں کے لئے قانون شریعت
بہتر کتابیں ہیں مولانا قاضی مسلمانوں کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما
فرمائیے مسلمانوں کی رغبت علم دین حاصل کرنے کی طرف پھرائے نہیں گئی اگرچہ مسلمان
انہیں اس علم دین کے ساتھ دنیاوی علوم کا حصول اس دور میں روکنا چاہتے ہیں
ضروری ہو گیا ہے۔ اگرچہ دشمن مثال یہ کہ مسلمانوں کی جو علم دین اور دنیاوی
سیکھتے وقت حاصل کر رہے ہیں جو مسلمان ڈاکٹر انجینئر پروفیسر تجارتی کاروباری
بیکر عالم دین بن گئے۔ تمام عالم کے مسلمانوں کو اہل کمال کے تعلیمی نظام کیلئے یہاں
کو لایا جائے تاکہ مسلمان دنیا کے کسی بھی شعبہ میں اپنی اہلیت کے ساتھ اپنے
دین کے علوم پڑھیں اگرچہ ان کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔